فیصلہ خالق زمین و زمان و بانیِ کون و مکان

نسخۂ دلپذیر پسندیدۂ صغیر و کبیر اعنی

مؤلفہ پادری جان ٹامس صاحب مدرس مدرسہ علم الٰہی بریلی سنہ

بمطبع امیریکن مشن لکھنؤ باہتمام پادری کریون صاحب طبع ہوا

دیباچہ

احسن القصص

ارباب ذکاء پر پوشیدہ نہ رہے کہ انجیل مقدسہ کتب الہامیہ سابقہ کا در اصل تتمہ ہے جیسا کہ خداوند یسوع اور اوسکے رسولون کے کلام پاک سے بخوبی ظاہر ہے اور یعنی انجیل مقدس کو بیبل شریف کی دیگر کتب سماویہ سے ایسی وابستگی اور ایسا تعلق خاص ہے کہ جب تک ناظر اون کتب کے حالات ضروری اور یہودیون کے قصہ طلب معاملات کو جو یہودیون کی کتب سماوی اور تاریخی مین بہ تفصیل و تشریح تمام پائے جاتے ہین نہ جانتا ہو اوسوقت تک انجیل مقدس کے اکثر مقامات اور آیات کا مطلب جیسا کہ چاہیئے نہین سمجھ سکتا ہے اول تو یہ ہے کہ حالات تاریخی سے گو وہ کسی قوم و قبیلے کے ہون واقف ہونا ویسے ہی سودمند ہے خصوصاً جبکہ خداوند مسیح بھی اوسی قوم سے ہوا اور تمام انبیاء و رسل اور شریعت و صحف وغیرہ اور ہر طرح کی روشنی ایمانی جس قوم سے تمام روئے زمین پر پھیلی ہو اوسکے حالات تاریخی سے واقفیت پیدا کرنا ایک ذخیرۂ کارآمد جمع کرنا ہے۔ ہرچند کہ اوس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہ تھی کہ کُل جزئیات

تاریخی متعلق یہودیون کے بہ تفصیل تمام لکھے جاتے اسقدر لکھنا چندان ضروری بہی
نہین تہا - مگر باانیہمہ مجہے امید ہے کہ اس فن کے طالب اس کتاب سے حالات کو
اپنی ضرورت سے کم نہ پاوینگے بلکہ مین اسقدر کہہ سکتا ہون کہ یہ کتاب ناظرین کو البتہ
فائدہ بخشے گی اسمین یہودیون کی دنیاوی سلطنت اور دین کے انتظام کی کیفیت ابتدا
سے اخیر تک موجود ہے - یعنی یہ کہ ملکی انتظام کا طریقہ اونکے درمیان اول کیا تہا
اور بعد کو کون کون بادشاہ اور امرا اون کے درمیان گذرے اور کیا کیا بندوبست
اونھون نے مقرر کیئے اور کن کن قومون سے یہودیون سے اپنی آزادی کیواسطے
محاربات کرنا پڑے اور طریقہ معاشرت کسطرح پر تہا اون کے ملک کی زمین کس حیثیت
کی تہی اور پیداوار - وہان کے کن اقسام کے تہے اور کسقدر حصہ اون پیداوار کا راہ
خدا مین صرف کرتے تہے اور اپنے اپنے اور نیز دادوستد کا طریقہ اور اقوام غیر کے حالات جنکو
کہ یہودیون سے متعلق ہین اون کا احوال یوبل کا انتظام اور بردہ فروشی اور اونکی
آزادی اور مکانات اور جائداد کے بیع و شرا کے اور سال یوبل کے اعتبار سے ہر شئے
کی قیمت گہٹنے اور بڑہنے کی کیفیت اور یہ کہ ہیکل کی تعمیر اول کس کے وقت مین اور
کس سے ہوئی اور کیا کیا سامان کہان کہان سے کسقدر صرف سے اوسکی طیاری
کے واسطے فراہم کرنا پڑا اور پہر بعد کسنے اوسے تباہ و برباد کیا اور پہر کس کے وقت
مین اوسکی تعمیر ثانی ہوئی اور کاہن اور سردار کاہن کس خاندان کے لوگ ہوتے
تہے اور کیا خدمتین اون کے متعلق تہین اور طریقہ عبادت کا کیا تہا اور قربانیون
مین کس کس قسم کے جانور مروج تہے اور کن لوگون پر قربانیان کرنا ضروری ہوتا

تہا - غرض کہ اسرائیلیون کے کل معاملات دینی و دنیوی کی کیفیت ضروری مفصلاً و مشرحاً اِس کتاب مین مندرج ہین - اِس کتاب کے مضامین مختلف انگریزی کتابون سے لئیے ہین اکثر مقامات لفظاً لفظاً ترجمہ کر لئیے گئے اور بعض جگہہ صرف اخذ مطلب کیا ہے حتی الوسع ترجمہ مین یہ کوشش کی گئی ہے کہ عبارت سلیس اور عام فہم ہو ذی استعداد اور کم استعداد دونون اِس سے نفع اوٹھا دین - مؤلف کی یہہ آرزو ہے کہ اوسکی کوشش سودمند ہو آمین +

پادری جان ٹامس

مورخہ ۲۸ - نومبر ۱۸۷۸ عیسوی

فہرست مضامینِ احسن القصص

اول حصہ

دوم حصہ

باب

قدیم یہودیونکا انتظام مدن

اول حصہ

باب اوّل

حکومت کی مختلف صورتین از زمانہ آبائی ؛

(۱) حکومت کی ابتدائی صورت جسکا احوال کتب مقدسہ مین ہے آبائی تھی - یعنی ہر قبیلہ اور گھرانے پر جدا جدا سردار بغیر ماتحتی کسی حاکم بالا کے ہوا کرتے تھے - ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اسی قسم کی حکومت رکھتے تھے - حکومت آبائی جامع کل اختیارات حکومت ہوا کرتی تھی جسمین کہ والدین اصل حاکم اور بادشاہ اور انکی اولاد رعایا متصور ہوتی تھین باپون کو اپنی اولاد کی زندگی اور موت اور محروم الارث کرنے اور بلا وجہ نکال دینے کا اختیار ہوتا تھا +

(۲) جب اسرائیلیون نے بہدایت موسیٰ ظالمون کی سرزمین سے رحلت کی تو یہوواہ کی مرضی یون ہوئی کہ نیا طریقہ حکومت کا قائم کرے چنانچہ اوس حکومت کا صحیح نام حکومت الٰہیہ ہے کیونکہ اوسوقت سے آج تک واضع آئین و قوانین کہ تعبیر اوس سے شریعت ہے ذات باری سمجھی جاتی تھی کسی دوسرے کو اختیار

وضع یا تبدیل شریعت مطلق نہ تہا - اِس سبب سے ابتدا مین قاضی اور اخیر مین سلاطین
بطور نائبان خدا یا اونے حاکمان کے دنیاوی حاکم کہلاتے تھے - اور کار علاقہ اونکا یہ تہا
کہ جنگ کیوقت فوج کی افسری کرتے ارکین سلطنت کو مشورہ کیواسطے طلب کرتے
اور خود بہی اوس مجلس خاص مین شریک ہوتے اسرائیلیون کے مجلس عام کو طلب
کرنے اور خود شرکت کرنے کا بہی اونہین کو اختیار ہوتا تہا - شرکا رمجلس خاص نگہداشت
حقوق کے آئین اور مجلس عام کے آرام کے قوانین تجویز کرتے تھے موسیٰ نبی کو اپنے
حین حیات یہ حکومت رہی - مگر چونکہ اومین اتنی طاقت نہ تہی کہ ایسے بڑی قوم کی
جیسی یہودیونکی اوسوقت مین تہی تمام امور نزاعی کا خود تصفیہ کرتا اسواسطے اوسکی
درخواست پر ستر امیر یعنی شہزادے اپنی نیک تدبیرون اور عمدہ مشورون سے
اوسکے مدد دینے اور بار سلطنت سے سبکدوش کرنے کے لیئے مقرر ہوئے (خروج
۱۸ و ۱۳-۲۶)

(۴) موسیٰ کی وفات کے بعد بنی اسرائیل کی حکومت یشوعا کو جو اوسکا ذریر
بہی رہ چکا تہا منتقل ہوئی (خروج ۲۴ و ۱۳ یشوعا ا و ۱) اوسی کے عہد مین ملک
کنعان مطیع ہوکر حسب ہدایت الٰہی چند حصص مین منقسم بہی ہوا لیکن بعد اوسکے
انتقال کے کئی حاکمون کے سپرد ہوا جو قاضی کہلاتے تھے - اونکا یہ عہدہ تاحین
حیات رہتا تہا لیکن موروثی نہ تہا نہ یہ ضرور تہا کہ اون کے کوئی خلیفہ اوسکے
جگهہ ضرور رہی ہو - مگر اونکے اختیارات بادشاہی سے کچھ کم نہ تھے صلح جنگ کا
اونہین کو اختیار ہوتا تہا - وہ اپنی مرضی سے بلا ارجاع نالش جس امر کو چاہتے

فیصل کرتے تھے لیکن قوانین جدید کے بنانے یا رعیت پر بار جدید کرنے کے مجاز نہ تھے۔ پابندی قوانین اور حفاظت مذہب اور جبریون کی سزائین خصوصاً بت پرستی کا انسداد جو اشد بغاوت خداوند یہوواہ کی گورمنٹ سے سمجھے جاتے تھے کیا کرتے تھے۔

(۴) آخر الامر اسرائیلیون نے خدا کی حکومت سے تنگ آکر اپنے واسطے ایک بادشاہ جو بنانا چاہا (اسموئیل ۸ و ۵) موسیٰ کو پہلے معلوم ہوگیا تھا کہ یہودیون کی حکومت مین اس قسم کا تغیر واقع ہوگا اسواسطے اونسنے آیندہ کے حکام کے واسطے چند قاعدے اور قوانین مقرر کردیئے تھے جنکا ذکر (استثناء ۱۷ و ۱۴-۲۰) مین موجود ہی۔ ہرچند کہ سلاطین کے اختیارات من بعض الوجوہ محدود کردیئے گئے مگر وہ اوس حد سے بڑھ گئے۔

صلح و جنگ جان بخشی اور قتل کا اونکو اختیار تھا اور وہ عدالت یا تو خود یا بوساطت قاضیون کے کیا کرتے تھے۔ اور ہرچند کہ امور شرعی کی اصلاح مین اونکو بہت اختیار تھا مگر یہ نہین تھا کہ جو چاہتے کرنے لگتے کیونکہ اصل واضع شرع اسرائیلیان یہوواہ تھا وہ صرف بطور اوسکے نائب کے ہوتے تھے۔ اور چونکہ بادشاہون کو جدید قانون بنانے یا قدیم کی اصلاح کا اختیار نہ تھا اس سبب سے حکومت الٰہی اونکے وقتون مین بھی ایسی ہی استحکام سے قائم رہی جیسے قاضیون کے زمانہ مین رہی۔ بادشاہ بڑی جاہ و جلال سے شاہانہ لباس پہنکر تاج سر پر رکھکر عصا ہاتھہ مین لیکر تخت پر بیٹھتے تھے اور اونکے دربار مین جانے اور اوپر بیٹھنے کے لیئے قاعدے مقرر تھے کمال ہی مرتبہ کی تعظیم و تکریم درباریون کو کرنا پڑتی تھی اسکا حال کتب مقدسہ کے چند مقامات سے خصوصاً لوقا ۱۹ و متی ۵ و ۱۸ و ۱۰ و ۲۰ و ۲۰ - ۲۳ سے ظاہر ہوتا ہی

جب یہودیون مین بادشاہ مقرر ہوئے تب سے یہ امر بھی لازمات شرعی سے قرار
پایا کہ بادشاہ گو کیسا ہی ظالم اور بے انصاف ہو اوسکی ذات کو نقصان نہین پہونچا
سکتے تھے (۱ سموئیل ۲۴ و ۵-۱۰) یہ امر نہ صرف بادشاہ کی ذاتی حفاظت کیواسطے
بلکہ رعایا کی امن و امان و سلامتی کے واسطے بھی ضرور تہا جب عمالیقی نے داؤد سے
دروغ قصہ بیان کیا یعنی کہ مین نے بادشاہ ساؤل کو اسلیئے مارڈالا کہ فلسطیون کے
ہاتھ سے گرفتار نہو تو اوس نے اوسی قاعدۂ مذکورہ کے موافق اوس عمالیقی کی
نسبت صرف اوسی کے کہنے سے یہ حکم دیا کہ اسکو جلاوطن کرو کیونکہ اس نے خداوند
کی مسوح پہ دست درازی کی (۲ سموئیل ۱ و ۱۴) شرقی بادشاہون مین یہ بھی دستور
تہا کہ لوگ اپنی حیثیت کے موافق اونکو نذرین دیتے تھے اور عجز و ادب سے زمین
بوس ہوتے تھے اس قسم کے بعض رسمیات آج تک مروج ہین - مثلاً جب یعقوب
کے بیٹے غلہ لینے مصر کو جاتے تھے تو اوس نے اون سے کہا تہا کہ مصر کے حاکم کو جو
اوسوقت مین یوسف تہا کوئی تحفہ لیجاؤ - (پیدائش ۴۳ و ۲ باب ۲۶ آیت) اسیطرح
جب مجوسی یسوع مسیح کے سجدہ کرنے کو پورب سے آئے تو اونہون نے سونا اور
لوبان اور مُر نذرین گذرانین (متی ۲ و ۲) پیدائش ۳۲ و ۱۳ و ۱ سلاطین ۱۰ و ۲
و ۱۰ و ۲۵ و ۲ سلاطین ۵ و ۵ اور ۱ سموئیل ۹ و ۷ اور ۱ سلاطین ۸ و ۹ مین اس
قسم کا ذکر ہی - ادب کے لیئے بار بار زمین تک جُھکنے کا بھی دستور تہا (دیکھو سموئیل
۲۴ و ۸) شرقی حاکمون مین یہ بھی دستور ہی کہ جب اونکی سواری باہر جاتی ہے
تو بہت سے خدام آراستہ و پیراستہ ہوکر اونکے ہمراہ جاتے ہین - سلاطین عبرانی

اور اونکی اولاد یا گدہون پر یا خچرون پر (۲ سموئیل ۱۳ و ۲۹ و ۱ سلاطین اوّل ۳۳-۳۸) یا رتہون مین (۱ سلاطین ۱ و ۵ و ۲ سلاطین ۹ و ۲۱ و ۱۰ و ۱۵) سوار ہوکر بہت سے خدام اور ملازمین کے ہمراہ نکلا کرتے تھے۔ (۲ سموئیل ۹ و ۱۸ و ۱۵ و ۱۸ مین اون ہمراہیون کو کریتی اور فلیتی لکھا ہے) یہ دستور شرقی حاکمون مین آج تک جاری ہی اور یہ بہی دستور ہی کہ جب بادشاہ کسی مہم پر یا کسی نامعلوم ملک یا جنگل مین جاتے تھے تو کچھ لوگ آگے سے سامان سفر مہیا کرتے اور رستہ صاف اور ہموار کرنے کو بھیجے جاتے تھے۔ یسعیاہ ۴۰ و ۱۳ اور متی ۳ و ۳ مین اسی رسم کا ذکر ہی۔

آمدنی بادشاہون کو مختلف صیغون سے ہوتی تھی۔

(۱) نذرانہ جو موافق دستور شرقی ملکون کے دئیے جاتے تھے۔ (۱ سموئیل ۱۰ و ۲۷ و ۱۶ و ۲۰) ۲- شاہی مویشیونکی آمدنی۔ (۱ سموئیل ۲۱ و ۷ و ۲ سموئیل ۱۳ و ۲۳ و ۲ تواریخ ۳۲ و ۲۸-۲۹) اور نیز شاہی خالصہ سے جسکے انتظام و تشخیص کے لیئے افسر مقرر کیئے جاتے تہے آمدنی ہوتی تھی ؂

۳- عشر یعنی کُل اراضیات اور باغات انگور کے پیداوار کا دسوان حصّہ جسکے انتظام تحصیل کے واسطے اوس قسم کے افسر متعین ہوتے تہے جنکا ذکر ۱ سلاطین ۴ و ۷ اور ۱ تواریخ ۲۷ و ۲۵ مین ہے اور نیز ۱ سلاطین ۱۰ و ۱۴ اور ۲ تواریخ ۲۷ باب ۲۵ آیت اِس سے غالبًا ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اسرائیل نقد روپیہ بہی بطور محصول کے دیا کرتے تھے ؂

۴ مفتوحہ قومون کے مال غنیمت سے بہی کچھ حصّہ ملتا تہا اور اون پر محاصل

مقرر کیئے جاتے تھے (اسلاطین ۴ و ۱۲ و زبور ۲۰ و ۱۰ و اول تواریخ ۲۷ و ۲۵-۱۲ سے مقابلہ کرو +

۵ اجنبی سوداگر جب تجارت کرتے آتے تھے تو وہ بھی سلیمان کو محصول دیتے تھے۔ (اسلاطین ۱۰ و ۱۵) خصوصاً مصری گھوڑون پر اور نفیس مصری ململ پر محصول لگتا تھا (اسلاطین ۱۰ و ۲۸ و ۲۹) بادشاہون کے سوائے چند اور عہدہ دار ذی اختیار جنکی ابتدا موسیٰ کے وقت سے تھی بطور ماتحت حکام کے ہوا کرتے تھے اِس قسم کے عہدہ دارون مین اون گروہون کے سردار تھے جو اپنے اپنے گروہ کے حقوق کی حفاظت کرتے تھے۔ اور اونکی تعداد بارہ تھی۔ ۲ گھرانے کے سردار تھے یہ اوس قسم کے لوگ ہوتے تھے جنکو یسعیاہ ۲۳ و ۲ اور ۲۴ و ۱ مین بزرگ یا ایلڈر لکھا ہے (استثناء ۱۹ و ۱۲ اور ۲۱ و ۱-۹ سے اسکا مقابلہ کرو) یہ نہین معلوم ہوتا کہ جب انمین کوئی فوت ہوجاتا تو اونکی جگہہ اور کس طریق پر منتخب ہوکر مقرر کیئے جاتے تھے۔ ا تواریخ ۲۷ و ۱۶-۲۲ سے ظاہر ہے کہ گروہون کے سردار داؤد کے زمانہ تک ہوتے تھے اونکا ہونا بادشاہون کی طاقت کے لیئے بیشک بڑی روک ہوتی ہوگی

جس سلطنت کی ساؤل نے بنا ڈالی تھی اور داؤد اور سلیمان کے عہد مین جس نے نہایت رونق اور قوت پکڑی تھی وہ صرف اکیسو[۱۲۰] برس قائم رہی جب سلیمان کے ولیعہد بیٹے رہوبام نے اپنی رعایا پر بہت سے بار ڈالدیئے تھے تو اونہون نے اوس سے باغی ہوکر سلطنت کو بارہ خاندان پر منقسم کرلیا جنمین دس فرقون نے یربام کو شاہ اسرائیل گردانا اور دو فرقے یہودہ بنیامین کی رہوبام کے مطیع فرمان رہے اور وہ سلطنت یہوداہ کی

نام سے مشہور ہوئی دو سو چونسٹھ برس کے عرصہ مین اور بعض مورخون کے حساب سے دو سو اکہتر برس کے عرصہ مین اسرائیل کے بادشاہ گذرے - دار الخلافت اوس سلطنت کا سماریہ تہا جسکو سامریا کے بادشاہ سالمنزر نے سنہ ۷۲۱ یا ۷۱۹ برس قبل ولادت مسیح تین برس کامل محاصرہ کیا اور ہزار ون لاکہون یہودی بار بار کے حملون سے مقتول ہوئے البتہ بعض عوام الناس کو اجازت دیدی گئی تہی کہ اپنے وطن مین رہتے لیکن جتنے امرا اور مالدار لوگ تہے وہ سب مقید کرکے دریاے فرات اوتار دیئے گئے تہے -

یہوداہ کی سلطنت تین سو اٹھاسی برس رہی اور بعض مورخون کے حساب سے چار سو چار برس رہی دار الخلافت اوسکا یروسلم تہا نبوکد نظر نے اوسکو لیکر ہیکل کو جلادیا اور وہان کے حاکم خرقیاہ کو گرفتار کرکے بابل کو روانہ کردیا - باستثنار بعض غربا کے کہ اونکو یہودیا مین چہوڑ دیا تہا اور باقی سب کو گرفتار کرکے دریائے فرات کے پار اوتار دیا جہان وہ اور اونکی اولاد ستر برس خدا کی پیش خبری کے موافق رہی +

دوسرا باب

یہودیون کی ملکی حالت از زمانہ بعد از مراجعت اسیری بابل تا انقلاب انتظام دینی اور ملکی

اول یہودیونکی ملکی حالت مکابیون کی اور ہیرودیسی خاندان کے حکام کے وقتون مین

بعد از مراجعت بابل یہودی سردار کاہنون کے مطیع ہوئے مگر پیچھے کر اعلی اختیار اون سرداروں سے منتقل ہو کر مکابی شہزادون کو پہونچا۔ اون شہزادون مین اول کا نام مہتاتہیاس تہا اوسکے بعد اوسکے تین بیٹے یہوداہ۔ یونہتان اور سمعون تخت نشین ہوئے سمعون کا جانشین اوسکا بیٹا یوحنا ہرکانوس ہوا۔ مکابی کی وجہ تسمیہ بعض یہ بتلاتے ہین کہ خروج ۱۵ باب آیت ۱۱ کے الفاظ عبرانی کے حروف ابتدائی لیکر ایک لفظ مکابی بنالیا اور وہ الفاظ (م س ب ا) یہ ہین یعنے می کمو کا بیلم جسکے معنی یہ ہین کہ ای یہوداہ معبودون مین کون تیری مانند ہے۔ اس نامی گرامی خاندان نے جسکو دینی اور دنیوی دونون قسم کے معاملات کا اختیار کُل تہا ایکسو چھبیس ۱۲۶ برس یہودیونکی حکمرانی کی حتی کہ ہرکانوس دوم اور اوسکے بہائی ارسطابولس کے درمیان فساد اوٹھا آخر انکو نے رومیون کے سردار پمپی سے شکست کہائی جس نے یروسلم پر قبضہ کر کے یہودیہ کو رومیون کی سلطنت کا باجگذار صوبہ قرار دیا۔ (۵۹ برس قبل از مسیح) اگرچہ پمپی نے ہرکانوس کو عہدہ کہانت سے موقوف نہین کیا مگر یہودیہ کی حکومت انتیپاٹر ادومی کو جو ہیرودیس اعظم کا باپ تہا دیدی۔ انتاپٹر نے حکومت یہودیہ کو اپنے دو بیٹون فیصل اور ہیرودیس کے درمیان تقسیم کر دیا فیصل کو یروسلم کی حکومت اور ہیرودیس کو گلیل کا صوبہ دیا۔ چونکہ صوبہ گلیل اوس زمانہ مین قزاقون سے بہرا تہا ہیرودیس نے دلیری کر کے اون سب کو پراگندہ کر دیا اور چند عرصہ بعد اس واقعہ کے انٹگونس یرحملہ آور ہوا جو سریانون کی مدد سے کہانت کے واسطے ہرکانوس سے جہگڑتا تہا۔ اس عرصہ مین پارتھے یہودیہ پر حملہ آور ہو کر ہرکانوس سردار کاہن اور ہیرودیس کے

بھائی فیصل کو گرفتار کر کے لے گئے۔ فیصل نے وہان سے فرار ہو کر روم مین پناہ
لی جہانکہ مارک انتونی نے جماعت کی مرضی سے اوسے شاہ یہودیہ کا خطاب دیا۔ لیکن
ہیرودیس نے کہ بڑا چالاک اور قابل شہزادہ تہا رومی سپاہ کی مدد سے اپنے تخت کو
قائم رکھا۔ اور انتگونس کے ہمراہیون سے تین سال کے محاربۂ عظیم کے بعد اوسکو
شہنشاہ اگسٹس کیطرف سے مستقل حکومت حاصل ہو گئی۔

ہیرودیس جو غلطی سے اعظم کہلاتا ہے وصیت کی رو سے اپنی سلطنت کو تینون
بیٹون ارخلاؤس اور ہیرود انٹیپاس اور ہیرود فیلبوس کے درمیان تقسیم کیا۔ اسطرح
کہ ارخلاؤس کو یہودیہ اور سماریہ اور ادومیہ کے صوبجات اور خطاب شاہی بشرطیکہ منظوری
اگسٹس کی ملی مگر اگسٹس نے تقسیم حصص کو منظور کیا اور سردار قوم کا خطاب دیا۔ یہ وعدہ
کیا کہ اگر وہ اچھی طرح حکومت کریگا تو شاہی خطاب دیا جاویگا مگر رعایا نے اوسکے ظلم اور
بدنظمی کی بار بار جو شکائتین کین تو اگسٹس نے اوسکو جلاوطن کر کے حکومت کو سوریا کے
رومی صوبہ مین شامل کر دیا۔ ہیرودیس کے دوسرے بیٹے ہیرود انٹیپاس نے صوبجات
گلیل اور پیریا اور چوتہائی کے حاکم کا خطاب پایا یوسفس نے اسکو بڑا ہوشیار اور
چالاک لکہا ہے اور یہ صفت اوسکی انجیل نویسون کے بیان سے بہی مطابق ہے اوسنے
اپنی جورو دختر ارتیاس شاہ عرب کو چہوڑ کر اپنے بہائی ہیرودیس فیلبوس کی جورو سے
بجبر نکاح کیا۔ یہ عورت بڑی ظالم اور مغرور تہی اس کے کہنے سے بادشاہ ہیرود نے
یوحنا اصطباغی کا سر کٹوا دیا تہا (متی ۱۴ و ۳ و مرقس ۶ و ۱۷ و لوقا ۳ و ۱۹) اور وجہ اسکے
قتل کی یہ تہی کہ اوس نے بادشاہ کو اوسکے بہائی کی جورو کے ساتھ شادی کرنے پر

بہت کچہ لعنت اور ملامت کی تہی - کئی برس بعد اس واقعہ کے جب خطاب شاہی کی آرزو مین تہا مع جورو کے جلاوطن ہوکے اول لائس واقع ملک فرانس اور پہر ملک ہسپانیہ کو روانہ کیا گیا ٭

ہیرود فیلبوس جو ٹراکونٹیس اور گالونیٹس اور بٹونیہ کا چوتہائی کا حاکم تہا اوسکا ذکر صرف ایک جگہہ انجیل لوقا ۳ و ۱ مین آیا ہے جب ۳۷ برس حکومت کرکے مرگیا تو اوسکے صوبجات بہی سوریا مین شامل ہوگئے -

اگریاجسے ہیرود اگریا بہی لکہتے ہین ارسطابولس کا بیٹا اور ہیرودیس اعظم کا پوتا تہا اور شاہی منصب حاصل کرنے کے لیئے اوس نے بڑی بڑی صعوبتین اور جور گوارا کیئے اپنے اپنی رعایا کے خاطر خواہ سلطنت کی رعایا ہی کے خوشی کے لیئے اوس نے یعقوب حواری کو قتل کیا اور پطرس کو بہی مارنا چاہتا تہا مگر وہ از راہ اعجاز اوس کے پہندے سے چہوٹ گیا - (اعمال ۱۲ و ۲ و ۱۷) اگریا اپنی طاقت اور جاہ و جلال پر ایسا مغرور ہوگیا تہا کہ اوسکی وجہ سے سخت درد کی بیماری مین مبتلا ہوکر مقام قیصریہ مین اوس طور سے مرا جسکا ذکر لوقا نے اعمال ۱۲ و ۲۱ - ۲۳ مین کیا ہے -

اگریا خورد ہیرود اگریا کا بیٹا تہا - باپ کی وفات پر اسکی عمر صرف ۱۷ سال کی تہی اور لائق حکومت نہ تہا اسواسطے رومی حاکم اوسکے صوبجات کی محافظت کے لیئے مقرر ہوا - اگریا کو اول کیلیس کی حکومت اور پہر بٹونیہ ٹرکانٹس اور ابیلینی وغیرہ کی صوبجات کی حکومت دی گئی اہی اگریا اور اسکی دونون بہنون برنس اور رومی حاکم فیلکس کی جورو ڈرسلا کی سامنے مقدس پولوس نے خوب دلیری سے گفتگو کی تہی اعمال ۲٦ -

دوم یہودیونکی ملکی حالت رومی حاکمون کے زمانہ مین - یہودیونکی سلطنت جو رومیون
نے ہیرودیس اعظم کے لیئے مقرر کی تھی چندروزہ تھی - ہیرودیس اعظم کی وفات کے
بعد اوسکے بیٹون پر اوسکا حصہ منقسم ہوا یہانتک کہ آخر کو وہ کل رومیون کی سلطنت
مین شامل ہوگیا اور رومی حاکم اوسپر مقرر ہوئے - ان حاکمون کو مالگذاری سرکاری
کے تحصیلنے کا ہی اختیار نہ تھا بلکہ بڑے جرائم مین اختیارات جان بخشی اور سزاے موت
بہی تھے - اگرچہ یہودیون کو اختیار جان بخشی اور سزاے موت نتھا مگر اور طرح پر معاملات ملکی مین
بہت کچھ دخل تھا اور مذہبی آزادی بہی بخوبی تہی وے بہت کچھ اپنی شریعت کے مطابق چلتے
تھے - تین رومی حاکمون کا انجیل مین بہی ذکر ہے یعنی پلاطوس فیلکس فسطیس -

(۱) پنطوس پلاطوس سنہ ۲۶ لغایت ۳۶ع مین یہودیہ کی حکومت پر بہیجا گیا تہا وہ بڑا بیرحم
اور ظالم حاکم تہا - اور طبریاس کے کمال غصہ اور وہم سے ڈر کر اپنے رای کے
خلاف صرف اون یہودیون کے بیفائدہ خوش کرنے کو جن پر ظلم کر چکا تھا اوس نے مسیح
کو مصلوب ہونے کیلئے یہودیون کے حوالہ کردیا اور دس برس کی حکومت بعد جب
اوسنے بہت سے سامریون کو بقصور مرواڈلوایا تو اونہون نے سوریا کے حاکم
وٹلیس کے پاس ایلچی واسطے اطلاع دہی اس ظلم کے روانہ کیا - وہان سے یہ حکم ہوا
کہ پلاطوس خود آکر اپنی کیفیت بیان کرے - مگر اوسکے پہونچنے سے قبل طبریاس کا
انتقال ہوگیا تہا اور اوسکے جانشین کلیگولا نے اوسے جلاوطن کرکے فرانس
بہیجدیا جہان اوسنے سنہ ۴۱ عیسوی مین خودکشی کی -

(۲) ہیرودااگرپا کی وفات کے بعد یہودیہ پھر رومی صوبے مین شامل کیا گیا

اور اوسکی حکومت انتہو نیس فیلکس کے سپرد ہوی - اوس نے اوس ملک کو بدمعاش اور جعلساز دون سے پاک کیا - تبرتولیس نے لکھا ہی کہ یہ اوس نے بڑا کام کیا (اعمال ۲۴ و ۲) مگر وہ بہی ظالم اور طماع اور بے انصاف تہا - اور آخر کو ایسی تکلیف اوسکی حکومت سے لوگون کو پہونچی کہ یہودیون نے نیرو کے سامنے اوسپر الزام لگایا اور بڑی مشکل سے سزایابی سے بچا - اوسکی جورو درسلا جسکا ذکر اعمال ۲۴ و ۲۴ مین ہے اگرپا خرد کی بہن تہی اور اوسکی شادی درہمل ایمیسی نس کے بادشاہ عزیزس کے ساتھہ ہوئی تہی -

فیلکس نے اوسپر عاشق ہوکر یہ ترغیب دی کہ خاوند کو چہوڑکر میرے پاس رہ -

ان حالات کی خبر اعمال ۲۴ و ۲۴ سے ملتی ہے اور اوسی آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کیسے عجیب طور سے مقدس پولوس نے راستبازی اور اعتدال اور آنے والی عدالت کی نسبت اوسکی ہدایت کی تہی فیلکس کے مستعفی ہونے کے بعد یہودیہ کی حکومت پورٹی اس فیسطوس کے سپرد ہوئی ✣

(۲۴) جسکے سامنے مقدس پولوس نے یہودیون کے الزامات کے جواب دیئے (اعمال ۲۵) پہر اسنے قیصر کے پاس اپنی اپیل دائر کی جب فیسطوس نے دیکہا کہ اس صوبہ کو قزاق اور خونی تباہ کیئے ڈالتے ہین تو اوسنے کمال کوشش اون کے فرو کرنے مین کی اور آخر کار ملک یہودیہ مین قریب سنہ عیسوی کے اوس نے وفات پائی - یہودیونکی حالت ان دو حاکمون مذکورہ کے عہد مین فی الواقع قابل افسوس تہی - اون کے ملک کو قزاقون نے تاخت وتاراج کردیا تہا وہ قزاق دیہہ بدیہہ یہ ترغیب دیتے پہرتے تہے کہ رومیون سے باغی ہوجاؤ جو کوئی اونکے کہنے کو

نہین باستا تھا اوسکی گاؤن کو لوٹ لیتے تھے۔ انصاف کی یہ کیفیت تھی کہ جو زیادہ روپیہ صرف کرتا وہی اوسکا مستحق ہوتا تھا۔ سردار کاہن کا بھی عہدہ بکتا تھا لیکن سب حاکمون مین گیسی اس فلورس بڑا جابر اور خونخوار حاکم تھا اور ایسا طامع تھا کہ لوٹ والون کے مال سے حصّہ بانٹ لیتا تھا اور اونکو اجازت دیدی تھی کہ جہان چاہو لوٹ مار کرو۔ اسیوجہ سے بہتیرے لاچار یہودی گھربار اور وطن چھوڑ کر چلے گئے تھے اور جو باقی رہے اونھون نے بناچاری رومیون پر ہتھیار اوٹھائے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ یہودیہ کا ملک چھن گیا اور اونکا اور اونکی قوم کا نام و نشان جاتا رہا ٭

باب سوم

یہودیون کی عدالت العالیہ۔ شرعی کارروائیان

قانون جرائم و سزا

فصل اول

یہودیونکی عدالت اور شرعی کارروائیان

بنی اسرائیل کے ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد موسی نے اونہین یہ حکم کیا کہ اپنے سب دروازون پر اپنے گروہون کے درمیان قاضی اور افسر مقرر کرو۔ (استثناد، ۱۶ و ۱۸) کاہن اور یہودی چونکہ شریعت کے مطالعہ مین مصروف رہتے

تھے اسواسطے وعظ ونصایح کے کام مین خوب ہوشیار تھے اور بڈہی آدمی لبسبب عمر رسیدہ
اور نیک ہونے کے لوگون کے انصاف کیواسطے مقرر ہوتے تھے۔ عمر رسیدہ ہونے کی
وجہ سے ایلڈر کا لقب اونہین سے مخصوص ہوگیا تہا۔ انجیل مین اس قسم کا ذکر کئی
جگہہ آیا ہے اونکو حاکم بہی کہتے تہے (لوقا ۱۲ و ۵۸) مین حاکم کا لفظ ہم معنی قاضی کے ہی
ابتدائے زمانہ مین جائے عدالت دروازہ شہر تہا (پیدایش ۲۳ و ۱۰ و استثنا ۲۱-
۱۹ و ۲۵ و ۶-۷) معلوم ہوتا ہی کہ اس وجہ سے موسیٰ کے وقتون مین ایلڈر دروازہ
کے کہلاتے تہے (استثنا ۲۲ و ۱۵ و ۲۵ و ۷ یسعیاہ ۲۹ و ۲۱) اگر کوئی بہاری معاملہ
ہوتا تہا تو ان ادنیٰ عدالتون کے حکم کا مرافعہ عدالت درجہ عالی مین ہوتا تہا۔
(استثنا ۱۷ و ۸-۱۳) لیکن بابل کی اسیری کے بعد لوٹنے کے یہودیون کی سب
سے بڑی اور خاص عدالت سنہڈرم یعنی صدر انجمن تہی جسکے عہد جدید مین جابجا ذکر آئے
ہین۔ صدر انجمن مین ستر یا بہتر آدمی باآتحتی سردار کاہن کے ہوتے تہے اور ایک نائب
سردار کاہن کا ہوتا جو سردار انجمن کہلاتا تہا۔ غرضکہ تین درجون کے آدمی اس جماعت
مین ہوتے تہے ا سردار کاہن جو جزا ایسے کاہن تے جو معاملات شرعی کیا کرتے تہے
اور جزء ۲ وہ امیر یا سردار انجملہ جو بیس درجون کے کاہنون کے ہوتے تہے جنکی عزت
کیواسطے لقب کہانت کا دیا جاتا تہا ❊

۲- ایلڈر جو اپنے قبیلون اور گروہون کے سردار ہوتے تہے ❊

۳ فقیہ یعنی علم شریعت کے عالم - مگر یہ نہین معلوم ہوتا کہ کل سردار اور فقیہ ایک
جماعت مین شریک ہوتے غالباً لوگ منتخب ہوکے یا حکام کی طرف سے مقرر ہوتے

تھے۔ بسواے صدر انجمن کے اور ادنی انجمنین تئیس[۲۳] آدمی کی ہوا کرتی تہین جو جرائم خفیفہ کی سماعت کیا کرتی تہین۔ اس قسم کی دو جماعتین یروسلم مین تھین اور ہر شہر مین ایک ایک عدالت تہی جسمین ایکسو بیس[۱۲۰] آدمی شریک ہوتے تھے۔ یوسفس مورخ نے ان ادنی عدالتون کا ذکر نہین کیا لیکن یقیناً ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح کے وقتون مین اس قسم کی انجمن موجود تہین۔ مسیح نے انہین دو عدالتون کا مختصراً ذکر کرکے فرمایا کہ آیندہ کو شریرون کی سزائین اون کی شرارت کے موافق ہوا کرینگے دیکھو متی ۵ و ۲۲۔ ان حکام کی ماتحتی مین اور ادنی حاکم بہی ہوتے تھے اونکا بہی ذکر متی ۵ و ۲۵ مین آیا ہے۔ یرمیاہ ۲۱ و ۱۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ صبح کیوقت مقدمہ کی سماعت ہوتی تہی اور حکم احکام جاری کیئے جاتے تھے۔ اول ہر فریق اپنے اپنے اظہار دیتا تھا (اسلاطین ۳ و ۱۶۔ ۲۸) مگر اخیر زمانہ مین یہودیون نے وکیل بہی مقرر کیئے تھے کیونکہ انہون نے پولوس کے مقدمہ مین ٹرٹلس کو اپنا وکیل بنایا تہا (اعمال ۲۴ و ۱ و ۲) مقدمہ کی سماعت کے روز مقررہ پر فریقین قاضیون کے حضور حاضر ہوا کرتے تھے اور قاضی مقدمات فوجداری مین مجرم کو اول سمجہایا کرتے تھے کہ اپنے جرم کا اقرار کردے۔ (یشوع ۷ و ۱۹) زندگی اور موت کے معاملات مین دو یا تین معتبر گواہون کی گواہی کافی متصور ہوتی تہی (گنتی ۳۵ و ۳۰ استثنا ۱۷ و ۶۔ ۱۹ و ۱۵) جہوٹی قسم لیکر جرم کے اقبال کرانے کی سخت ممانعت تہی خروج ۲۰ و ۱۶ و ۲۳ و ۱ و ۳ بعض مقدمات مین جرم کے دریافت کرنے کے قرعہ ڈالے جاتے تھے اور اوریم تمیم کی طرف رجوع کرتے تھے۔

(یشوع ۷ و ۱۴-۱۸ و ۱ سموئیل ۱۴ ۳۷-۴۵) لوقا ۲۲ و ۶۶ سے معلوم ہوتا ہے کہ
دن مین حکم سنایا جاتا تھا جو لوگ مجرم جرائم سنگین ہوتے تھے تو معمول تھا (جیسا
کہ شرقی ملکون مین اب تک دستور ہی) کہ اونکے مقدمہ کی فوراً سماعت کیجاتی اور حکم سزا
دیا جاتا تھا (اعمال ۲۲-۲۸ و ۲ سے ۶۳ تک) اور جب حکم سزا سنایا جاتا تھا تو مجرم کو فوراً کچہری
سے گھسیٹ کر سزا دینے کی جگہہ لیجاتے تھی اسطرح ہمارے خداوند یسوع مسیح کو بھی پلاطوس
کے سامنے عدالت مین لیگئے تھے جسکے مقدمہ کی ایسی ہی جلد کارروائی کی گئی تھی یہی دستور
آج کے دن تک ٹرکی اور فارس مین جاری ہے یہودی اپنے شرع کی پابندی مین ایسے
سرگرم تھے کہ اپنے ہاتھون سے مجرم کو سزا دیتے تھے کچھ شرماتے نہین تھے۔ جب کسی کا
پتھراؤ کیا جاتا تو پہلے مطابق حکم موسیٰ کے گواہ پتھر مارتے تھے۔

(استثنا ۱۷، ۷) استفنس کے مقدمہ مین بھی گواہون نے ایسا کیا اول اپنے کپڑے
اوتار کے ساؤل کے پیرون کے سامنے رکھے اور پھر اوسکو سنگسار کیا۔ (اعمال ۷، ۵۸
و ۵۹) اور اسی دستور کا ذکر یوحنا ۸، ۷ مین بھی ہے۔ قوم یہودیون مین جلادون کا
ذکر نہ تھا اسواسطے بڑے بڑے آدمی تعمیل حکم یعنی مجرم کو اپنے ہاتھون سے سزا دیتے تھے اسکی
ایک مثل سموئیل ۱۵ و ۳۳ مین دیکھو لیکن چاہے جسطور سے مجرم سزاے موت پاتا بموجب
تالمود کے معلوم ہوتا ہے کہ یہ قاعدہ یہودیون مین ہمیشہ رہا کہ سزاے موت کے مجرم کو اول
انگوری شراب مر ملی ہوئی اوسکے بیہوش کرنے کو ضرور پلاتے تھے اس دستور کی ابتدا
امثال ۳۱ و ۶ کی نصیحت سے ہے جسمین مسیح کو مرآمیز شراب پلانے کی وجہ کافی موجود ہے

(مرقس ۱۵ و ۲۳)

دوسری فصل

رومیون کی عدالت - طریق روبکاری - قیدیون سے پیش آنے کے طریقے

جہان جہان رومیون کی قوت پہونچی وہان اون کے قوانین بہی مروج ہوے اور جیسا کہ ہم اوپر ذکر کر آے ہین کہ رومیون نے اپنی رعایاے مفتوحہ کو کامل آزادی امور مذہبی مین دے رکہی تہی اور کچہ اختیارات عدالت کے بہی اونکو حاصل تہے لیکن بڑے مقدمات مین سزاے موت منظوری رومی حاکم کی ضرور ہوتی تہی کم سے کم یہودیہ مین یہ اختیار کسی یہودی حاکم کو نہ تہا کہ بلا منظوری رومی حاکم کے حکم سزای موت دے سکتے رومیون کے قانون سے کسی شخص کو خصوصاً رومی کی نسبت بلا سماعت اور روبکاری کے سزای تازیانہ اور موت دینے کا امتناع تہا اسکا ذکر مقدس پولوس نے اعمال ۲۲ و ۲۵ مین لکہا ہے ✣

نہ قانوناً یہ حکم تہا کہ کسی رومی سے بجبر اقرار جرم کرانے کے واسطے کوڑے لگائے جاوین یا کسی طرح کی تکلیف دیجاوے رومی حاکم لائسی اس کو معلوم نہ تہا کہ پولوس رومی حقوق کا مستحق ہے اسلئے اوسنے حکم دیا کہ اوسکی مشکین باندہو اور کوڑے لگاؤ مگر پیچہے کہ جب اوسے معلوم ہوا کہ یہ رومی ہے جیسا کہ انجیل مین نویسون نے لکہا ہے کہ "سردار بہی یہ جانکر کہ وہ رومی ہے اور مین نے اوسے باندہا ڈر گیا" اعمال ۲۲ و ۲۹ سواے اسکے رومی شہری کو یہ بہی استحقاق تہا کہ اپنے مقدمہ کا مرافعہ عدالت العالیہ

شاہی مین کرے چنانچہ اسی استحقاق سے رسول نے عدالت شاہی مین نالش کی تہی (اعمال ۲۵ و ۹ و ۱۲)

رومیون کے یہان مجرم کے قید کرنے اور بیڑیان ڈالنے کا طریقہ بہی عجیب تہا۔ زنجیر کا ایک سر قیدی کے داہنے بازو سے اور دوسرا سپاہی کے بائین بازو سے باندہ دیا جاتا تہا۔ اسطرح ایک سپاہی قیدی کے ساتھہ ساتھہ جہان وہ جاتا رہتا تہا اور اوسکی حفاظت کیا کرتا تہا۔ اس قسم کی قید کا ذکر انجیل مین کئی جگہہ آیا ہے اور رومی مورخون کی تواریخ مین بہی بہت سے عجیب قصّے اس قسم کے پائے جاتے ہین۔ مقدس پولوس بہی اسطرح قید ہوا تہا اور ایسی ہی ہتکڑی پڑی ہوئی اوسنے فیسطوس اور بادشاہ اگرپّا کے سامنے اپنا عذر بیان کیا۔ (اعمال ۲۶ و ۲۹)

اور کبہی ایک قیدی کے ساتھہ دو سپاہی ایک بائین بازو کی زنجیر سے اور دوسرا داہین بازو کی زنجیر سے بندہا ہوتا تہا +

پولوس رسول اول تو ایک سپاہی کی حراست مین تہا مگر بعد جب یہودیون نے اوسے حاکم کے حوالہ کیا تو اوسنے حکم دیا کہ اوسکے دونون بازوؤن سے دو سپاہی باندہے جاوین (اعمال ۲۱ و ۳۳) ہیرودیس اگرپا نے پطرس کو اسطرح قید کیا تہا اوسی رات پطرس دو سپاہیون کے بیچ دو زنجیرون سے جکڑا ہوا سوتا تہا (اعمال ۱۲ و ۶) جو سپاہی مجرم کی حراست کیواسطے مقرر تہے اگر اونکی حراست سے مجرم بہاگ جاتا تو اونکو سزائے موت ہوتی تہی اعمال ۱۲ و ۱۹۔ اور یہی سزا داروغہ جیلخانہ کو بہی دیجاتی اگر قیدی جیلخانہ سے بہاگ جاتا (اعمال ۱۶ و ۲۷) اگرچہ اتہنس کی عدالت

اریوپگس رومی عدالت نہ تھی مگر چونکہ رومی گورنمنٹ کے حکم سے مقرر ہوئی تھی اسواسطے اوسکو بھی اختیارات مثل رومی عدالتون کے حاصل تھے اوسکے متعلق مذہبی معاملات کا انتظام بھی تھا مثلاً کوئی نئے معبود مقرر کرتا یا کوئی نیا معبد یا قربانگاہ بناتا یا خدا کی پرستش مین نیا طریقہ نکالتا تو اونکو اختیار مداخلت تھا اسی بناء پر کہ نئے معبود یعنی مسیح کو اور قیامت کو قائم کرتا ہے مقدس پولوس عدالت اریوپگس کے سامنے روبکاری کیواسطے حاضر لایا گیا (اعمال ۱۷ و ۱۹) یہ عدالت شہر اتھنس کے وسط مین اری اپس یعنی عطارد کی پہاڑی پر کہ یہی اوسکی وجہ تسمیہ ہے ہوا کرتی تھی +

فصل تیسری

یہودیون کا قانون سزا

۱۔ جرائم برخلاف خدا کے ۔ چونکہ اسرائیل کی سلطنت سلطنت اللہ کہلاتی جاتی یعنی اصل اختیار ہر طرح کا خداے قادر مطلق کو تھا اور وہی اوسکا بادشاہ سمجھا جاتا تھا اسواسطے ایسے ملک مین کہ محض مذہبی کہلاتا تھا وے جرائم جو خدا کی نسبت ہوئے موسیٰ کی شریعت مین اول ہی بیان ہونا چاہئین اسکے مطابق ۔

(۱) بت پرستی یعنی غیر معبودون کی پرستش کرنے والون کو حسب شریعت موسیٰ مین تین اول بیان کیئے گئے ہین +

(۲) جب کبھی کوئی اسرائیل سواے حقیقی معبود یہوہ کے کسی غیر معبود کی پرستش کرتا تو وہ جرم بت پرستی کہلاتا تھا +

(۳) سچے خدا کی مورتون کو پوجنا جسمین اسرائیل ہمیشہ گرفتار رہتے تھے خروج ۳۲ و ۴ و ۵ قاضی ۱۷ و ۳ و ۱۸ و ۴-۶ و ۱۴-۱۷ و ۳۰ و ۳۱ و ۶ و ۲۵ و ۳۳ و ۸-۲۴ و ۲-۳ اسلاطین ۱۲ و ۲۶-۳۱) یا کسی غیر قوم کے معبودون کی مورتون کو پوجنا جسکا مقدس تواریخ مین جا بجا ذکر آیا ہے - مورتون کے پوجا کی گو وہ کسی قسم کی ہو خروج ۲۰ و ۴ و ۵ مین قطعی ممانعت ہے اور ایسے شخص پر استثنا ۲۷ و ۱۵ مین خدا کی سخت لعنت آئی ھے +

(۳) ایسی مورتون کے سامنے جھکنا یا اونکی تعظیم کرنا یا سورج چاند ستارون کی تعظیم کرنا - جھکنے سے مراد یہان پر گھٹنے ٹیک کر سجدہ ہونا ہی +

(۴) قربانگاہین یا کسی قسم کا سکان بتون یا مورتون کے واسطے مخصوص کرنا - موسوی شریعت کے بموجب اس قسم کی سب چیزین قابل مسمار کرلے کے تہین خروج ۳۴ و ۱۳ - استثنا ۷ و ۵ اور ۱۲ و ۱۳ - اور اسرائیلیون کو استثنا ۷ و ۵ و ۲۵ و ۲۶ کے مطابق سخت ممانعت بتون اور مورتون کے اوپر سونا اور چاندی لانیکی تہی تاکہ ایسا نہو کہ بت پرستی مین مبتلا ہو جاوین

(۵) بتون کو چڑہاوے چڑہانا جسکی احبار ۱۷ و ۱-۷ مین ممانعت ہی خصوصاً انسانی قربانیان جسکی ممانعت احبار ۱۸ و ۲۱ و استثنا ۱۲ و ۳۰-۳۲ اور ۱۸ و ۱۰ مین آئی ہے -

(۶) جو کوئی بتون کو چڑہاوا چڑہاوے اوسے کہانا اگرچہ کوئی قانون خاص اسبات مین نہین تہا کہ غیر معبودون کے چڑہاوے نہ کہائے جاوین مگر خروج ۳۴ و ۱۵ کے مضمون سے اسکی ناجوازی صاف ظاہر ہے بت پرست کی سزا یہ تہی کہ اوسکی

مجرم کو سنگسار کرتے تھے جب سارا شہر مجرم بت پرستی ہوتا تو اوسکو باغی سمجھتے تھے اور قواعد جنگ نکے موافق اونکے ساتھہ برتاؤ کیا جاتا تہا تمام باشندی اور تمام مویشی قتل کر دئیے جاتے تھے ایسے شہر کے مال کو کوئی لوٹتا نہین تہا بلکہ سب مال مع شہر کے جلادیا جاتا تہا اور پہر اجازت نہ ہوتی تہی کہ کوئی وہان شہر بنانے پاوے استثناء ۱۳ و ۱۳ - ۱۹ - مگر اس قانون پر عمل درآمد نہین ہوتا تہا چونکہ اسرائیل عموماً بت پرستی کی طرف میلان رکھتے تھے اسواسطے بت پرست شہر کے سزا دہی مین لوگ طرح دیجاتے تہے جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام یہودیون مین بت پرستی پہیل گئی -

جب ساری قوم مبتلاے جرم ہو جاتی تو اوسکی سزا خدا پر چہوڑ دی جاتی تہی اور خدا کی طرف سے اسکی سزا یہ تہی کہ خانہ جنگیان اور قحط اور طرح طرحکی مصیبتین واقع ہوتی تہین (احبار ۲۶ استثناء ۲۸ و ۲۹ و ۳۲ -) اور جو کوئی مجرم ترغیب و تحریص دلانے کسی شخص کا طرف پرستش معبودون باطلہ کے ہوتا تو اوسکی سزا یہ تہی کہ سنگسار کیا جاتا تہا (استثناء ۱۳ و ۲ و ۱۲) وحشیانہ بچون کو ذبح کرکے قربانیان چڑہانے کے جرم پر موسیٰ کا یہ حکم تہا کہ جو شخص مرتکب اوس جرم کا ہو وہ سنگسار کیا جاوے بلکہ یہ حکم تہا کہ جو کوئی کسی شخص کو اس جرم کا ارتکاب کرتے دیکھے اوسکو لازم تہا کہ اوسی وقت اوسے گرفتار کرکے بلا تحقیقات سنگسار کردے (احبار ۲۰ و ۲)

۲- چونکہ حقیقی حاکم اور شارع اسرائیلیون کا خدا تہا اسواسطے خدا کے نام کی یا اوس کی صفات یا اوسکی حکومت یا اوسکے الہام کی نسبت کفر کا کلمہ زبان پر لانا نہ صرف خدا کا جرم تہا بلکہ ملکی قانون کے خلاف بہی تہا اسواسطے اس

جرم کے مرتکب کو بھی سنگسار کرنے کا حکم تھا (احبار ۲۴ و ۱۰-۱۴)

۳- استثناء ۱۸ و ۲۰-۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ جو شخص جھوٹھا دعوی نبوت کا کرتا وہ سنگسار کیا جاتا تھا-

۴- جو کوئی شخص کسی قسم کے علامات آیندہ کا حال جاننے کا دعوی کرتا اوسکے لئے قطعاً ممانعت تھی جیسا کہ احبار ۱۹-۲۶-۳۱ سے عیان ہے مگر جو لوگ اس قسم کی باتین مدعی پیشین گوئی سے پوچھتے تھے اونکی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی احبار ۲۰ باب ۶ و ۲۳ و ۲۷- اور استثنا ۱۸ و ۹-۲۰ مین ایسے فعل کی قطعی ممانعت ہی-

۵ حلف دروغی کی موسوی شریعت مین سخت ممانعت ہی اور گناہ کبیرہ مین داخل ہے مگر خلاف کی سزا خدا پر چھوڑ دی جاتی تھی-

دوسرے- والدین اور حکام کی-

۱- یہودیون کے امور ملکی مین بھی بزرگون کی باتین بہت پائی جاتی ہین اس سے باپون کو اپنی اولاد پر بڑے اختیار ہوتے تھے- اگر کوئی باپ پر لعنت کرتا یعنی کسی قسم کی برائی یا تحقیر کا کلمہ اوسکی شان مین زبان پر لاتا تو اوسکو بھی سزای موت (خروج ۲۱ و ۱۷ و احبار ۲۰ و ۹) اور سزاے ضرب بھی دی جاتی- (خروج ۲۱ و ۱۵) باپ کی شان مین لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی جرم کی ایک مثال یسوع مسیح نے متی ۱۵ و ۴-۶- اور مرقس ۷ و ۹-۱۲ مین فرمائی ہے +

جو کوئی لڑکا شراب سے مدہوش ہو کر سرکشی کرتا اور والدین اوسکی حرکتون سے اوسے باز نہ رکھ سکتے اور اور لوگون کی جانون کے ضایع ہونے کا اندیشہ

ہوتا تو اوس وقت یہ تصور ہوتا تہا کہ وہ شخص گویا کہ مرتکب دونون جرائم مذکورہ کا ہوا اور ایسے مجرم کی نسبت بہی حکم تہا کہ سنگسار کیا جاوی استثنا ۲۱ و ۱۸-۲۱-)

۲- چونکہ ملکی حکومت خدا کے حکم سے تہی اسواسطے جس ملک کا انتظام اچہا ہوتا تہا وہان کے حکام کیواسطے ہر طرح کی لوازم جمعیت اور تعظیم کے مہیا کیئے جانیکا حکم تہا- اشخاص ذی اختیار کی شان مین کوئی کلمہ بے تعظیمی اور اہانت یا لعنت کا کلمہ زبان پر لانے کی سخت ممانعت ہے خروج ۲۲ باب ۲۸ آیت - اس قسم کے مجرم کی نسبت کسی خاص سزا کا حکم نہین ہے صرف حاکم کی راے پر چہوڑ دیا جاتا تہا کہ جس قسم کی سزا تجویز کرے وہی دیجاوے اور سزائین حاکمون کی حیثیت اور اعتبار سے مختلف ہوتی تہین +

۳ جرائم متعلق مال کی حسب شریعت موسوی مال کے چوری کرنا یا آدمی کا چرا کر بہگا لیجانا یا کسی حاصل کی ہوئی یا پائی ہوئی چیز سے انکار کر دینا-

ا- شریعت موسوی مین مرتکب جرم سرقہ کی سزا یہ تہی کہ دوچند مال مسروقہ کا مالک مال کو ادا کرے اور جو استطاعت ادا کرنے کی نرکہتا ہو تو اوسکی نسبت یہ حکم تہا کہ بطور غلامون کے فروخت کرڈالا جاوے اور جو روپیہ اسطرح حاصل ہو وہ اصل مالک کو دیدیا جاوے (خروج ۲۲ ا و ۳) جارڈن صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ فارسیون مین بہی مجرم سرقہ کیواسطے یہی سزا ہے - اگر کوئی چور چرائی ہوئی چیز سے حلفاً انکار کے بعد از راہ ایمانداری اقرار کرے اور معترف بقصور ہو تو اوسکی نسبت حکم تہا کہ صرف اوسیقدر مال پر کہ اوسنے چرایا ایک خمس زیادہ ادا کرے (احبار

۶ و ۲ و ۵) قرضہ کی حالت مین قرضخواہ کو قرضدار کی ذات پر قبضہ کرنے اور جورو بچون کے اوسکے بیچڈالنے کا اختیار تھا اجبار ۲۵ و ۳۹ کے مضمون سے ایسا حکم نکلتا ہے اس دستور کا ذکر ایوب ۲۴ و ۹ مین ہے اور ایک مثال اس معاملہ کی جسکی اس وقت بحث ہے ۲ سلاطین ۴ و ۱ مین مذکور ہے۔ یہ دستور یہودیون مین نحمیاہ کے وقتون مین بھی مروج تھا (۵ و ۱-۵) اور یسوع مسیح نے متی ۱۸ و ۲۵ مین اسکا حوالہ دیا ہے۔

۲- آدمی کا سرقہ یعنی کسی شخص کو جو حر ہو اور بنی اسرائیل ہو اوسکو گرفتار کرنیوالے یا چورالیجانے والے کے واسطے مطلق حکم سزاے موت کا تھا خروج ۲۱ و ۱۶ و استثنا ۲۴ و ۷)۔

۳- جو کوئی شئے اماتی کے حوالہ کرنے یا کسی پائی ہوئی چیز کے دینے سے انکار کرتا تو اوسکی سزا بھی وہی تھی جو چور کی تھی یعنی مال مسروقہ کا المضاعف دے اور جو مجرم بعد حلف دروغی کے ازراہ دیانت اور ایمانداری کے اپنی حلف دروغی کا اقرار کرتا تو اوسکے واسطے انکار کی ہوئی چیز سے صرف ایک خمس زیادہ دینا مالک مال کو دینا لازم آتا تھا۔ (احبار ۶ باب ۵ آیت)

چوتھے وہ جرائم جو کسی ذات کے خلاف وقوع مین آوین۔

۱- اول نمبر انمین خون کرنا ہے۔ چونکہ یہ جرم نہایت سخت ہے اسواسطے موسیٰ نے اسکے چار ضروری علامات مجرد قتل انسان سے امتیاز کرنے کے واسطے رکھی ہین یعنی اول یہ کہ آیا ازراہ بغض وعداوت کے اوسکا وقوع ہوا گنتی ۳۵ و ۲۰-۲۱- استثنا ۱۹ و ۱۱) دوسرے یہ کہ اوسکا وقوع بغرض انتقام ہوا۔ (گنتی ۳۵ و ۲۰) تیسرے یہ

کرانہ راہ پیش بندی و فریب سرزد ہوا (خروج ۲۱ و ۱۴) چوتھے یہ کہ کسی دوسرے کے اور گھات مین ہوکر یکایک اوسپر حملہ کرکے قتل کرڈالے خون کی سزا موت تھی (استثنا ۱۹-۱۱) کے اور وہ کسیطرح نہین چھوٹتا تھا۔ ۲ قتل انسان اسکی نسبت خبث حالات ذیل سے ہوتی ہے اول یہ کہ بلاکسی بغض و عداوت کے سرزد ہوگئی ۲۵ و ۲۲-استثناء ۱۹ و ۴-۶) دوسرے یہ کہ بغیر غرض انتقام کے ہوا (خروج ۲۱ و ۱۳ گنتی ۲۵ و ۲۲) -

تیسرے یہ کہ غلطی و خطا سے اوسکا وقوع ہوا (گنتی ۲۵ و ۱۱ و ۱۵) چوتھے اتفاقیہ (استثنا ۱۹ و ۵) قتل انسان کی سزا یہی تھی کہ پناہ کے شہر مین نظر رہتا تھا۔ ۳ اور طرح طرح کے جرائم جو ذات سے تعلق رکھتے ہین اونکے واسطے بھی طرح طرحکی سزائین اور طریقہ دریافت کے مقرر تھے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ شریعت موسوی کمال دانائی اور انسانیت پر مبنی ہے۔ دیکھو خروج ۲۱ و ۱۸ و ۱۹ و ۲۲-۲۷- اور احبار ۲۴ و ۱۹-۲۲)

چوتھے زنا اور اور جرائم جنکا نام لینا بھی نہین چاہئے اون کے واسطے سزا موت تھی (احبار ۲۰ و ۱۰ و ۱۷ و ۲۲ و ۲۳ اور ۲۰ و ۱۳ و ۱۵ و ۱۶)

پانچوین جرائم بغض اور بدخواہی کے اونکے لئے بھی قرار واقعی سزا مقرر تھی - شریعت کی رو سے دروغ خبر دینے والے مجرم تصوّر کیئے جاتے تھے (احبار ۱۹ و ۱۶-۱۸) جھوٹی خبرون کا مشتہر کرنا جس سے اورون کی چال چلن مین حرف آتا ہو خروج ۲۳ و ۱ مین صاف منع لکھا ہے -

اسی طرح شہادت کاذبہ بہی گو اوس سے کسی غریب محتاج کا نفع کیون ہی نہو منع ہی اور جو کوئی کسی بیقصور کے خلاف مین ملزم اور اسے شہادت کاذبہ ہو تو اوس دروغ شہادت دینے والے کو بہی سزا دئے جانے کا حکم تہا جو اوس بیقصور کو درحالیکہ وہ قصوروار ٹھہرتا (استثنا ۱۹ و ۱۶ - ۲۱)

فصل چہارم

جنمین اون سزاؤن کا ذکر ہے جو کتب مقدسہ مین مندرج ہین

جن سزاؤن کا کتب مقدسہ مین ذکر ہے وہ دو طرح پر منقسم ہین یعنی سزائے سنگین اور غیر سنگین - سزائین غیر سنگین مفصلۂ ذیل ہین -

۱ - سزائے تازیانہ - شریعت موسوی مین جن بہی سزاؤن مین یہ سزا بہت مروج تہی - کتب عہد عتیق اور جدید مین اسکا اکثر جگہہ ذکر آیا ہے اور اسلیئے کہ حد شرع سے ضربین کوڑی کی متجاوز نہ ہون اور ضرب لگانے والے کو سہو نہو ایک درّہ تین تسمون کا ہوتا تہا جس سے مجرم کے تیرہ[۱۳] ضربین لگانے سے پورے ایک کم چالیس[۳۹] ہو جاتی تہین -

۲ - معاوضہ جسمی (خروج ۲۱ و ۲۴) یعنی آنکہہ کے بدلے آنکہہ اور ناک کے بدلے ناک اور جان کے بدلے جان وغیرہ یسوع مسیح نے متی ۵ و ۳۸ و ۳۹ مین اِس قسم کے سزا دینے کی صاف ممانعت کی ہے -

۳ - معاوضہ مال یعنے کوئی چیز کسی کی چوری جاوے یا اور طرح سے کسی کے مال کو

نقصان پہونچے اوسکا معاوضہ خروج ۲۱ و ۲۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۶ و ۲۲ و ۶ و اخبار ۲۴ و ۱۸ ؛

۴ - جبر نقصان کا تا کہ وہ شخص جسکا نقصان ہوا اپنے دعوی سے دست بردار ہوجاے لیکن ایسے جبر کی صرف ایک صورت مین اجازت تہی (خروج ۲۱ و ۳۰) لیکن خون اور قتل کے مقدمہ مین ایسے جبر کی ممانعت تہی - (گنتی ۳۵ و ۳۱ و ۳۲)

۵ - ناجائز چڑہاوی قابل اسکے تہے کہ اوس کے مرتکب کو سزا دیجاتی تہی جن مختلف حالتون مین وہ چڑہاوے چڑہائے جاتے تہے اونکی تفصیل احبار ۴ و ۲ و ۵ و ۱ - ۷ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶ و ۱ - ۱۷ ادر ۱۹ اور ۲۲ مین مندرج ہے ؛

۶ - سزاے قید - اگرچہ موسی نے اس سزا کیواسطے نہین فرمایا ہی مگر یہودیون کی سلطنت مین اور نیز مسیح کے زمانہ مین بہی مروج تہین پیدایش ۱۲ و ۴۲ ایرمیاہ ۳۸ و ۶ و ذکریا ۵ ۹ - اور اعمال ۵ و ۱۸ مین قیدخانونکے ذکر آئے ہین جنمین لوگ محبوس کیئے جاتے تہے اور بہت سختیان اونپر ہوتی تہین مشرقی ملکون مین ایسے قیدخانون کا اب بہی رواج ہے انہین خوفناک قیدخانون کا ذکر زبور ۷۹ و ۱۱ اور یرمیاہ ۳۷ و ۱۶ - ۲۰ مین آیا ہی

۷ - سزاے جلاوطنی - زمانہٗ اسیری تک یہ سزا یہودیون مین نہ تہی بعد کو مقرر ہوئی - یہ سزا رومیون مین تہی - مقدس یوحنا پیاسس کے جزیرہ کو جلاوطن کیا گیا جسکا ذکر مکاشفات ۱ و ۹ مین ہے -

۸ - شرقی ملکونمین قدیم زمانہ مین دستور تہا کہ قیدیونکی آنکہین نکال ڈالتے تہے - یہ دستور آج کل بہی پایا جاتا ہے دیکہو قاضی ۱۶ و ۲۱ اور ۲ سلاطین ۲۵ و ۷ -

۹ - سر کے بالون کا زور سے اوکھیڑ لینا بھی تکلیف دہ اور نامناسب سزا تھی۔ اسکا ذکر نحمیاہ ۱۳ و ۲۵ مین ہے۔

۱۰ - کلیسیا کی پرستش سے خارج کرنا بھی دینی و دنیوی دونون طرح سے داخل سزا تھا اور یہ سزا باعتبار سختی کے مختلف المراتب ہوتی تھی قسم اول ندوئی صرف تیس دن کیواسطے معبد سے خارج کرنے کو کہتے تھے (یوحنا ۹ و ۲۲ و ۱۲ و ۴۲ وغیرہ) کبھی تیس دن کی میعاد مین تخفیف کر دی جاتی تھی۔

دوسری قسم حیرم تھی اس سزا مین مجرم حوالہ شیطان کے کیاجاتا اور اوسپر کامل لعنت کیجاتی تھی۔ مقدس پولوس نے ۵ و ۴ اور رومیون ۹ و ۲ مین اس سزا کا ذکر کیا ہے۔ تیسری قسم سزا کی شاتتھا۔ یا مرانتھا تھی جسکے معنی ہین خدا وند آتا ہے یا خداوند آوے اس سے اشارہ اس بات کی طرف ہے کہ مجرم کیواسطے محشر کا خوفناک روز بہت قریب ہے۔ اس سزا کے نتائج بہت بڑے ہوتے تھے شخص خارج شدہ سے معاملات دینی یا دنیاوی مین کوئی کسی طرح کی راہ و رسم نہین رکھتا تھا اور طرح طرح کی ذلتین اوٹھانا پڑتی تھین۔

دوسرے گیارہ قسمون کے جرائم سنگین کا کتب مقدسہ مین ذکر ہے ا تلوار سے قتل کرنا اور تلوار سے قتل کرنے مین جلاد کو اختیار دیا جاتا تھا کہ جسطرح چاہے قتل کرے یہ خون کرنے کی سزا تھی لیکن اگر قاتل کو مقتول کا قریب رشتہ دار قبل جائے پناہ مین پہونچنے سے قتل کر ڈالتا تو اوسکے بازپرس اوس رشتہ دار سے کچھ نہین ہوتی تھی اسواسطے ایسے قاتل کو جو بے ارادہ قتل کرتا یہ اجازت تھی کہ چھ شہرون مین سے کہ جائے پناہ کہلاتی تھی

کسی مین پناہ لے اور جب کوئی قاتل بطور مذکورہ پناہ لیتا تہا تو مقتول کے وارث بلا ارجاع عدالت یعنی باختیار خود اوسے نہین مار سکتے تہے بلکہ اوس وقت مین قاتل کی نسبت تحقیقات کیجاتی تہی کہ آیا اوسنے عمدًا یا بلا ارادہ یعنی بسبب اتفاق قتل کیا اگر قتل کا وقوع عمدًا ثابت ہوتا تو قاتل مقتول کے وارث کے حوالہ کیا جاتا کہ وہ اوسے جسطرح چاہے مار ڈالے اور جو ثابت ہوتا کہ وقوع جرم اتفاقی تہا تو اوس قاتل کو تا حیات سردار کاہن وقت جای پناہ مین رہنے دیتے۔ مگر اوس وقت مین بہی مقتول کے وارث کو اختیار تہا کہ اگر قاتل کو جای پناہ کے حدود کے باہر یا عین حدود پر پاوے تو قتل کر ڈالے۔ (گنتی ۳۵ و ۲۶ و ۲۷) عبرانیون ۶ و ۱۷ و ۱۸ مین اسکا بیان خوب عمدگی سے آیا ہے +

۲۔ سنگسار کرنا۔ یہ سزا بت پرستون اور کافرون اور سبت کے ناماننے والون کو اور دیگر مجرمان مذکورہ احبار ۲۰ و ۲ و ۲۷ و ۲۴ و ۲۴ و استثنا ۱۳ و ۱۰ و ۱۷ و ۵ و ۲۱ و ۲۱ اور ۲۲ باب ۲۱ و ۲۲ آیات کو دیجاتی تہی۔ اول گواہ پتہر مارتا اور پہر اور لوگ مارتے تہے۔ یہودیون نے اکثر ہمارے مسیح پر (جسکا ذکر انجیل مین ہے) اور ستفنس پر (اعمال ۷ و ۵۹) اور پولوس پر (اعمال ۱۴ و ۱۹) پتہر اوٹہانے کو لوگون نے غلطی سے سنگسار کرنے کی سزا پر محمول کیا ہے۔ اخیر زمانہ مین یہ سزا یہودیون کے یہان سرکش باغیون کیواسطے مقرر ہوئی تہی۔ سزای سنگساری سے اسکو کچہ تعلق نہ تہا اس سزا سے بہی اکثر لوگ مرجایا کرتے تہے مگر ایسے ہی لوگون کو دیجاتی تہی جو بغاوت اختیار کرتے یا اشتباہ بغاوت اونپر ہوتا۔ یا فقیہون کے کسی امر کا انکار کرتے +

۳۔ زندہ جلانا۔ یہ سزا اوس قسم کے مجرمون کو دیجاتی تہی جنکا احوال احبار

۲۰ و ۱۴۔ اور ۲۱ و ۹ مین ہے۔ پیدایش ۸ ۳ و ۴۴ ۲۔ اور یرمیاہ ۲۹ و ۲۱۔ اور دانیل ۳ و ۶ مین بہی اسکا ذکر موجود ہے۔ شریعت موسوی مین سزائی سنگین صرف اسقدر ہین جو مذکور ہوئے۔ مگر پیچھے کر بوجہ راہ و رسم غیر قومون کے اور سزائین بہی یہودیون مین رائج ہو گئین مثلاً

۴۔ سر کاٹنا جسکا ذکر پیدائش ۴۰ و ۱۹۔ اور متی ۱۴ و ۸ - ۱۲۔ اور مرقس ۶ و ۲۷ مین ہے

۵۔ دیچہ سے سیدہا پہینکنا۔ یہ سزا خاص صورتون مین اور بہت کم دیجاتی تہی۔ ۲ سلاطین ۹ و ۳۳-۳۳۔ اور ۲ تواریخ ۲۵ و ۱۲ مین اسکی مثالین موجود ہین

۶۔ غرق کرنا جسکا ذکر متی ۱۸ و ۶ مین ہے بلکہ اسکا کوئی ثبوت نہین کہ یہودیون مین یہ سزا مروج تہی۔

۷۔ اوکہلی مین کچلنا جسکا ذکر امثال ۲۷ و ۲۲ مین یہ سزا ترکون مین ابتک مروج ہے*

۸۔ چیر ڈالنا۔ یہ سزا ملک یہودیہ کے گرد و نواح مین مروج تہی (دیکہو دانیل ۲ و ۵ اور ۳ و ۲۹) ملک بربری اور فارس مین یہ سزا ابتک مروج ہے۔

۹۔ مار مار کر ہلاک کرنا۔ یونانیون مین تہی انتیوکس نے یہودیون کو یہ سزا دی تہی (دیکہو مکابیون ۲ و ۶ و ۱۹ و ۲۸ و ۳۰) مقدس پولوس نے عبرانیون ۱۱ و ۳۵ مین اسکا ذکر کیا ہے +

۱۰۔ وحشی جانورون سے پہڑوا ڈالنا۔ یہ سزا پہلے مدیانیون اور فارسیون مین تہی (دانیل ۶ و ۷ و ۱۶-۲۴) اون سے پہر رومیون مین مروج ہوئی جو یا تو اپنے غلامون اور بدمعاش آدمیون کو درندونکے سامنے اس غرض سے ڈالتے تہے کہ وہ انہین کہا جاوین۔ یا بطور تماشے کے ہتہیار بند سپاہیون کو اون سے لڑاتے تہے

اگر سپاہی غالب آتے تھے تو اونکی جان بخشی کیجاتی اور اونہین آزادی دیجاتی تہی
ورنہ درندے پہاڑ ڈالتے تھے۔ صورت آخرالذکر کا مقدس پولوس نے ۲تمطاؤس
۴ و ۱۷ اور پہلے قرنتیون ۱۵ اور ۳۲ مین حوالہ دیا ہے؛

۱۱۔ صلیب دینا۔ قدیم زمانہ مین یہ سزا صرف مشہور اور بدمعاش مجرمونکو دیجاتی تہی اور اسمین
ہر طرح کی تکلیف اور ذلّت داخل ہے اسوجہ سے مقدّس پولوس نے ہمارے شافع کی کمال
محبّت کو باین عبارت ظاہر کیا ہے کہ "جبکہ ہم گنہگار ٹھہرے تہے مسیح ہماری واسطے موا جسنے
اوس خوشی کے لیئے جو اوسکے سامنے تہی شرمندگی کو ناچیز جان کے صلیب کو سہا"
(رومیون ۵ و ۸ عبرانیون ۱۲ و ۲)۔ صلیب دو کڑیون کی یا تو اس شکل پر ہوتی تہی ┼
یعنی ایک کڑی کے اوپر کے سرے پر دوسری اسطرح لگائی جاتی تہی کہ زاویہ قائمہ بنجاتی
تہی یا اس شکل کی ہوتی تہی X یعنی عین وسط پر دونون کڑیان اسطرح ملتی تہین
کہ دو زاویئے منفرجے اور دو حادّے بنجاتے تھے۔ ہمارے خداوند یسوع مسیح قسم اول
کی صلیب پر مصلوب ہوا صلیب کی سختی اوسوقت ظاہر ہوگی جب خیال کیا جاوے
کہ جسکو صلیب دینا منظور ہوتا تہا اول اوسکو صلیب پر لٹکا کے دونون ہاتھ اور پانون
کیل دیتے تھے یہانتک کہ اوس عذاب اور بھوک کی سختی سے سوکھ سوکھ کر مر جاتا
تہا۔ کئی حوالے اس قسم کے موجود ہین جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کئی کئی دن تک آدمی اوس
عذاب دردناک مین مبتلا رہتا تہا اور پہر اوس شخص کی لاش کو قبر مین دفن کرنے کی
اجازت نہین ہوتی تہی اکثر تو ایسا ہی ہوتا تہا کہ درندے جانور چیل کوّے صلیب پر ٹنگے
ٹنگے لاش کو کہا جاتے تھے۔ اسطرح سے مجرم کے ہلاک کرنیکا رواج کئی اگلے

قوموں مین خصوصاً رومیون مین تہا جو بد معاش نالایق بیکار غلامون کو یہ سزا دیا کرتے تہے
اسی خیال سے رسول یسوع کی مہربانی اور ایسی ذلت کی موت اختیار کرنے کا ذکر کرکے
یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا اوسنے ہماری خاطر خادم بنکر صلیب کی موت کو اپنے اوپر گوارا کیا۔
(فلپیون ۲: ۷، ۸) تمام حالات متعلق مصلوبیت یسوع مسیح مندرجۂ اناجیل اربعہ یونانیون
اور رومیون کے بیانات متعلق جرائم ہذا کے مطابق ہین +

باب چہارم

اس بیان مین کہ یہودی اور رومی وقت کا حساب کس طرح کیا کرتے تھے موافق بیان کتب مقدسہ کے

زمانہ کی تقسیم مذکورہ کتب مقدسہ کے جاننے سے بہت سے آیات متعلق موسم اور اوقات
اور نصائح کا مطلب بخوبی کھل جایگا۔

۱۔ عبرانی دنون کا حساب شام سے شام تک لگایا کرتے تھے۔ مطابق حکم
موسیٰ کے (احبار ۲۳: ۳۲) رومی دو طرح پر دنون کا حساب کرتے تھے اور دونون
کے نام جُدا جُدا تھے ایک کو ملکی حساب اور دوسری کو قدرتی کہتے تھے۔ اول الذکر
اسیطرح پر تھا جیسا آجکل ہمارے یہان ہے اور دوسرا چھہ بجے صبح سے چھہ بجے
شام تک کہلاتا تہا یہودیون کا عدالتی دن سال کے موسمون کے مطابق بدلتا
رہتا تہا اول تو اسوقت کو چار حصون یعنی پہرون پر موافق درازی سال کے موسمون

کی تقسیم کیا کرتے یعنی اگر دن بڑا ہوتا تو چار پہر بھی بڑے ہوتے اور اگر دن چھوٹا ہوتا تو پہر بھی چھوٹے ہوتے تھے - انحمیاہ ۹ و ۳) بعدہ عدالتی دن کو بارہ گھنٹون پر تقسیم کرنے لگے اور شناخت گھنٹون کی یا تو سورج سے یا گھڑیال سے ہوا کرتی تھی -

۲ - یہ گھنٹے باہم گو برابر ہوتے تھے لیکن سال کے موسمون کے اعتبار سے مختلف ہوتے تھے یعنی موسم گرما کے دنون کے بارہ گھنٹے بڑے ہوتے تھے اور جاڑے کے موسم کے دنون کے گھنٹے چھوٹے ہوتے تھے - یہودی عدالتی یوم کے گھنٹون کا حساب صبح کے چھ بجے سے شام کے چھ بجے تک لگاتے تھے یعنی اون کا پہلا گھنٹہ اوسوقت بجتا تھا جب ہمارے سات بجتے ہین - اور دوسرا گھنٹہ آٹھ بجے اور تیسرا نو بجے علے ہذالقیاس *

رات کے اول تین حصے یا پہرہ مقرر کیئے تھے - زبور ۶۳ و ۶ و ۹۰ و ۴ نوحہ ۲ و ۱۹ یہودا ۷ و ۱۹ خروج ۱۴ و ۲۴) غالباً یہ حصے شب کے غیر مساوی ہوتی تھی - یسوع مسیح کے وقتون مین رات کے چار پہر مقرر تھے - چوتھا پہر رومیون نے یہودیون مین نکالا - کتب مقدسہ مین ایک گھنٹہ سے مراد اکثر جگہہ بڑی مدت ہے اور کبھی اوسقدر عرصہ سے مرادھی جسقدر عرصہ تک ایک پہرہ متعین رہتا تھا - (متی ۲۵ و ۱۳ و ۲۶ و ۴۰) مرقس ۱۴ و ۳۷ ولوقا ۲۲ و ۵۹ ومکاشفات ۳ و ۳) یہودیون کے حساب سے دو شام ہوتی تھین ایک تو قدرتی یوم کی نوین گھنٹہ مین یعنی تین بجے بعد دوپہر کے اور دوسری شام قدرتی دن کی گیارہوین گھنٹہ مین ہوتی تھی - عید کا برہ دو شامون کے درمیان ذبح کیا جاتا تھا - (خروج ۱۲ و ۶ و احبار ۲۳ و ۴)

۳- سات دن رات کا ایک ہفتہ ہوتا تہا جسمین چھہ روز دنیا کے کاروبار اور محنت ومشقت کیواسطے تھے اور ساتوان دن یعنی سبت کا خدا نے اونکی آرام کیواسطے مقرر کیا تہا- سواے دنون کے ہفتون کے یہودیون کے نزدیک برسون کے ہفتے ہوا کرتے تھے اور ساتوین برس کو سبت کا سال کہتے تھے اور برسون کے ہفتون کے سات گنتی یعنی ۴۹ برس کے بہی ہفتے ہوتے تھے اور اوسکے دوسرے سال کو یوبل کہتے تھے اور پچاسوین برس یعنی یوبل مین بڑی دہوم دہام کی دعوت کرتے تھے*

۴- عبرانیون کے مہینون کا حساب اور قدیم قومون کی طرح قمری تہا یعنی مہینون کا حساب چاند کی گردش سے لگاتے تھے اسطرحپر کبہی ۲۹ روز کا اور کبہی ۳۰ روز کا ہوتا تہا- جبتک یہودی ملک کنعان مین رہے تب تک حساب قمری اون کے درمیان جاری رہا یعنی جب چاند دیکھتے تب ہی نیا مہینہ شروع ہوتا تہا لیکن جب سے تمام قومون مین متفرق ہوگئے اوسوقت سے اون کے حساب علم ہئیت کی روسے شمشی مقرر ہوا تاکہ برسون اور دنون کا حال صحیح معلوم ہوتا رہے-

ابتدائے یہودیون مین مہینون کے خاص نام نہ تھے صرف یون ہی گنا کرتے تھے کہ پہلا مہینہ دوسرا تیسرا علی ہذا القیاس- خروج ۱۳ و ۴ مین اول ماہ کا نام ابیب لکہا ہے- اور ۱- اسلاطین ۶ و ۱ مین دوسرے ماہ کا نام زیف لکہا ہے- اور ۱- سلاطین ۸ و ۲ مین ساتوین مہینہ کو اتہانم لکہا ہے اور ۱- اسلاطین ۶ و ۳۸ مین آٹھوین مہینہ کا نام ابل ہے لیکن اس باب مین کہ اونکی اصلیت کہان سے ہے نکتہ چین متفق الرای نہین ہین جب بابل کی اسیری سے یہودلوٹے تو انہون نے مہینون کے یہ نام

جو فاسیون اور خالدیون سے پائے تھے اپنے یہان مقرر کئے ایسے بعض نامون کا ذکر کتب مقدسہ مین بھی آیا ہی ؛

۵ - یہودیون کے سنہ بھی چار قسم کے ہوتے تھے ایک سنہ اشجاری یہ اسواسطے کہتے تھے کہ اسکے حساب سے یہودی درختون کے پھلون کا دسوان حصّہ دیا کرتے تھے دوسرے چوپاؤن کا سال جسمین دسوان حصّہ اوس سال کی پیدائش کی جانورون کا دیا کرتے تھے - تیسری قسم کا سال معاملات مذہبی کے لیئے تہا -

چوتھی ملکی سال جو تمام ملک فلسطین کے باشندون مین عموماً مروج تہا دو آخر کی سال چونکہ یہودیون مین زیادہ رائج تھے اسواسطے اوسکا ذیل مین کچہ ذکر کیا جاتا ہی -

(۱) دینی سال ماہ مارچ نسال کی اول تاریخ سے شروع ہوتا تہا یعنی یہ وہی وقت ہے جسمین بنی اسرائیل نے مصر سے خروج کیا تہا اِسی مہینے سے یہود اپنی عیدون اور ابنار اپنے رد گنُواور الہام کی تاریخ کا حساب لگایا کرتے تھے (ذکریاہ ۱۷) ذیل کے نقشون سے یہودیون کی سال دینی مہینون کے نام اور ہماری مہینے جو اونکے مقابل ہوتے ہین معلوم ہوتے ہین -

(۱) نسان یا ابیب نحمیاہ ۲ و ۱ اور استر ۳ و ۷	جزءً ماہ مارچ اور جزءً اپریل کے مقابل واقع ہوتا تہا -

۲ - طیار یا زِاف (اسلاطین ۶ و ۱) اپریل اور مئی -

۳ سیوان (استر ۸ و ۹) مقابل مئی و جون -

۴ - تموز (حزقیل ۸ و ۱۴) جون جولائی -

۵ - اب - - - - - - جولائی اور اگست -

۶ - ایلول (نحمیاہ ۶ و ۱۵) اگست اور ستمبر -

۷ - تسرے یا اتہانم (اسلاطین ۸ و ۲) ستمبر اور اکتوبر -

۸ - مارخشون (اسلاطین ۶ و ۳۸) اکتوبر اور نومبر

۹ کسیلیو یا چسلو (ذکریا، و انحمیاہ ۱و۱) } نومبر اور دسمبر -

۱۰ - تبت (استر ۱و۱۶) دسمبر اور جنوری -

۱۱ سبت (ذکریا ۱و۷) جنوری اور فروری

۱۲ - آدر عزراہ ۶ و ۱۵ استر ۳ و ۷ } فروری اور مارچ

۲ ملکی سال - ہمارے ستمبر مہینہ کی پندرہوین سے شروع ہوتا تھا کیونکہ یہ پرانی روایت تھی کہ دنیا اوسی تاریخ پیدا ہوئی تھی -

اس سنہ سی یہودی اپنے سب یوبلون کا اور اتوار ناموں کا اور لڑکی لڑکون کے پیدا ہونے اور بادشاہون کی سلطنتون کا حساب لگایا کرتے تھے ذیل کے نقشہ سے یہودیون کے ملکی مہینون کے نام اور ہمارے مہینے جو اونکے مقابل واقع ہوتے ہین معلوم ہوتے ہین -

۱ تسری مقابل جزو ستمبر کے اور جزو اکتوبر کے -

۲ ۔مارخشوان	اکتوبر اور نومبر
۳ چسلو یا کسلیو	نومبر اور دسمبر
۴ تہبت	دسمبر اور جنوری
۵ سبت	جنوری اور فروری
۶ آدر	فروری اور مارچ
۷ نسان یا ابیب	مارچ اور اپریل
۸ طیار یا زیف	اپریل اور مئی
۹ سیوان	مئی اور جون
۱۰ تموز	جون اور جولائی
۱۱ ابیب	جولائی اور اگست
۱۲ ۔الول	اگست اور ستمبر

اِن ملکی مہینون مین بعضے اب تک فارس مین مروج ہین ۔ چونکہ یہودیون کے مہینے کا حساب چاند کے دکہلائی دینے پر موقوف تہا اسواسطے اون کے سالون کو سال قمری کہتے ہین اور قمری ۳۵۴ دن آٹھ گھنٹون کا ہوتا ہی اسواسطے شمسی سال سے اوسکی مطابقت دینا ضرور رہی تاکہ ٹھیک حساب یہودیون کے عید دن کا معلوم ہوجاوے ۔ سو اس غرض سے ایک ماہ کامل جتنے مرتبہ ضروری ہوتا تہا بڑہا دیتے تھے مگر وہ مہینہ اکثر تیسری برس یا دوسری برس آکے بڑہتا تھا جیسے ہمارے ملک مین لون کا مہینہ ہوتا ہے اور چونکہ یہ لون کا مہینہ سال مذہبی کے آخر بعد ماہ آدر

سے کے پڑتا تہا اسواسطے اوسکو دوسرے آدر یعنی دوسرا آدر کہتے ہین -

سے چہٹے - اور قومون کی طرح یہودی جزو زمانہ کو اوسکی کل سے تعبیر کیا کرتے تہے خروج

۱۶ اب ۳۵ آیت +

اس بات پر لحاظ کرنے سے بہت سی ظاہری اختلافات کتب مقدسہ کے حل ہو جاوین گے

علی الخصوص ہمارے خداوند کے جی اوٹھنے کے باب مین جسکا متی ۲۷ و ۶۳ مین اور

مرقس ۸ و ۳۱ مین اسطرح پر ہے کہ تین دن کے بعد اور متی ۱۷ و ۲۱ اور لوقا ۹ و ۲۲ مین

اسطرح ہے کہ تیسرے روز جی اوٹھا کچہ اختلاف نہین آتا ہے - سوا سے سنون مذکورہ کے

اول عبرانی اور بعدہ یہودی اور مشہور سنون سے بہی اپنے حساب لگانے لگے -

مثلاً اول آبائی اور مشہور لوگون کے زمانہ سے (پیدائش ۷ و ۱۱ و ۸ و ۱۳)

دوم مصر کی روانگی سے اور ادن کے قانون کے مقرر کرنے سے خروج ۱۹ و ۱ و

۴۰ و ۱۷ گنتی ۱ و ۱ و ۹ و ۱ و ۳۳ و ۳۸ و اسلاطین ۶ و ۱)

سوم بعد اوسکے ہیکل کی تعمیر سے اسلاطین ۹ و ۱۰ و ۲ تواریخ ۸ و ۱) اور یہودا اور

اسرائیل کی بادشاہون کے سنہ جلوس سے -

چہارم ابتداء اسیری بابل سے (ذکریا ۱ و ۳۳ و ۲۱ و ۴ و ۱) بعد رفتہ رفتہ

اونہون نے ایک ہزار برس تک اختیار کیا -

پانچوین سلوسٹڈی کے سنہ کو (اس سنہ کو مکابیون کی کتابون مین یونانیون کا

سنہ کر کے لکہا ہے) اخیر زمانہ مین (مکابیون ۱۳ و ۴۲ و ۴ و ۲۷) اونہون نے

مکابی شہرادون کے سنون کے حساب سے اپنے حسابون کا شمار کیا - اور جب سے

تالمود جمع کی ہے تب سے دنیا کی پیدایش سے حساب لگاتے ہین *

پانچوان باب

اوس مالگذاری اور اون محصولات کے بیان مین جنکا ذکر کتب مقدسہ مین آیا ہے

۱ - مالگذاری اور محصولات

اول رد انگی مصر کے بعد اسرائیلیون مین یہ دستور تہا کہ جب کوئی نیا معاملہ پیش آتا تہا تو اپنی اپنی حیثیت کے موافق کچہ نقدی دیا کرتے تھے - مگر بعد تعمیر ہیکل کے یہ قاعدہ مقرر ہوا کہ جب مردم شماری ہوتی تو ہر واحد از قسم ذکور کو جو بیس برس کی عمر کا یا اوس سے زیادہ عمر کا ہوتا نیم مثقال دینا پڑتے تھے (خروج ۳۰ و ۱۳ و ۱۴) اسیری بابل سے مراجعت کے بعد سالانہ خراج ایک ثلث مثقال کا واسطے مصارف بندگی اور عبادت کے ہیکل کے لیئے مقرر ہوا (نحمیاہ ۱۰ و ۳۲ ۳۳) اور ہمارے منجی کے وقت مین ہر یہودی کو خواہ فلسطین مین یا کہین اور رہتا ہر سال دو درہم دینا پڑتے تھے - سوای اسکے ہر شخص عورت و مرد اپنی خوشی سے موافق حیثیت کے بطور نذرانہ کے بہی دیا کرتا تھا - (مرقس ۱۲ و ۴۱ - ۴۴) اور جو رومی سلطنت سے نیم مثقال مقرری سالانہ محصول کے ادا کرنے کیواسطے یروسلم مین آتے تھے تو اونکو اوس سکہ سے جو اور ملکون سے لاتے تھے سکہ مروجہ یروسلم کے بدلوانے کے ضرورت پڑتی تھی سو اس غرض کی سہولیت

کیواسطے ہیکل کے دالانون مین صراف چوکیون پر بیٹھے ہوتے تھے اور تھوڑا سا بٹہ لیکر یروشلم
کا مروج سکہ بدلتے تھے یہ وہ چوکیان تھین جنپر یہودی بٹہ کے ناجائز بیوپار کیا کرتے تھے
یسوع مسیح نے اونکے تختے اولٹ دیئے تھے (متی ۲۱ و ۱۲)

جب یہودیون کی نہایت مرفہ حالی کا زمانہ تھا تو موابی اور ادر اقوام گرد و نواح کے
یہودی حاکمون کے خراج گذار تھین مگر بعد کو یہودی اور قومون کے خراجگذار ہوگئے۔
مکابی شہزادون کے زمانہ مین کچہ مدت تک یہودیون کو خراج معاف رہا مگر بعد کو جب
رومیون نے اونکا ملک فتح کیا تو طرح طرح کے محصول اور بار اونپر پڑ گئے۔
جنکے وہ متحمل نہ تھے اور بڑی دقت سے رہتے تھے اور یہ وجہ تھی کہ یہودیون کو محصول
لینے والون سے عداوت خالص ہوگئی تھی۔ رومی سلطنت کے صوبجات مین رومی
سپاہی محصول تحصیلتے تھے اور اونکے ماتحتی مین اور لوگ بھی اس کام کیواسطے ہوتے تھے
بعض خاص تحصیلدار کہلاتے تھے (جیساکہ ذکی) اسوجہ سے کہ بڑے بڑے اضلاع کا محصول
لینا اونکے متعلق تھا بعضے چھوٹے چھوٹے مقامات کی تحصیل کے واسطے متعین تھے متی
اس ادنے قسم کے محصول لینے والون مین تھا۔

دوسرے ٹھیکہ جات اور خرید فروخت عبرانیون اور نیز مدت پہلے کنعانیون مین
یہ دستور تھا کہ جو کوئی چیز بڑی قیمت کی فروخت ہوتی تھی اور اوسکی قیمت جو ادا کیجاتی
تھی وہ شہر پناہ کے دروازے پر کہ وہ جای عدالت اور گذرگاہ عام لوگون کا تھا بیچی
جاتی تھی اور اوسکی قیمت ادا کیجاتی تھی۔

(پیدائیش ۲۳ و ۱۶ و ۲۰ روتھ ۴ و ۱۵ و ۲) رفتہ رفتہ ہاتھ ہلانا بطور علامت الطیب

خاطر خرید فروخت کے قرار پایا۔ یہ دستور ایوب زمانہ مین بہی غیر معلوم نہ تہا (۱۷ و ۳) اور سلیمان نے اسکا اکثر ذکر کیا ہے (دیکہو امثال ۶ و ۱ و ۱۱ و ۱۵ و ۱۷ و ۱۸ و ۲۰ و ۱۶ و ۲۲ و ۲۶ و ۲۷ و ۱۳) ابتدا ہی دستاویز تحریری اور دستخطی اور مہری جو اس غرض کیواسطے ہوتی تہی کہ خرید فروخت برضامندی فریقین ہوئے یرمیاہ ۳۲ و ۱۰ و ۱۲ مین اسکا ذکر ہے۔ اور اون وسائل تحریری کی نسبت یرمیاہ نے باری کو حکم کیا تہا کہ اونکو مٹی کی کسی برتن مین رکھہ کے زمین کے اندر گاڑ دی تاکہ آیندہ کو شہادت اس امر کی ہووے کہ فروخت ہوئی (۱۴ و ۱۵) اسکا کوئی ذکر کہین صاف صاف نہین آیا ہے کہ پرانے حساب کتاب کے کاٹنے کا کیا دستور تہا۔ بعضے مفسرین کا یہ گمان ہے کہ کلسیون ۲ و ۱۴ مین مقدس پولوس نے کاٹنے کا اشارہ جو کیا ہی اوس سے مراد یہ ہے کہ یا تو سیاہی ڈالکے یا لکیر کھینچ کے یا ایک کیل اون کے بیچ مین چوخ دیتے تہے جس سے معلوم ہو جاتا تہا کہ یہ حساب طے ہو گیا ہی لیکن اصل حال یہ ہے کہ ہمارے پاس کوئی ثبوت کسی طرح کا نہین جس سے ایسا نتیجہ نکالا جاوے۔

چھٹا باب

یہودیون کے معاملات فوجی اور دیگر افواج مذکورہ کتب مقدسہ کا احوال

۱- یہودیون کے قوانین جنگی کی نسبت کتب مقدسہ مین جا بجا ذکر آئے ہین اونکی

کیفیت تفصیلی جس کسی کو معلوم کرنا منظور ہو تو اِس مصنف کی دوسری کتاب مین کہ اِس سے بڑی اور صرف اِس بیان مین ہے دیکھ لے اِس مقام پر صرف چند خاص حالات انتخاب کر کے ذیل مین درج کیئے جاتے ہین ابتدائی لڑائیان جنکا ذکر کتب مقدسہ مین ہے بعینہ ایسی ہی قزاقانہ تہین جیسے آجکل بدوی عرب کیا کرتے ہین -

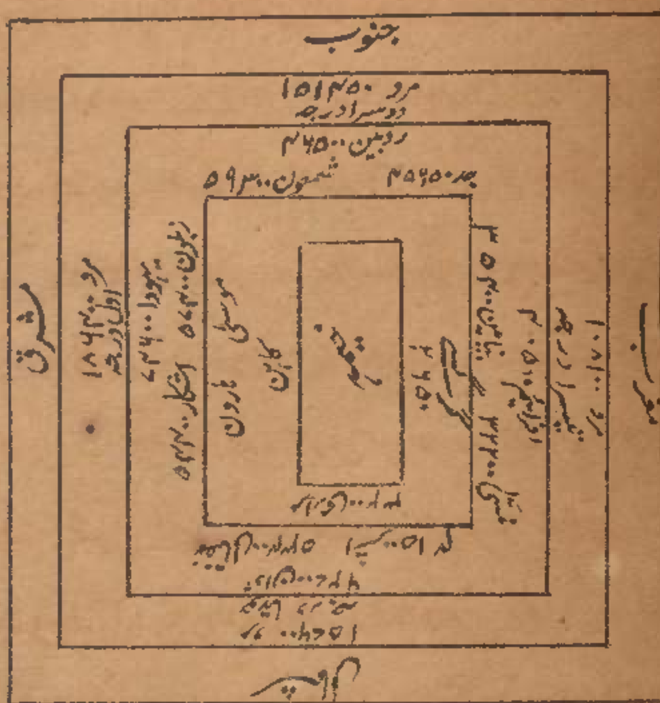
اسرائیلیون کی لڑائیان دو قسم کی تہین اول تو وہ جو بحکم الٰہی ہوتی تہین دوسرے وہ جو کسی قومی نقصان و انتظام اور بادشاہ کی عزت قائم کرنے کیواسطے کیجاتی تہین -
مصر سے رہائی پانے کے بعد یہودیون مین یہ دستور ہو گیا کہ بیس برس سے تا پنجاہ سال (بشرطیکہ اوس عمر مین کوئی درخواست علیحدگی کی کرتا تو علیحدہ کر دیا جاتا ورنہ جبتک لائق کار ہوتا فوجی خدمت مین رہتا) ضرورةً فوجی خدمت اختیار کرنا پڑتی تہی حتی کہ کاہن اور لیوی اِس سے مستثنے نہ تھے - (گنتی اول ۳ و ۲۲ و ۲ سموئیل ۲ ۲ و ۲۰) اسلاطین ۲ و ۵ و ۳) جیسے بعضے ملکون کی فوجون کا دستور ہے ایسے ہی اونمین تہا کہ ذری اطلاع پاتے ہی ساری فوج جمع ہو جاتی تہی اور جب کوئی ضرورت اشد یا موقع ایسا آکر پڑتا کہ اونکی قومی عزت مین یعنی اوس ساری قوم کے تباہ ہونے کا اندیشہ ہوتا تو ساری فوج طلب کیجاتی تہی ورنہ منتخب کر کے بلائی جاتی تہی اسطریق سے (جسکا کتب مقدسہ مین جابجا ذکر ہے) بیشمار فوج تہوڑے عرصہ مین ہو گئی - بعض اِس قسم کے خدمات سے مستثنے بہی تہے اونکے احوال استثناء ۲۰ و ۵ و ۹ و ۲۴ و ۵) مین آئے ہین اور جو لوگ بطور افسر کے عبرانی فوجون پر متعین تہے وہ ایسے ہی تہے جیسے آجکل افسر فوجون پر ہوتے ہین فوجی افسرون مین بڑا عہدہ کپتان افواج (۲ سلاطین ۴ و ۱۳) ہوتا تہا جسکو بڑے اختیارات تہے کہ بعض اوقات

بادشاہ کے برابر ہوتے تھے جیسا مرتبہ اور عزت اور عہدہ کمانڈر انچیف کا ہمارے یہان ہے ایسے ہی اِن افسرون کا سمجھنا چاہیئے جب یہودیون مین سلطنت قائم ہوئی تب ہی سے بادشاہون کی طرف سے اس قسم کے افسر یک ہزاری اور پنج ہزاری علیٰ ہذا لقیاس مقرر ہوئے (۲ سموئیل ۱۸ و ۱ و ۲ تواریخ ۵ و ۲۵) اس قسم کے عہدہ دار پہلے پہل پیادہ یا اپنے ادنیٰ سپاہیون کی طرح لڑنے کو جاتے تھے مگر داؤد کے وقتون مین لوگون نے یہ گوارا نہ کیا کہ وہ اوس حیثیت سے جنگ کرنے جاوے (۲ سلاطین ۱۸ و ۱۷)

سلیمان کے وقتون سے قبل اسرائیلیون مین گھوڑون کا رواج نہ تھا لیکن اور اقوام مین رتھ کا استعمال ہوتا تھا لڑائی کے رتھ کا اونکے یہان دستور تھا اگرچہ ذکر تو کئی جگہ کتب مقدسہ مین آیا ہے سلیمان کے یہان بیشک بہت سے رتھ تھے لیکن کسی جگہہ نہین لکھا ہے کہ اوسنے کوئی ایسی جنگ کی جسمین رتھ لیگیا۔ کتب مقدسہ سے اِس باب مین بھی نہین معلوم ہوتا کہ یہودیون کے کنعان مین آباد ہونے کے بعد کیمپ ڈالنے کا کیا قاعدہ تھا البتہ گنتی ۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ جب یہودی بیابان مین اقامت گزین ہوئے تھے تو اونھون نے بشکل مربع کیمپ جمایا تھا چارون طرف تین گروہ ایک ہی جھنڈے کے تابع متعین کیئے تھے تاکہ اچھی طرح سے اوس ہیکل کا کہ وسط مین تھی محافظہ ہو جاوے۔ اِن چار بڑے کیمپون اور ہیکل کے بیچ مین اور چھوٹے چھوٹے کیمپ کاہنون اور لیویون کے تھے جو خاص اوس ہیکل کی خدمت کیواسطے تھے موسیٰ اور ہارون اور اوسکے بیٹون کا کیمپ ہیکل سے جانب شرق کو جہان کہ اوس ہیکل کا مدخل تھا واقع تھا:

اِس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلین اوس کیمپ کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین نقل کیا جاتا ھی تا کہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کیمپ کی بخوبی معلوم ہو جائے جب اسرائیلیون کا کیمپ بیابان مین پڑا تھا تو موسی نے حفاظت کیواسطے کئی کیمپ بنائے تھے جنکا ذکر استثنا ۲۳ و ۱۰ و ۱۵ مین موجود ھی پہلے عبرانیون کو فوجی خدمت کی عوض کچھ تنخواہ نہین ملتی تھی۔ سب سے پہلے کریتی اور فلیتی تنخواہ کے سپاہی مقرر ہوئے تھے جب سلطنت قایم ہو گئی تو افسرون اور سپاہیون دونون کو بادشاہ کی طرف سے تنخواہ ملا کرتی تھی اور انعامات بھی کارنمایان کے واسطے دئیے جاتے تھے (دیکھو ۲ سموئیل ۱۸ و ۱۱ و یوسع ۱۵ و ۱۶ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۲۵ و ۲ تواریخ ۱۱ و ۶) مکابیون کے زمانہ مین خیرخواہ وطن یعنی شمعون نے ہتھیار اور تنخواہ سب اپنے پاس سے سپاہیونکو دی (۱ مکابیون ۱۴ و ۳۲) جبسے یہ قاعدہ ٹھہر گیا کہ تمام سپاہیونکو تنخواہ ملا کرے (لوقا ۳ و ۱۴ و ۱ قرنتیون ۹ و ۷) کتب مقدسہ کی اکثر آیات سے خصوصاً یسعیاہ ۲ و ۴ اور یرمیاہ ۴ و ۳ سے معلوم ہوتا ہی کہ چند فوجی مدرسہ بھی تھے جنمین عبرانی تعلیم پاتے تھے یعنی ہشیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکھلاتے تھے جو اگلے وقتون سے غیر قومون مین مروج تھے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے کے واسطے سبک رفتاری بہت عمدہ سمجھی جاتی تھی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی عادت نہ تھی اونکا لباس یہ تھا کہ بڑی بڑی ڈھیلے ڈھیلے کرتے پہنا کرتے تھے جو حرکت کرنے مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندھ لیا کرتے تھے اور جب لڑائی سے لوٹتے تھے تو کھول لیتے تھے اور ہتھیار مقابلہ اور محافظت کے ویسے ہی ہوتے تھے جیسے اور قومون مین مروج تھے یعنی لوہے اور پیتل کے مگر پیتل

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلی پہل ہر سپاہی کو اپنے لئے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد
قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کئے جہان



لیکن کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اون لاشون کی جہانتک ہوسکتا تھا بیغیرتی کیجاتی تھی۔
اسموئیل ۱ ۳۱ و ۹-۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے
ظلم کئے جاتے تھے (۲ سموئیل ۴-۱۲ و قاضی ۱ و ۷، و یسعیاہ ۳ و ۳، او ۲ سلاطین ۸
۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گھر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال
کرتے تھے خروج ۱۵ و ۱-۲۱ قاضی ۱۱-۳۴ ۳ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۷-۸ و ۲ و ۲۷-۲۸)
سوا ے مال غنیمت اور فتحیابی کے عورتون کے طرح طرح کے انعامات نامی فسرونکو
جو کارنمایان کرتے تھے عطا کئے جاتے تھے اسکا احوال اسموئیل ۱۷ و ۲۵ و

اس مقام پر ایک نقشہ یعنی پلین اوس کیمپ کا مصنف کی بڑی کتاب سے ذیل مین
نقل کیا جاتا ہی تاکہ دیکھنے والون کو عمدگی اور آراستگی اوس کیمپ کی بخوبی معلوم ہوجاے

جب
تھ
عوہ
مقرّ
کی ط
اونک
زمانہ
۱۲او
کی ا

تعلیم پاتے تھے یعنی ہوشیار افسر اپنے سپاہیون کو وہ قواعد جنگی سکھلاتے تھے جو اگلے
وقتون کے غیر قومون مین مرّوج تھے دشمن پر حملہ آور ہونے اور اوسکا تعاقب کرنے
کے واسطے سبک رفتاری بہت عمدہ سمجھی جاتی تھی عبرانیون مین کوئی خاص فوجی
نادت نہ تھی اونکا لباس یہ تھا کہ بڑی بڑی ڈھیلے ڈھیلے کرتے پہنا کرتے تھے جو حرکت کرنے
مین ضرور مانع ہوتے ہونگے لڑائی کیوقت اون کرتون کے دامنون کو کمر سے باندھ
لیا کرتے تھے اور جب لڑائی سے لوٹتے تھے تو کھول لیتے تھے اور ہتھیار مقابلہ اور محافظت کے
ویسے ہی ہوتے تھے جیسے اور قومون مین مروج تھے یعنی لوہے اور پیتل کے گرز تیل

کے بہت ہوتے تھے۔ پہلے پہل ہر سپاہی کو اپنے لیے آپ ہتھیار مہیا کرنا پڑتے تھے مگر بعد قیام سلطنت کے بادشاہون نے کارخانہ جنگی واسطے ساخت آلات کے مقرر کیے جہان سے سب سپاہیون کو ہتھیار دیئے جاتے تھے (۲ تاریخ ۱۱ و ۱۲ و ۲۶ و ۱۴ و ۱۵) محافظت کے ہتھیار مغفر اور سینہ بند اور ڈہال اور پیٹی اور بوٹ کہلاتے تھے وہ بوٹ گھٹنون تک اسلیئے ہوتے تھے کہ پاؤن اور ٹانگین اون نوکدار لکڑیون کے صدمہ سے جو اکثر راہ مین فوج کے کوچ مین ہارج ہونے کے واسطے لگا دی جاتی تہین محفوظ رہین اور حملہ کے ہتھیار تلوار اور برچھیان اور گڑاسنی اور کمان اور تیر ہوتے تھے اور لڑائی کے سنگہ بڑے بہاری اور اونکی آواز بڑے زور کی ہوتی تھی (گنتی ۲۳ و ۲۴ و خروج ۳۲ و ۱۷ و ۱ سموئیل ۱۷ و ۲۰ و ۲۵ وغیرہ)

جب فتح کا تصفیہ ہو جاتا تھا تو مقتولون کی لاشین دفن کیجاتی تہین ۔ (۱ سلاطین ۱۱ و ۱۵ اور ۲ سموئیل ۲ و ۳۲ و ۲ متی ۱۲ و ۳۹)

لیکن کبھی ایسا ہوتا تھا کہ اون لاشون کی جہانتک ہو سکتا تھا بیغیرتی کیجاتی تھی ۔ ۱ سموئیل ۳۱ و ۹ - ۱۲) اور مظلوم قیدیون کے ساتھ خواہ مرد ہون یا عورت طرح طرح کے ظلم کیئے جاتے تھے (۲ سموئیل ۴ - ۱۲ و قاضی ۱ و ۷ و یسعیاہ ۴۳ و ۱۰ اور ۲ سلاطین ۸ ۱۲ و زبور ۱۳۷ و ۹) جب فاتح گھر کو لوٹتے تھے تو لوگ بہت خوشی سے اونکا استقبال کرتے تھے خروج ۱۵ و ۱ - ۲۱ قاضی ۱۱ - ۳۴ و ۱ سموئیل ۱۸ و ۷ - ۸ و ۲ و ۲۷ - ۲۸) سواے مال غنیمت اور فتحیابی کے عزتون کے طرح طرح کے انعامات نامی افسرونکو جو کار نمایان کرتے تھے عطا کیئے جاتے تھے اسکا احوال ۱ سموئیل ۱۷ و ۲۵ و

۲ سموئیل ۵ ۸ اور ۸ ا و ۱۱- اور ۱۱ د ۶ مین موجود ہے۔

۲- رسولون اور انجیل نویسون کے زمانہ مین ملک یہودیہ رومیون کی حکومت مین تہا جنکے فوج کی جہاونیان اوس ملک کے مختلف مقامات مین تہین چنانچہ عہد جدید مین رومیون کی فوجی قواعد کی نسبت کچہ احوال ہے خصوصاً مقدس پولوس کے نوشتون مین توخوب مفصل حال اسکا موجود ہے (دیکہو افسیون ۱۱-۱۷) جسمین رومیون کے بڑی بڑے فوجون کی بہاری زرہون کے اجزا کی جدا جدا نام بتاکر نہایت خوبی کی ہدایت کی ہے کہ ایسے ہی سچے عیسائیون کو روحانی ہتھیارون سے کمربستہ اور آمادہ رہنا چاہئیے ہر رومی سپاہی کیواسطے فرمانبرداری اور پابندی قواعد کا لحاظ رکھنا نہایت ضرور ہوتا تہا طرح طرح کی سختی اور محنت کے کام لئیے جاتے تہے انہین حالات کا ذکر متی ۸ و ۸ و ۹ ا و۔ دوسری طمطائوس ۲ و ۳ و ۴ اور مکاشفات ۳ و ۵ مین آیا ہی اور غالباً اوس دستور کی طرف اشارہ ہے کہ جو لوگ وفات پاتے یا خراب چال چلن کے ملزم ہوتے اون کے نام فہرست سپاہیان جنگی سے خارج ہوجاتے تہے اور جو لوگ جنگ مین کار نمایان کرتے تہے اونکی عزت بڑہانے کیواسطے تاج جو اکثر سونے کے ہوتے تہے دیئے جاتے تہے انہین حالات کی طرف مکاشفات ۲ و ۱۰ ایعقوب ا و ۱۲ او ا پطرس ۵ و ۴ اور دوسرا طمطاوس ۴ و ۸ مین اشارہ ہے۔ لیکن سب سے بڑی ناموری فوجی افسر کی صرف اسمین تہی کہ فتحیابی حاصل کرے جسمین قطع نظر مشیا ہتھگڑون آلات جنگی اور عمدہ سے عمدہ مال غنیمت کے دشمن سے لے لیتے تہے اور بڑے بڑے سردار یہانتک حکّام اور بادشاہ وقت بھی فاتح کی سواری کے آگے آگے روم کی

کی سڑکون مین لوگون کے دکھانے کو پھراتے جاتے تھے اِس تشہیر کے بعد مظلوم قیدی یا تو سخت قید مین ڈالدیئے جاتے یا قتل کیئے یا غلام کے طور پر فروخت کرڈالے جاتے تھے - اِن حالات کی کیفیت بہت عمدگی سے اِفرتیون ۲ و ۱۴-۱۶ اور کلیون ۲ و ۱۴ مین مذکور ہے ؛

ساتوان باب

یہودیون اور دیگر اقوام مذکورہ کُتب مقدسہ کے قدیم متبرک مقامات اور تبرکات

قبل اور بعد طوفان کے بھی آبادی کا یہ قاعدہ رہا کہ خدائے قادر مطلق کی عبادت قربانگاہون کے سامنے اور پہاڑون پر اور گوشون اور گلی کوچون مین کیا کرتے تھے (پیدایش ۸ و ۲۰ و ۱۲ و ۸ و ۲۱ و ۳۳ و ۳۵ و ۲۲ و ۲) بیابان مین جہان کہ اونکی جای سکونت مستقل نہ تھی - وہان بھی اونکے پاس ایک خیمہ روان تھا جس کو اونہون نے خدا تعالےٰ کے حکم سے بنایا تھا -

جب وعدہ کی زمین مین بالاستقلال آباد ہوئے تو خدا نے فرمایا کہ یروسلم مین ایک ہیکل تعمیر کیجائے جسکی داؤد نے بنا ڈالی اور اوسکے بیٹے سلیمان نے اوسکی تکمیل کی - جب ہیکل اول برباد ہوئی تو اوسکی جگہہ دوسری ہیکل تعمیر ہوئی عزرا ۳ و ۵ جسکو مسیح نے خود اوسے اپنی دعا کا گھر مقرر کیا متی ۲۱ و ۱۳ - اِس ہیکل کے سوای اور بھی پرستش کی مقامات تھے جو اونچی جگہہ کہلاتے تھے جنکو یہودی خیمہ اور بیت المقدس کے ہیکل کے زمانہ مین

بہی عہد اسیری تک واسطے عبادت کے استعمال کرتے رہے اور اخیر زمانہ مین خصوصاً بعد اسیری کے مجمع اور اور مقام جنکو یروشلم سے الگ ہرادر بڑی کہتے تھے دعا و بندگی کیواسطے مستعمل ہے جنکی مختلف تعمیرات کا کچہ بیان فصول مابعد سے معلوم ہوگا +

فصل اول خیمہ کے بیان مین

عہد عتیق مین لکہا ہے کہ ہیکل سلیمانی سے پہلے یہودیون کے یہان تین خیمے تھے۔ اول وہ خیمہ جسکو موسیٰ نے اپنے واسطے تعمیر کیا تہا وہ جماعت کا خیمہ کہلاتا تہا۔ (خروج ۳۳ و ۷) یہان لوگ جمع ہوتے اور وہ اون کے مقدمات سُنتا تہا اور جو لوگ خدا کے متلاشی تہے اونکو فراہم کرتا اور شاید یہین پر امور مذہبی اول مقرر ہوئے تہے۔ اور دوسرا خیمہ جسکو موسیٰ نے خاص خدا کے نام پر اور اوسی کے حکم سے خبرًا اس غرض کے لئے کہ آپ بطور شاہ بنی اسرائیل وہان بیٹھ کے حکومت کرے (خروج ۲۵ و ۳۴ و ۳۵) اور جزئًا اِس غرض کے لئے کہ جسکو خدا سے عرض حاجات کرنا ہو وہ وہان ہی کیا کرے۔ (۲۶ و ۲۹) یہ خیمہ روانگی مصر سے سال دوم مین ماہ اول کی پہلی تاریخ نصب کیا گیا تہا۔

تیسرا خیمہ وہ تھا جسکو داؤد نے خاص اپنے شہر مین اوس عہد نامہ کا صندوق رکہنے کے واسطے بنایا جو اوسنے عبید ادوم کے گہر سے پایا تہا۔ ۲ سموئیل ۶ و ۷ و اتواریخ ۱۶ و ۱۔ دوسرے خیمہ کا حال یہ ہے کہ وہ در اصل بمنزلہٗ خیمہ روان کے تہا اور اِس حکمت سے بنایا گیا کہ اوسکے سب پرزے پرزے کرکے جمع کر رکھتے تھے اور اسطرح ایک جگہہ سے دوسری جگہہ مین لیجاتے

اون آسانی ہوتی تھی - اِس خیمہ کا سامان لوگون نے اپنی اپنی حیثیت کے موافق دیا۔
خروج باب ۲۵ اور ۳۶ مین اسکی خوب تفصیل ہے - اِس خیمہ کی صورت یہ تھی کہ اول ایک
گھر ہمارے آجکل کے خیمون کی طرح بنا تھا مگر بڑا بہت تھا اور دوسرے اوسکے چارونطرف
بہت بڑا صحن تھا خروج ۲۵ - ۳۶ باب اور ۴۰ باب مین اوسکے سب کمرون وغیرہ کا
مفصل ذکر ہے +

۱- خاص خیمہ بشکل مستطیل تیس ہاتھ طول اور دس ہاتھ عرض اور ارتفاع
مین تھا - کل اڑتالیس تختے یعنی اجزا سے وہ بنا تھا ہر تختہ ڈیڑھ ہاتھ عرض مین اور
دس ہاتھ اونچائی مین تھا اور اوسکی چھت ہموار تختون کی تھی - اوسکے اندر بہت
بیش قیمت کارچوبی نفیس ململ کا پردہ تھا جسکے سبب سے دو علحدہ کمرے ہوگئے
تھے ایک کو پاک جگہہ اور دوسرے کو قدس الاقداس کہتے تھے - پاک جگہہ مین
ایک قربانگاہ سونہری تھی جسمین خوشبو جلاتے تھے اور نظری روٹیون کی میز پر بارہ
روٹیان رکھی رہتی تھین اور ایک سونے کے چراغدان بہت بڑی جسمین سات
بتیان تھین رکھی رہتی تھی سوائے کاہنون کے اور کسی کو اوسکے اندر جانے کی
اجازت نہ تھی - دوسرے مقام یعنی قدس الاقداس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ اوس خیمہ
مین نہایت پاک جگہہ وہی سمجھی جاتی تھی اور سوای سردار کاہن کے اور کوئی اندر
جانے کا مجاز نہ تھا اوسی مین وہ صندوق رکھا رہتا تھا جسکو خروج ۲۵ و ۲۲ مین
عہدنامہ کا صندوق کرکے لکھا ہے اور یوسع ۱۲ و ۷ مین عہد کا صندوق لکھا ہے
عہدنامہ کا صندوق ایک چھوٹا سا صندوق شمشاد کی لکڑی کا بنا ہوا سونا اوسکی اوپر

جڑا ہوا تھا اوسمین شریعت کی دو تختیان کہ یہودیون کے قول سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ ٹوٹی بہی تہین اور ساری بہی تہین اور ایک من کا برتن اور عصائے ہارون جسمین کلیان نکلتی تہین رکہا تہا۔ (عبرانیون ۹ و ۴) اوس صندوق کا ڈہکن سونے کا تہا اوسکو کفارہ کا سرپوش کہتے تہے اوسکے دونون سرون پر دو کروبی یعنی اونکی تصویرین تہین یہ امر اسوقت مین دریافت کرنا غیر ممکن ہے کہ وہ کس شکل کی تہی دونون کروبی ایک دوسرے کے مقابل اپنے بازو پہیلائے ہوئے کفارہ کے سرپوش کے سارے محیط پر بیٹھے تہے کفارہ کے سرپوش کے وسط پر جاکر دونون ایک دوسرے سے ملتے تہے۔ یہان ہی پر سکینہ یعنی خدا کی حضوری رہا کرتی تہی اور وہ بادل کی شکل مین ہوکر لوگونکو دکہائی دی (احبار ۱۶ و ۲) یہان ہی پر خداوند اپنے لوگون کو مہیب آواز سے طرح طرح کے ہدایات کیا کرتا تہا خروج ۲۵ و ۲۲ گنتی ۹ و ۷ اس معنی کر کتب مقدسہ مین اکثر جگہہ آیا ہے کہ خداوند کروبون کے درمیان رہا کرتا ہی ۲ سلاطین ۱۹ و ۱۵ ازبور ۸۰ و ۱)

۲- اوس خیمہ کے آس پاس مستطیل صحن تہا اور اسرائیلیون کے کمپو اور اوس صحن کے بیچ مین حد فاصل ایک پردہ رہتا تہا۔

کاہن اور خدمت گذار اوسکے اندر جا سکتے تہے جو لوگ قربانیان چڑہانے آتے تہے وہ دروازہ پر کہڑے رہتے تہے اوسکے سامنے پیتل کی بڑی قربانگاہ سوختنی قربانی کے واسطے بنی تہی۔ اور اوس صحن کے وسط مین بہت بڑا پیتل کا برتن جسے پیتل کا لگن کہتے ہین رکہا رہتا تہا جسمین کاہن مذہبی کام کرنے سے قبل ہاتھ پاؤن دہوتے تہے چونکہ وہ خیمہ اس طرز کا بنا تہا کہ اوسکے پرزے پرزے علحدہ کرکے ایک جگہہ اکٹھا

کرکے رکھہ سکتے تھے اسواسطے وہ ہمیشہ اوسوقت تک کہ اسرائیل کنعان مین پھوچ نہین گئے اونکے ساتھہ ساتھہ رہتا تھا۔

جب کنعان مین پھوچے تو اول اوسے گلگال پر اور بعدہ سیلا کے قریب نصب کیا فلسطیون کے قبضہ سے جنھون نے اوسے اپنے ایک بُت کے مندر مین رکھا تھا جسکا ذکر اسموئیل ۴ و ۱۰ اور ۱۱ و ۵ و ۶ مین ہے اوسکے چھڑانے کے بعد گبیا کے رہنے والے ایبنداب کی تحویل مین بیس برس تک رہا اوسکے بعد تین مہینے عبید ادوم کے گھر رہا وہان سے داؤد اوسے بڑی احتیاط سے شہر یروسلم کے اوس حصہ مین لے آیا جسے داؤد کا شہر کہتے تھے۔ (۲ سموئیل ۶ و ۱۷ و ا تواریخ ۱۵ او ۲۵ و ۱۶ و ا) وہان وہ اوس عرصہ تک رہا کہ ہیکل سلیمانی مین رکھا گیا گر بیچ مین وہان سے بھی اوٹھہ گیا تھا تو دیندار بادشاہ یوسیاہ کے حکم سے پھر اوسی ہیکل سلیمانی مین رکھا گیا (۲ تواریخ ۳۵ و ۳) لوگون کا گمان ہے کہ جب نبوکدنذر نے یروسلم کو تباہ کیا تو وہ خیمہ بھی برباد ہوگیا۔

فصل دوسری

ہیکل کا بیان

یہان پر سونے کے جھاڑ کے جسمین سات چراغدان کتب مقدسہ مین دو ہیکلون کا ذکر ہے اول وہ ہیکل جسکو سلیمان نے بنوایا تھا دوسرے وہ جو بعد اسیری کے تعمیر ہوئے۔

۱۔ پہلے ہیکل وہ ہے جو سلیمان کے نام سے مشہور ہے اوسکا بہت سامان بھی اوُد

کی وفات سے پہلے مہیا ہوگیا تہا مگر وہ عمارت اوسکے بیٹے سلیمان نے بنوائی ـ یہ ہیکل
کوہ موزیا پر جو سلسلۂ کوہی کے ایک چوٹی کا نام ہے جسے کتب مقدسہ مین جیون کر کے
لکہا ہے واقع ہے (زبور ۱۳۲ و ۱۳ - ۱۴) جسکو ارونا یبوسی سے مول لیا تہا (۲ سموئیل
۲۴ و ۲۳ - ۲۴ و ۲ تواریخ ۱ و ۲۵) اس ہیکل کا نقشہ بعینہ خیمہ کی مانند تہا فرق صرف
اسقدر تہا کہ ہیکل اوس سے وسعت و فسحت مین بہت زیادہ تہی - بڑی سنجیدگی
سے سلیمان نے اوس ہیکل کو (خدا کے واسطے) مخصوص کیا تہا - بہت مصنفون نے
کوششین کین کہ اوس ہیکل کی کیفیت تفصیلی یعنی کل کمرون اور ساخت اور لاگت
اور مسالے وغیرہ کی بابت لکہی اور بہتون نے لکہا بہی ہے مگر ایسے کوئی دو مصنف نہین
ہین جو اوس کیفیت کو بالاتفاق بیان کرتے ہون یعنی کوئی کچہ لکہتا ہے اور کوئی
کچہ اسواسطے مین نے قصداً اوس بیان کو اسجگہ چہوڑ دیا ہے - تین سو تین یا چونتیس
برس اوس ہیکل کی رونق اور شان و شوکت بدستور رہی بعدہٗ شیشاک شاہ مصر نے
یروشلم کو برباد کر ڈالا اور اوس ہیکل کا سارا خزینہ نکال لیگیا - پہر اخیر مین خالدیون
نے بنوکدنضر کے عہد مین ۳۴۱۶ برس پیدایش دنیا مین یعنی ۵۰۴ برس قبل از ولادت
مسیح کے اوسے برباد کیا (۲ سلاطین ۲۵ و ۱۳ و ۱۵ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۷ - ۲۰)
دوسرے بعد اسیری کے زروبابل نے پرانی ہیکل کی کہنڈرون کو پہر درست
کیا یعنی ہیکل بنوائی مگر یہہ ہیکل خوبصورتی اور شان و شوکت مین پہلے ہیکل کی
پاسنگ کی برابر نہ تہی جیسا کہ اون عمر رسیدہ آدمیون نے جنہون نے پہلی ہیکل کو
اپنی آنکھون سے دیکہا تہا رو رو کے بیان کیا ہے (عزرا ۳ و ۱۲)

اوس بد دوسری ہیکل کو بہی انٹیوکس اپی فنیس کے حکم سے اوسکے لوگون نے ناپاک کیا
(۳۸۴۱ دنیا کی پیدایش اور ۱۶۳ برس قبل از ولادت مسیح) اور روزانہ قربانی بند کردی
اور سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر جوپٹر المپس کی مورت رکہوائی - تین برس
کامل یہی حال اوس ہیکل کا رہا (مکابیون او ۶۲) آخر کو یہوداس مکابیوس نے
اونکے قبضہ سے چہوڑا کر پاک و درست کیا اور روزانہ قربانیان اور عبادت حق
جاری کردی (۳۸۴۴ برس پیدایش دنیا اور ۱۶۰ برس قبل از ولادت مسیح) ہمارے
منجی نے پیدا ہونے سے چند سال پیشتر ہیکل ثانی کی مرمت اور درستی یعنی دوبارہ تعمیر
ہیرودیس اعظم نے کرائی کیونکہ پانسو برس گذرنے سے اوسکی عمارت بوسیدہ ہوگئی
تہی - ہیرودیس اعظم نے نو برس کامل اٹھارہ ہزار آدمیون سے اوسکی مدد جاری
رکہی اور حتی الامکان اوسکے صرف مین دریغ نہین کیا تاکہ تمام روے زمین کی تمام
چیزون سے شان و شوکت خوبصورتی اور رونق مین اگر زیادہ نہین تو کم نہ ہو -
اگرچہ ہیرودیس نے عرصۂ نو برس مین اپنے ارادے کے موافق اوسکی تکمیل کردی
تہی مگر یہودی اوسکو آراستہ کرتے اور وسعت دیتے رہے ہیکل کے متعلق جو روپیہ جمع
تہا اوس سے اونہون نے آس پاس کے مکان بنائے تاکہ اونہین اِس کہنے کی
گنجایش ہوجاے کہ ہماری ہیکل چہیالیس برس مین بن پائی ہے (یوحنا ۲ و ۲۰)
ہیکل ثانی جسے در اصل زروبابل نے بنوایا تہا اور ہیرودیس اعظم نے اوسکی پہر مرمت کی تہی ہیکل سلیمانی
سے بہت باتون مین مختلف تہی اگرچہ چند امور مین موافق بہی تہی ہیکل سلیمانی ہیکل ثانی سے بہت رونق دار
اور عظیم الشان تہی ہیکل ثانی مین پانچ چیزونکی کمی تہی جو اول کے عظمت کا خاص باعث تہین

یعنی صندوق اور کفارہ کا سرپوش اور سکینہ یعنی قدس الاقداس مین قربت الٰہی اور
قربانگاہ پر کی مقدس آگ جو پہلے آسمان کی آگ سے سلگائی گئی تھی اور یورم اور تہمم
اور نبوت کی روح مگر ہیکل ثانی اول سے جاہ وجلال مین برتر تھی کیونکہ اوسے
ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اپنے قدوم میمنت لزوم سے مشرف کیا جیسا کہ حجی نبی
نے پیش خبری دی تھی (حجی ۲-۹) یہ دونون ہیکلین بڑی سخت چٹان پر تعمیر ہوئی
تھین اور چارون طرف پہاڑ کی چوٹیون سے گھری تھین اور بہت بڑی صرف اور
کوشش سے اوسکی بنیاد رکھی گئی تھی اوسکی دیوار خاصکر جنوب کی جانب بہت اونچی
تھی نشیب کی جگہون مین تین سو ہاتھ یعنی چار سو پچاس فیٹ بلند تھی اور بعض جگہہ
اس سے بھی زیادہ تھی - سفید سخت اور بہت بڑے بڑے پتھرون سے وہ عظیم الشان
ستون بنا تھا - وہ خاص مقام جسکو ہیکل کہنا چاہیے فقط تھوڑی جگہہ مین کوہ موریا
پر واقع ہے اور اوسمین ایک حجرہ اور ایک مقدس اور قدس الاقداس داخل
ہے اوسکے چارون طرف بہت بڑا صحن ہے جو نصف میل مربع جگہہ مین ہوگا -
اوسکے جانے کے واسطے نو دروازے ہین منجملہ اون کے ایک کا نام خوبصورت دروازہ
ہے اعمال ۳ و ۲ مین دیکھ لیجئے جو سب دروازون سے اچھا اور قیمتی ہے -
قرنتھ کے پیتل کا بنا ہے جو قدیم وقتون مین بہت قیمتی متصور تھا - پہلا باہر کا دروازہ
جو غیر قومون کا دالان کہلاتا تھا - کیونکہ اوس سے آگے بڑھنے کی اونہین اجازت
نہ تھی اس مقام پر بازار لگتا تھا جسمین خوشبو کی چیزین اور نمک اور جانور اور دو
اشیاء جو یہودیون کو قربانی کے واسطے درکار ہوتی تھین فروخت ہوا کرتی تھین -

اور یہان ہی پر صراف بہی بیٹھا کرتے تہے (متی ۲۱ و ۱۲ و ۱۳ و مرقس ۹ ۱۵-۱۷) اس دالان کے آس پاس بہت سے حجرے بنے تہے جنمین سے ایک حجرہ حجرۂ سلیمانی کے نام سے مشہور تہا (یوحنا ۱۰ و ۲۳ و اعمال ۳-۱) جنوب و شرق جانب اس حجرے کے گمان کرتے ہین کہ وہی مقام ہے جہان شیطان نے مسیح کو آزمایا تہا اور کہا تہا کہ آپ کو گرادے (متی ۴ و ۵)

غیر قومون کے دالان کے اندر اسرائیلیون کے دالان واقع تہے جسکے دو حصے تہے باہر والا دالان عورتون کا تہا اور اندر والا دالان مردون کے لیئے مخصوص تہا - عورتون کے دالان اور غیر قوم کے دالان کے بیچ مین ایک چہوٹی سی تہر کی دیوار تہی وہ دیوار بہت عمدہ بنی تہی اور اوسکے اوپر یونانی اور لاطینی مین لکہا تہا کہ کوئی اجنبی آدمی اندر یعنی مقدس جگہہ مین نہین جا سکتا ہی مقدس پولوس نے افسیون ۲ و ۱۳-۱۴ مین اس دیوار کا ذکر کیا ہی +

اس دالان مین خزانہ رہتا تہا جسکا ذکر مرقس ۱۲ و ۴۱ اور یوحنا ۸ و ۲۰ مین موجود ہے - عورتون کا دالان غیر قوم کی دالان کی بہ نسبت بلندی پر تہا مردون کے دالان مین جانے کے لیے پندرہ ۱۵ سیڑہیون کی چڑہائی تہی اور مردون کے دالان اوسے اس وجہ سے کہتے تہے کہ اسرائیل مردون کی عبادت کے واسطے بنایا گیا تہا ان دونون دالانون کو مجموعاً اسرائیلیون کا دالان کہتے تہے جسمین اسرائیل اپنے گناہ کی معافی کے واسطے علیحدہ علیحدہ ہوکر دعائین مانگا کرتے تہے اور ذکریاہ خوشبوئین چڑہایا کرتا تہا (لوقا ۱ و ۱۰) اسرائیلیون کے دالان کے آگے کاہنون کا دالان تہا اوسمین سوائے

اونکے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہان سے ہیکل تک بارہ سیڑہیون کی چڑہائی تہی - خاص ہیکل مین صرف تین مقام یعنی ایک حجرہ دوسرا مقدس تیسرا قدس الاقداس تہا

۱- حجرہ مین نفیس ہدئی اور منتون کی چیزین پرہیزگارون کی طرف سے نہایت آراستگی سے آویزان کیجاتی تہین (لوقا ۲۱ و ۵) اس قسم کے چڑہاوے بت پرستون کی مندرون مین بہی ہوا کرتے تہے - اِس حجرے کے بعد -

۲- مقدس تہا اس مقدس اور قدس الاقداس کے بیچ مین دو پردے پڑے رہتے تھے جنکی نسبت لوگون کی راے ہے کہ جب ہمارا منجی مسیح مصلوب ہوا تہا تو پردہ پہٹ کر دو ہو گئے تہے - جس سے مراد یہ تہی کہ اب آیندہ کو یہودیون اور غیر قومون مین امتیاز نہین رہیگا اور سردار کاہنون کے حقوق اون سب آدمیون کو پہونچینگے جو خدا کے فضل کے تخت پر بڑی شافع یسوع مسیح کے وسیلہ رسائی حاصل کرینگے (عبرانیون ۱۰ و ۱۹ ر ۲۲) اور یہ مقدس اوس خیمہ کی جگہہ سے بعینہ مطابقت رکہتا تہا اسمین سونے کی ایک شمعدان اور خوشبودن کی قربانگاہ اور نذر کی روٹیون کی میز رکہی تہی - روٹیون کی میز اوسے اسواسطے کہتے ہین کہ وہ حسب تعداد فرقون بنی اسرائیل کے بارہ روٹیان رکہی رہتی تہین عبرانی مین مجموعاً ان روٹیون کو چہرون کی روٹیان کہتے ہین اسواسطے کہ ہر روٹی مربع ہوتی تہی اور اوسکے چارون طرف چار رخ ہوتے تہے

۳- قدس الاقداس بیس ہاتھ مربع جگہہ مین تہا اوسکے اندر سوای سردار کاہنون کے اور کوئی نہین جا سکتا تہا اور وہ بہی سال مین صرف ایک مرتبہ کفارہ کے بڑے دن کو جاتے تہے (خروج ۳۰ و ۱۰ احبار ۱۶ و ۲ و ۱۵ و ۳۴ عبرانیون ۹ و ۲ ر ۷

اس عظیم الشان ہیکل کو جسکی یہودی کمال ہی تعظیم کیا کرتے تھے سنہ ۳۴۱۶ پیدائش دنیا مین یعنی سنہ [illegible] عیسوی مین اوسی مہینے اور اوسی تاریخ جس تاریخ ہیکل سلیمانی کو بابلیون نے مسمار کرادیا تھا بالکل گرادیا۔

فصل تیسری

یہودیون کی اونچی جگہون اور عبادت خانون کا بیان

(۱) اونچی جگہین جنکا عہد عتیق مین جابجا ذکر آیا ہے خدا کی عبادت کیواسطے راستون اور جنگلون مین اور پہاڑون پر بنائی جاتی تہین اول اس قسم کی عبادت کاہن بزرگون نے بنوائی تھین بعدہ بت پرست بھی ایسے ہی بنوانے لگے جنھون نے طرح طرح کی ناپاک کام جادو ٹونے کے عمل عملیات وغیرہ اونہین بیٹھ بیٹھ کرنا شروع کیے۔ چونکہ کنعانی جنکے درمیان اسرائیل رہتے تھے عادی بت پرستی کے تھے اور اسی قسم کے مکان بنوا کر بت پرستی کیا کرتے تھے اسواسطے یہ حکم ہوا کہ سوائے اس مقام کے جو خدا نے مقرر کیا ہی اور کسی اونچی جگہ مین قربانیان نہ چڑہائی جاوین۔

اسی سبب سے یہودی بادشاہون اور عوام الناس کو بھی کتاب سلاطین اور تواریخ مین بار بار ممانعت ہر کہین قربانیان چڑہانے کی آئی ہے۔ اور حقیقت مین بعض دیندار بادشاہون علے الخصوص یوسیاہ نے (اونچی ہیکلون مین) قربانیان چڑہانا قطعاً ترک کردین۔ چنانچہ بعد زمانہ یوسیاہ کے کتب مقدسہ مین قربانیون کا ذکر کہین نہین آیا ہے۔

۲ - ہرچند عام عبادت کی اجازت سوائے مقرری جگہہ کے اور کہین نہین تہی تاہم کتب مقدسہ مین ایسے بہت مقامات کا ذکر پایا جاتا ہے جو خانگی عبادت کے واسطے بنائے گئے تہے ایسے مقامات کو آریٹری کہتے تہے۔

وہ مقام بہی جہان ہمارے خداوند نے تمام رات دعا مانگی تہی پہاڑ پر واقع تہا اور لوقا ۶ و ۱۲ مین بہی اوسکا ترجمہ پہاڑ ہی چاہیئے) اس سے غالب یہ ہے کہ اونچی جگہہ ایسے ہی مقامات کی نسبت لکہا ہے جو یہودی غیر قومون مین رہتے تہے اونکا قاعدہ تہا کہ ایسے معبد دریا کے یا سمندر کے کنارہ پر یا کسی محفوظ جگہہ مین بناتے تہے چنانچہ مقام فلپی کا وہ آرٹری یعنی عبادت گاہ جہان کہ خداوند نے لڈیہ نام ایک عورت کا دل کہولا تہا کہ پولوس کی باتون پر جی لگایا دریا کے کنارہ واقع تہا (اعمال ۱۶ و ۱۳ و ۱۴ و ۱۶) دریا کے کنارہ پہ بنانے کی یہ وجہ بہی تہی کہ یہودیون کی عادت تہی کہ غسل کرکے دعا مانگتے تہے۔

فصل چہارم

یہودیون کے مجمعون کا ذکر

ایسے مجمعون مین یہودی دعا مانگنے اور کتب مقدسہ کے پڑہنے اور سننے اور وعظ و ہدایات کیواسطے جمع ہوا کرتے تہے۔ اگرچہ عہد جدید کی تواریخی کتب مین ایسے عبادتخانون کا اکثر جگہہ ذکر آیا ہی لیکن انکی اصلیت اچہی طرح معلوم نہین ہوتی ہے بلکہ اکثر علما کی یہ رای ہے کہ ایسے عبادتخانے حال کے ایجاد ہین۔ مکابیون کے عہد مین ان

عبادتخانون کی ایسی کثرت تھی کہ ملک یہودیہ مین جابجا بنے تھے۔ میانڈر صاحب کہتے
ہین کہ جہان کہین کچھ یہودی رہتے وہان عبادت خانہ ضرور بناتے تھے۔
رومیون کے محاصرہ کے پیشتر صرف یروسلم مین چار سو اسی ۴۸۰ عبادتخانون سے کم
نہ تھے۔ تاریخ انجیل مین لکھا ہو کہ جہان یہودی رہتے تھے وہان وہ یروسلم عبادتخانون
کے طرز پر کوئی عبادتخانہ ضرور بناتے تھے۔
اسکا کچھ حال نہین معلوم کہ کس خاص صورت پر وہ عبادتخانے بنائے جاتے
تھے یا جیسا جسکا دل چاہتا تھا بنالیتا تھا۔ مگر اون عبادتخانون کے افسر ہوتے تھے
جنکا متعلقہ اس امر کی نگرانی تھی کہ لوگ عبادت کرنے آتے ہین یا نہین اول
قسم اوس قسم کے افسرون کی عبادتخانے کے سردار تھے (لوقا ۱۳ و ۱۴ اور مرقس
۵ و ۲۲) ان سردارون کی اجازت سے لوگ واعظ مقرر ہوتے تھے اور تمام معاملات
متعلقہ عبادت خانون کا انصرام اون کے تعلق تھا دوسرے عبادت خانے کے
سردار کے ماتحت ایک اور افسر ہوتا تھا جو ساری جماعت کی طرف سے خدا کے
حضور دعا کیا کرتا تھا اوس شخص کو عبرانی مین سیلیاخ زبور یعنی جماعت کا فرشتہ
کہتے تھے کیونکہ وہ بطور ایلچی کے سبب اون لوگون کی طرف سے خدا سے ہمکلام ہوتا تھا
اس معنی کر مکاشفات ۲ و ۳ مین جماعت ایشیائی کے خادم الدینون کو فرشتہ
کر کے لکھا ہے +
تیسرے قسم عبادتخانہ کے افسرون کی خزن ہوتے تھے جنکا مرتبہ سیلیاخ زبور
کے مرتبہ سے کمتر سمجھا جاتا تھا معلوم ہوتا ہے کہ ایسی ہی افسر کی نسبت لوقا ۴ و ۲۰

مین لفظ خادم کا استعمال کیا ہی - جسکی تحویل مین مذہبی کتابین رہتی تہین اور یہ خدمت بہی اوسی کی متعلق تہی کہ جن لوگون کو ضرورت ہوتی تہی اونکے ہاتہون مین کتاب دیتا اور پہر اون سے لیکر مقرری جگہہ پر رکہہ دیتا تہا - عبادت خانون مین تین قسم کی عبادت ہوا کرتی تہی - دعا مانگنا کتب مقدسہ کا پڑہنا اور اوسکی شرح کرنا اول دعا تہی بعض علماء کی رای یہ ہے کہ یہودیون کے یہان مقرری دعائین بنیے تہے جسمین سب طریق دعا کرنے کے منضبط تہے - حال کے یہودیون مین اٹہارہ دعائین اگلے وقتون کی مقرر تہین لیکن کوئی اونمین یسوع مسیح کے وقت کی بہی نہین معلوم ہوتی ہے -

(۲) اسلیئے کہ کتب مقدسہ کے پڑہنے مین آسانی ہو شریعت کو دفعات پر اور انبیا کو حصص پر تقسیم کیا تہا -

(۳) اخیر خدمت بندگی کی جماعت کی یہ تہی کہ کتب مقدسہ کی تفسیر کرتے اور لوگونکو اوسکا مطلب سمجہاتے یعنی وعظ کرتے تہے - پہلا کام یعنی تفسیر کتب مقدسہ کی پڑہتی وقت کرتے جاتے تہے اور شریعت کتاب الانبیا کے پڑہنے کے بعد اوسکا وعظ سُناتے تہے لوقا ۴ و ۱۵ - ۲۲ مسیح کیوقت مین جو طریقہ جماعت کی بندگی کا تہا اوسکا بیان ہے اور معلوم ہوتا ہے کہ مسیح یہودیون کو دونون طریقون مذکورہ پر تعلیم دیتا تہا - آیات مذکورہ سے معلوم ہوتا ہی کہ جب یسوع مسیح اپنے شہر ناصرہ مین آیا تو لوگون نے بطور شریک جماعت کے اوسے بدین غرض بلایا کہ اوس روز کا سبق کتاب الانبیا جو تہا اوسے پڑہکر سُنا دے - چنانچہ اوس دن سبق یعنی یسعیاہ ۶۱ باب کے پہلی آیت سے مسیح نے اوس روز شروع کیا تہا - اور کمال تعظیم سے موافق دستور

سکے بطور قائم مقام خادم الدین کے خدا کا کلام پڑھنے کھڑا ہوا تھا اور اوس اول کو جسپر کتاب اون وقتون کی دستور کے موافق لپیٹے تھے کھولتا رہا (لوقا ۴ و ۱۷) یہانتک کہ اوس سبق پر پہونچا جو اوس روز کیواسطے مقرر تھا اور اوس سبق کو پڑھ کر پھر اوس نے بند کردیا (آیت ۲۰) اور جس شخص کے متعلق اوس کتاب کی حفاظت رکھنے کی تھی اوسکے حوالہ کردیا ٭

اور پھر بیٹھکر یہودیون کے طور وطریق کے موافق اون آیات کے جو پڑھ چکا شرح کی۔ اسگلے وقتون مین یہ دستور تھا کہ دفتیون پر یا مٹی یا کسی نرم چیز پر جو اوسکے مناسب ہوتی کتابین لکھکر ڈنڈے پر لپیٹ دیتے اور جو بہت بڑی لنبی ہوتی تو دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے۔ جو لوگ کسی مشہور جرم کے مرتکب ہوتے یا کسی طرح سے نالائق تصور کیئے جاتے تھے وہ جماعت سے خارج کیئے جاتے یعنی جماعت کی دعا وبندگی اور دیگر مذہبی امور مین جماعت کی شرکت سے علحدہ کردیئے جاتے تھے اور اون کے ساتھ اسطرح سلوک کیا جاتا تھا جیسے محض غیر قومون کے ساتھ اور یہودی مذہب کے کسی فائدہ سے ایسے خارج شدہ گو مستفید نہین ہوسکتے تھے۔

حاصل یہ ہے کہ بہت سخت ذلّت اوٹھانا پڑتی تھی ٭

آٹھوان باب

بزرگون کا تذکرہ

فصل اول

یہودی جماعت اور اوسکے شرکا کے بیان مین

چونکہ قادر مطلق خدا کا رشتہ اونکے ساتہ یہ تہا کہ اوسنے اونکے ساتھ عہد باندہا تہا اسوجہ سے کُل یہودیون کو کتب مقدسہ مین جابجا پاک لوگ کرکے لکھا ہے اور شمعون نے بہی جو نکہ پیدائیش سے یہودی تہا (اگرچہ اونکی تصنیفات یونانی مین ہوئی) عہد عتیق کے اس فقرہ کو عیسائیون کی نسبت بدین غرض استعمال کیا ہے کہ اونکو خدا کی محبّت کی عظمت کا اندازہ اس اعتبار سے معلوم ہوجاوے کہ اوسنے اونکی خاطر مسیح بھیجا اول شرکاے یہودی جماعت کے ابراہیم و اسحاق اور یعقوب کی عین اولاد اور وارث گذرے جنہون نے یہودی مذہب اختیار کیا اور جہان کہین رہے قومی زبان بولتے رہے جنکو فلپیون ۳ و ۵ مین مقدس پولوس نے عبرانیون لکہا ہی تاکہ اون لوگون سے جنکے ماباپ مین صرف ایک یہودی ہوتا تہا خواہ مان ہو یا باپ اور یونانیون مین رہتے اور اونکی زبان بولتے تہے جیسا کہ (طمطاؤس و اعمال ۱۶ و ۱۷) مین ہے تمیز ہوجاوے مگر جو لوگ یہودیون کے مذہبی دستورون کی پابندی کرتے تہے اونکو بہی یہودی لوگ اپنے زمرہ سے خارج نہین شمار کرتی

سکتے اس وجہ سے غیر قوم کے لوگ بھی یہودیون کے مذہب مین داخل ہو جاتے تھے
ایسے ہی لوگون کو مسافر اور اجنبی اور وارد حال کر کے کتب مقدسہ مین اکثر لکھا ہی
یعنی حضور یعنی آزاد یہودی جنکا ذکر اعمال ۶ و ۹ مین کیا ہے اون یہودیون کی اولاد کو
کہتے تھے جو اسیر بنکر بدفعات ملک اطالیہ کو گئے تھے مگر بعد کو آزاد ہو کر وہان سے
چلے آئے تھے - دیندار اور خدا ترس آدمی جنکا عہد جدید مین اکثر جگہ ذکر آیا ہے غیر قوم
کے لوگ ہوتے تھے جو اگرچہ اس لائق تو نہ تھے کہ یہودیون کی جماعت مین داخل
ہوتے مگر بت پرستون کی بہ نسبت خدا شناسی مین بہت بہتر اور بعض امور مین
یہودی مذہب کے پیرو تھے اس قسم کے آدمیون مین سے قرنیلیوس صوبہ دار
تھا - (اعمال ۱۰ -) اس قسم کے تمام لوگ باستثناد اخیر قسم کے لوگون کے یہودی
جماعت مین اور عبادت مین شریک ہوتے اور شریعت موسوی اور دیگر کتب الہامی
پر چلتے (یا کم سے یہ کہتے تھے کہ ہم اوسپر چلتے ہین) مگر بغیر ختنہ کے کوئی شخص یہودیون
کے امور مذہبی مین شریک نہین ہو سکتا تھا - اور ختنہ جس روز لڑکا پیدا ہوتا اوسکے
آٹھوین روز کیا جاتا اور اوسی روز اوسکا نام بھی رکھا جاتا - پیدایش ۱۷ و ۱۲ اور لوقا
اول ۵۹ و ۲ و ۲۱ - جو کوئی غیر قوم کا آدمی یہودیون کے مذہب مین داخل ہونا چاہے
اونکو اول تین رسمون کا ادا کرنا ضرور ہوتا تھا یعنی ختنہ کرنا اور اصطباغ لینا اور
قربانی کرنا -
سوائے ختنہ کے اور سب دستور مین عورت بھی جو داخل مذہب ہونا چاہتی برابر تھی - اور سب یہودیونکا
یہ خیال تھا کہ جو کوئی ان رسمون کو اچھی طرح کرتا اوسکو بچے کیطرح معصوم جانتے تھے

فصل دوسری

ہیکل کے خادمون اور اور بزرگون کے بیان مین

جب یہودیون کی سلطنت قائم ہوئی تو بجائے بنی اسرائیل کے پہلوٹون کے لیوی کا خاندان خدا کے کام کیواسطے مخصوص ہوا معاملات دنیاوی سے اون کو کچھ سروکار نتھا مگر عہدہ کہانت صرف ہارون کے خاندانمین رہا اور اوس خاندان کے باقی لوگ ہیکل کے ادنی کامونپر مامور تھے یہانتک کہ کُل کاہن لیوی ہوتے تھے لیکن کُل لیوی کاہن نہین ہوتے تھے درا صل لاویون کا گروہ تین خاندان یعنی جرسوم قہات اور مراری پر منقسم تہا (اول تواریخ ۶ و ۱۶ وغیرہ) لیکن بعدہ داؤد نے اونہین چار پر تقسیم کیا (تواریخ ۲۳) اون کا خاص کام کاہنون کی خدمت کرنا اور خیمہ کے کام مین یعنی اوسکے سامان وغیرہ سے مدد کرتے (جبکہ اسرائیل بیابان مین سفر کرتے ہوئے پہرتے تہے تو وہ خیمہ ساتھ جاتا تہا اور اوسکو جس جگہہ ضرورت ہوتی وہی لوگ کھڑا کرتے تہے) اور ہیکل کی اور خدمتین بھی کیا کرتے تہے۔ پس یہ کہنا چاہیئے کہ وہ لوگ در اصل کاہنون کے خادم اور نوکر تہے اور ہر طرح سے اون کے حکمون کی مطابعت اونہین لازم ہوتی تہی (گنتی ۳ و ۹ و تواریخ ۲۳ و ۲۰) ہیکل کا کھولنا اور بند کرنا اور اوسکی حفاظت اور پاک برتنون کا صاف رکھنا اور متبرک روٹیون کی سپردگی وغیرہ سب اونہین کے متعلق تہی بعض زبور کے گیت گاتے اور بعض باجے بجاتے مگر سب کی جماعتین علحدہ علحدہ تہین اور ہر جماعت پر ایک ایک افسر ہوتا تہا۔ لاویون کی ماتحتی مین

کچھ لوگ اس قسم کے بھی ہوتے تھے جنکے متعلق ہیکل کی محنت کے کام تھے۔ ایسے لوگون کو نتینیم کہتے تھے اسلیئے کہ لاوی لوگ عبادت مین مشغول رہ سکین سرزمین کنعان مین ۴۸ شہر اونکی امداد کیواسطے مقرر تھے ان شہرون مین ۱۳ تو خاص کاہنون کے نام تھے اور اوسکے ساتھ دسوان حصہ اناج اور پھل اور مویشی کا بھی اونکو ملتا تھا (گنتی ۱۸ و ۲۱ - ۲۴) لیکن لاوی اپنے عشر مین سے بھی کاہنونکو دسوان حصہ دیتے تھے اور چونکہ اونکے کوئی زمینداری یا محاصل یا اراضی تو تھی نہین اسواسطے ایسی عشر کو نذر الٰہی یعنی پہلا پھل تصور کرتے تھے۔ لاویون کے بعد لیکن مرتبہ مین اونسے بڑے معمولی کاہن ہوتے تھے جو صرف ہارون ہی کی اولاد سے منتخب کیئے جاتے تھے اونکے تعلق قربانگاہ کی خدمت یعنی ذبیحون کا طیار کرنا اور قربانیان چڑہانا تھا۔ وہی سوختنی قربانیون کی قربانگاہ پر ہمیشہ آگ جلتی رکھتے تھے اور سونے کے چراغدان کی بتیان روشن رکھتے تھے مختصر یہ ہے کہ اول خیمہ مین اور بعدہ ہیکل مین ہر کام جو خدا کی بندگی سے متعلق ہوتا وہی کیا کرتے تھے اور چونکہ اونکے کام اس قسم کے تھے کہ شریعت سے بخوبی واقف ہون تاکہ طرح طرح کی شرعی ناپاکیون کو پہچان سکین وغیرہم اسواسطے شریعت کی باتین بتانے والے کہلاتے تھے۔ (ہوسیاہ ۴ و ۶ ملاکی ۲ و ۷ وغیرہ احبار ۱۳ و ۲ گنتی ۵ و ۱۴ و ۱۵) اور جھگڑے قضیون کے نیاؤ کرنیوالے بھی وہی لوگ کہلائے۔ (استثناء ۱۷ و ۸ - ۱۳) لڑائی کے وقت مین اونکی خدمت یہ تھی کہ عہد نامہ کا صندوق لیجاتے اور ترہی بجاتے اور نوجوان کو لڑنے پر مستعد کر دیتے اور خدا کے نام سے لوگون کو برکت بھی وہی دیتے تھے

داؤد نے کاہنون کو ۲۴ درجون پر تقسیم کیا تھا (۱ تواریخ ۲۴ و ۷-۸) اور سلیمان نے بھی اوسی تقسیم کو قائم رکھا (۲ تواریخ ۸ و ۱۴) اور جسوقت کہ حزقیہ اور یوسیع مذہبی یہود کی پھر اصلاح کی تھی وہی قائم رہا (۲ تواریخ ۳۱ و ۲ و ۳۵ و ۴ و ۵) او چونکہ صرف چار درجہ کے لوگ اسیری بابل سے لوٹے تھے (عزرا ۲ و ۳۶ و ۳۹ نحمیاہ ۷ و ۳۹ و ۴۲ و ۱۲ و ۱۹) اونکو پھر ۲۴ درجون پر منقسم کیا تھا اور ہر درجہ کا جدا لقب تھا۔ منجملہ اونکے ہر درجہ کے لوگ نوبت بنوبت ہر اتوار کو واسطے انصرام امور مذہبی کے یروشلم جایا کرتے تھے یہانتک کہ ایک مدت مین سب درجہ کے لوگ یروشلم کی حاضری سے بہرہ یاب ہو لیتے تھے۔ ہر درجہ پر ایک افسر ہوتا تھا (۱ تواریخ ۲۴ و ۶-۳۱ و ۲ تواریخ ۳۶ و ۱۴) بعض نکتہ چین کی یہ رای ہے کہ سردار کاہن انہین افسرون کو عہد جدید مین جا بجا لکہا ہے۔

ہر درجہ کا سردار یا شہزادہ اپنے درجہ کے لوگون کو قربانی کی روزانہ خدمتونپر تعین کیا کرتا اور جب ہفتہ تمام ہوتا تھا تو سب لوگ ملکی کام کیا کرتے اور چونکہ ہر خاندان مین کاہن بکثرت ہوتے تھے اسواسطے قرعہ ڈالکر ہر روز کا کام آپسمین بانٹ لیا کرتے تھے۔

ایسے ہی قرعہ کی روسے خوشبوئیان جلانے کی خدمت یوحنا اصطباغی کے باپ ذکریا کے ذمہ جبکہ وہ خداوند کی ہیکل کو گیا تھا مقرر ہوئے تھے (لوقا ۱ و ۹) کاہنون کے رہنے کے واسطے لاویون کے ۱۳ شہر مذکورہ بالا مقرر تھے اون تیرہوین مین سے ہر ایک مین تین تین ہزار ہاتھ زمین اوسکی سکونت کے لیئے چھوڑ دی گئی تھی اور

اونکے مصارف عشر سے اور بہت اور نذرانون سے جنکا تفصیل احبار ۲ و ۶ و ۱۰ و ۲۳ و ۲۴ استثنا ۱۸ و ۳ و گنتی ۱۸ و ۳ و ۱۵ و ۱۶ و احبار ۱۹ و ۲۳ و ۲۴ گنتی ۳۱ و ۲۸ - ۴۱ مین ذکر ہی ہوتے تہے - تمام کاہنون پر ایک سردار کاہن ہوتا تہا جو باعتبار عہدہ اور اختیار کے کاہنون سے بالاتر کہلاتا تہا خیمہ کے قدس الاقداس اور ہیکل خاص مین صرف اوسی کو داخل ہونے کی اجازت تہی اعلی اختیار مہتمی امور مذہبی کا اوسی کے سپرد تہا اور تمام تنازعات کا اخیر تصفیہ وہی کرتا تہا -

اخیر وقتون مین یہودیون کے سنہڈرم یعنی صدر مجلس کا میر ہوتا تہا اور بعد بادشاہ اور شہزادے کے اوسکا مرتبہ سمجہا جاتا تہا - اس سبب سے ہر زمانہ مین خصوصاً جبکہ شرعی اور ملکی اختیار اوسکے سپرد تہے اوسکے اختیارات بہت وسیع رہے - عہد عتیق مین بعض جگہہ لقب الکاہن بطریق عظمت اور خصوصیت کے اوسکی نسبت آیا ہی - خروج ۲۹ و ۳۰ و نحمیاہ ۷ و ۶۵) اور بعض جگہہ افسر اور سردار کاہن کر کے لکہا ہے کیونکہ وے لوگ سب کاہنون پر بالاتر عہدہ رکہتے تہے - شرعی عہدہ پہلے پہل حین حیات ہوتا تہا بشرطیکہ سردار کاہن ایسے جُرم کا مرتکب نہو تا جو اوسکی بیدخلی کا موجب ہوتا - معلوم ہوتا ہی کہ اول اول یہ عہدہ وارث منتخب ہوکے مقرر کیا جاتا تہا -

اسیری بابل سے لوٹنے کے بعد پہلا سردار کاہن یشوعا ابن یسدک الیعاذر کے گہرانے سے تہا اوس سے لاویون کے ایک خانگی خاندان کو خلافت پہونچی بعدہ یہ عہدہ مکابی خاندان کے شہزادون کو پہونچا *

شریعت کے بموجب یہ عہدہ چاہئیے تہا کہ تاحین حیات ہوتا -

لیکن رومیون کے عہد مین خصوصاً ہماری نبی یسوع مسیح کے وقتون مین وزیر
یہودی انتظام کے پچھلے برسون مین جبکہ حق خلافت اور انتخاب کا کوئی خیال نہین
کرتا تہا اس حکم کو کوئی نہین مانتا تہا - سردار کاہن کا مرتبہ اور بزرگی اور اختیار
بالکل جاتا ہی رہا تہا - اور اکثر ایسا ہوا کہ یہ عہدہ اعلی حاکم بلکہ ایسے لوگون کے ہاتھ
جنکی نہ عمر نہ علم نہ مرتبہ اس کے لائق تہا بکنے لگا یہانتک کہ کبھی ایسے لوگ بہی سردار
کاہن ہونے لگے جو اوس خاندان سے بہی نہ تھے جنکے واسطے ایسا عہدہ دینی کا شریعت
سے حکم نہ تہا - کبھی صرف سال ہی بہر کے واسطے یہ عہدہ ہوتا تہا -

اس امر کے جاننے سے ایک ہی وقت مین کئی سردار کاہن کے (مثلاً کیفاس
اور اناس) موجود ہونے کی وجہ معلوم ہوجاویگی یعنی جو شخص چند مدت کیواسطے اس
عہدہ پر مقرر ہوتا تہا وہ عمر بہر اس نام سے مشہور رہتا تہا اسطرح پر کئی سردار ایک
زمانہ مین جمع ہوگئے تہے - بنی اسرائیل مین خاص آدمی سردار کاہن ہوتا تہا جسکا
کام یہ تہا کہ خدا کے حضور لوگون کی طرف سے اونکی بندگی پہونچانے اور قربانیان
چڑہانے اور اونکے لیئے برکت حاصل کرنے اور شفاعت کرانے کے واسطے جاتا تہا
اور یسوع مسیح کا نشان کہلاتا تہا جو ایسا بڑا سردار کاہن ہوا جسنے آپ ہی کو گناہون
کے معاف کے لیئے قربان کردیا اور اپنے لوگون کو برکت دیتا ہے اور ہمیشہ اونکی
سفارش کے لیئے زندہ اور موجود ہی - کاہن کا لفظ ہر سچے ایماندار کے واسطے جو مسیح
کے وسیلہ اپنی روح خدا پر قربان کرے (۱ پطرس ۲ و ۵ مکاشفات ۱ و ۶)
مراد ہوسکتی ہی لاویون اور کاہنون اور سردار کاہنون سے فرو تر جماعتون

اسکے کردار بہی ہوتے تہے جنکا بیان ذکر کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ یہ لوگ بہی بزرگون مین شمار کیئے جاتے تہے - اسلیئے کہ انکے متعلق اون مقامات کا اہتمام اور افسری تہی جو دعا اور تعلیم کے واسطے معین تہے - ناظری (جیسا کہ عبرانی لفظ کے معنی ہین) اون لوگون سے مراد ہے جو خاص خاص چیزون کے استعمال کو ترک کر کے آپ کو یہوواہ کی یاد کیواسطے مخصوص کرتے تہے - یہ لوگ بہی عموماً بزمرۂ بزرگان شمار کیئے جاتے تہے بہت مصنفین بنی رکابی کو بزرگون کے مرتبہ مین شمار کرتے ہین کیونکہ یہ لوگ ناظریون کیطرح متقیانہ زندگی بسر کرنے کا دعویٰ کرتے تہے - لیکن یہ صریح غلطی ہے کیونکہ یہ لوگ قوم کے یہودی نہین تہے بلکہ کنعانی اور مدیانی تہے جو خیمون مین رہتے تہے اور جہان کہین اونکے مویشیون کو چارہ پانی ملتا وہان ہی ڈیرے ڈالتے تہے جیسا اگلے وقتون کے بناتہین عرب اور حال کے عرب اور تاتاری لوگ اب تک کیا کرتے ہین -

اونکی معاشرت کا یہ طریقہ کچہ مذہب کی وجہ سے نہین تہا بلکہ اونکی قوم مین دستور ہی ایسا ہو گیا تہا وجہ تسمیہ اس فرقہ کی یہ تہی کہ یوناداب بن ریکاب ایک نہایت یگانہ اور سرگرم موحد بت پرستی کا دشمن تہا جسنے بادشاہ یاہو کی اخیاب کا گہر غارت کرنے اور بت پرستون کے قتل کرنے مین مدد کی تہی

(۲ سلاطین ۱۰ و ۱۵ و ۱۶ و ۲۳) رکابیون کی جماعتین الیکسو اسّی برس رہین لیکن یروسلم کی تباہی کے بعد بنوکدنذر نے اونکو متفرق کر دیا اونکی اولاد مین سے بعضے آجکل بہی ملک عرب مین پائے جاتے ہین +

یہودی بزرگون مین اور نبیون کے درمیان بڑا فرق ہوتا تہا - نبی خدا کی طرف سے عجیب طور پر خدا کے نہایت عمدہ اور پاک کامون کے واسطے مقرر ہوتے تہے - وہ آیندہ کی باتین تبلاتے خدا کی مرضی ظاہر کرتے اور خدا کے پیغام بادشاہون اور لوگون کو ایسی آزادی اور بڈری سے پہونچاتے تہے کہ صاف معلوم ہوجاتا تہا کہ بیشک یہ یہوواہ کیطرف سے پیغام لیکر آئے ہین نبوت کچہ کاہنون ہی کو مخصوص نہ تہی بلکہ سب فرقون اور غیر قومون مین بہی بعض انبیا گذری ہین نبی کی خدمت کچہ اسی پر موقوف نہ تہی کہ واقعات آیندہ کی خبر دی بلکہ اونکے متعلق ایک خدمت یہ بہی تہی کہ لوگون کو ہدایت و تعلیم کیا کرتے تہے اور خدا کی شریعت کا مطلب خوب شرح و بسط کے ساتھ سمجہاتے اور سناتی تہے - اسواسطے لفظ نبوت اور نبی کی جو کتب مقدسہ مین آئے ہین ہم معنی تعلیم اور تشریح اور معلم اور شارح اور مفسّر کے ہین - اونکے متعلق دار التعلیم بہی بنام نہاد مدارس انبیا کے تہے جسمین خاصکر خدا کی شریعت کی باتین سکہائی جاتی تہین یہودی اور عیسائی دونون بالاتفاق اسکو تسلیم کرتے ہین کہ عہد عتیق کے نبیون مین سب سے پچہلا نبی ملاکی گذرا ہی اور یہ بہی ایک عجیب بات ہی کہ جب یہودیون مین نبی آتے رہی تب تک اونکے درمیان اختلاف فرقون کا نہین ہوا اگرچہ بت پرستی مین کئی دفعہ مبتلا ہوگئے اور نبیون کے وقتون مین اونکے نہ مختلف ہونے کی وجہ یہ تہی کہ چونکہ نبی اور پیغامبر صرف خدا ہی کی طرف سے مقرر ہوتے تہے اور خدا ہی کی مرضی اور حکم پر چلتے تہے اسواسطی یہودیون کو بجز اسکے اور کچہ چارہ نہ تہا کہ اونکا کہنا مانتی یا خدا سے جو اونکو الہام ہیجتا تہا منکر ہو بیٹہتے - لیکن جب انبیا کا ہونا موقوف ہوگیا تو

ضعیف العقل اور سست ایمان والون نے اپنی اپنی عقلون کے موافق رائین لگانا شروع کردین اِس سے اختلاف پڑگیا +

نوان باب

اون پاک چیزون کے بیان مین جو یہودیون کے یہان قربانی وغیرہ کے کام مین آتی ہین

اسرائیلیون کے جن چڑہاوُن کا اوپر مذکور ہوا وہ چار قسم پر منقسم ہوسکتی ہین۔ از قسم ذبیحہ دوسری غیر ذبیحہ۔ تیسری از قسم شرب۔ چوتہے مختلف اقسام کے نذرانے ذبیحہ سے مراد اوس قسم کی قربانیون سے ہی جو جیتے جانور دن کو ذبح کرکے اوسکا خون حسب حکم آلہی اِس غرض سے چڑہاتے تھے۔ کہ گناہون کا کفارہ ہوجاوی اِس قسم کی قربانی کے واسطے یہ ضرور تہا کہ وہ جانور پاک ہو یعنی کہانے کے کام کا ہو۔

اقسام پرند سے فاختہ کی قربانی نہایت رائج اور عمدہ سمجہی جاتی تہی اور چوپاوُن مین بیل بہیڑ بکریون کے سوائے اور کسی قسم کا جانور قربانی کے کام مین نہین آتا تہا دوسری شرط یہ بہی تہی کہ وہ جانور بیداغ ہو (احبار ۲۲ و ۲۲) اور کبہی جو تانہ گیا ہو جب کوئی عیب نہ ہوتا تو قربانی چڑہانیوالا اوسکو قربانگاہ پر لیجاتا اور اوسکے سر پر ہاتہہ رکھتا جس سے مراد یہ ہوتی کہ قربانی کرنے والا تسلیم کرتا ہی کہ مین اپنی ذات کے واسطے اوسے نام پر قربانی کرتا ہون تاکہ میری اون گناہون کا جو مجہہ سے بوجہ عدم ادائے احکام

شریعت الٰہی سرزد ہوئے ہین کفارہ ہو ذبیحہ کا خون ایک برتن مین رکھہ دیا جاتا تہا اور
کچہ قربانگاہ پر چہڑک دیا جاتا تہا (احبار ۱ و ۵ و ۷) باقی خون قربانگاہ کے نیچے ڈالدیا جاتا تہا
اور گوشت کو قربانگاہ پر رکھنے سے پہلے انگاردن پر بہوننے کے لیئے اوسپر نمک لگایا جاتا تہا۔
احبار ۲ و ۱۳ مرقس ۹ و ۴۹) اول قربانیان خیمہ کے دروازہ پر ہوتی تہین۔ لیکن جب
ہیکل بنگئی تو جائز نہ تہا کہ کہین اور قربانی کیجاتی۔ یہودیون کی قربانیان چار قسم کی ہوتی
تہین یعنی۔

۱۔ سوختنی قربانیان جو صرف خدا کے نام پر جو شخص چاہتا کرتا اِس قسم کی قربانی جو
شخص کرنا چاہتا وہ خود ہی اوسے خدا کے حضور لاکے اور بطریق مذکورہ بالا ذبح کرتا اور ہر
شخص اپنی حیثیت کے موافق قربانی کرتا تہا کوئی بیل اور کوئی بھیڑ اور کوئی بکری اور
کوئی فاختہ اور کوئی کبوتر۔ (احبار ۱ و ۳ و ۱۰ و ۱۴۔)

اور جو کوئی نہایت ہی محتاج ہوتا یہانتک کہ کسی طرح کی قربانی مذکورہ اوس سے
نہین ہوسکتی تو وہ صرف ترکاری کی قسم سے نذر دیتا جسکا ذکر آدیگا یہ سوختنی قربانی صاحب
مسیح کے قربان ہونے کی علامت تہی یعنی یہ کہ کامل قربانی جو تمام دنیا کے گناہون کا
کفارہ ہوگی صرف مسیح ہے۔

۲ قربانی سلامتی (احبار ۳ و ۱) یہی جس شخص کے دل مین آتا کرتا تہا۔ اور وہ
خدا اور آدمی کے درمیان صلح ہونے کی علامت تہی یہ قربانی بہی دو طرح کی ہوتی
تہی ایک تو نزول رحمت اور برکت کے بعد بطور شکر گذاری کے کیجاتی تہی اور
دوسری طلب رحمت کے واسطے کیجاتی تہی۔ اِس قربانی مین یا کوئی جانور یا روٹی

یا ایک کوتڑا آٹا چڑہائے جاتے تہے اگر جانور ذبح کیا جاتا تو اوسکا کچہہ گوشت علی الخصوص چربی خدا کے نام پر قربانگاہ پر جلائی جاتی تہی اور باقی کو کاہن اور قربانی کرنیوالا کہا لیتے اس شکرگذاری کی قربانی کی نسبت مقدس پولوس نے عبرانیون ۱۳ و ۵ و ۱۵ و ۱۶ مین ذکر کیا ہے اس قربانی مین ذبیحہ نر یا مادہ دونون طرح کا درست تہا صرف اسقدر شرط تہی کہ بے عیب ہو افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹ مین بہی اوسکا رسول موصوف نے بہت اچہی طرح ذکر کیا ہے افسیون ۲ و ۱۴ - ۱۹)

۳ - گناہ کی قربانی جو گناہون کی معافی کے لئے کیجاتی تہی خواہ وہ گناہ سہواً ہوا یا جان بوجہکر جب تک کفارہ ندیا جاتا تب تک اوسکا مرتکب سزا سے بری نہین ہو سکتا تہا - گناہ کی قربانی کے ساتہہ سوختنی قربانی اور جبر نقصان کا بہی ہوتا تہا - (احبار ۵ و ۲ و ۱۹ و ۶ و ۱ - ۷)

۴ - تقصیر کی قربانیان اوسوقت مین کیجاتی تہین جبکہ کسی کو شک ہوتا کہ مین نے خدا کی شریعت کو توڑا یا نہین - (احبار ۵ و ۱۷ - ۱۸)

گناہ کی قربانی کی طرح تقصیر کی قربانی بہی ہوتی تہی د دونون قسمون مذکورہ کی قربانیون مین قربانی کرنے والا ذبیحہ کے سر پر ہاتہہ رکہتا تہا -

اگر گناہ کی قربانی ہوتی تو کہتا کہ میرے گناہ اسکے سر پر جا دین اور اگر تقصیر کی قربانی ہوتی تو تقصیر اوسپر ہوتی -

پہر اوسوقت سے یہ متصور ہوتا کہ ساری گناہ یا تقصیرین (جیسی کہ صورت ہوتی اس جانور پر اوتر گئی - یہ سب قربانیان کچہہ معین نہ تہین اور دوسرے اونکا

تعلق ایک ایک آدمی سے تہا یعنی شخصی تہین مگر اور قربانیان تہین جو ساری قوم کرتی
تہی اور وے معین تہین یعنی روزانہ اور ہفتہ وار اور ماہ بماہ اور سال بسال
ہوا کرتی تہین۔

روزانہ قربانی سوختنی ہوتی تہی جسمین دو مینڈہے ہر روز صبح اور شام تیسرے اور
نوین گھنٹہ مین ذبح کیئے جاتے تہے۔ (خروج ۲۹ و ۳۸۔ ۴۲ احبار ۶ و ۹ و ۸ گنتی
۲۸ و ۱۔ ۸) یہ قربانیان بہی سوختنی قربانی کی طرح جلائی جاتی تہین مگر تہوڑی تہوڑی
آنچ دی جاتی تہی تاکہ آہستہ آہستہ بہت دیر تک جلتی رہے اس قسم کے ہر ذبیحہ
کے ساتہ کچہ روٹی اور نیز انگوری شراب بہی ہوتی تہی۔ یہودیون کے قول کے
بموجب صبح کی قربانی رات کے گناہون کے کفارہ کے لیئے کیجاتی تہی اور شام
کی قربانی دن بہر کے گناہون کے کفارہ کے واسطے کیجاتی تہی۔

ہفتہ کی قربانی جو سبت کے روز ہوتی تہی روزانہ کی برابر اور اوسکے ساتہ ہوتی
تہی۔ (گنتی ۲۸ و ۹ و ۱۰)

ماہانہ قربانی ہر نئے مہینہ کے شروع مین ہوتی تہی جسمین دو بیل اور ایک مینڈہا اور
سات بکری ایک برس کے عمر کی اور ایک بکری کا بچہ گناہ کی قربانی کے واسطے
اور کچہ روٹیان اور تپاون کے قسم سے ہوتی تہی + (گنتی ۲۸ و ۱۱ و ۱۴)

سالیانہ قربانیان بہی اور قربانیون کی طرح سالانہ ضیافتون کے روز جنکا ذکر
باب آیندہ مین آویگا کیجاتی تہین۔ یعنی

(۱) اعید کا برہ جو یہودیون کے شرعی سال کے شروع مین عید کے روز ذبح ہوتا تہا

(۲) عید پنتیکوسٹ کے روز یعنی پہلے پہلون کا روز۔

(۳) نئے چاند کے روز یعنی ساتوین مہینہ کے پہلے دن جو ملکی سال کا شروع کہلاتا تھا اور تہم کفارہ کے روز۔

دوم غیر ذبیحہ کے نذرانے یعنی نذرانہائی بقولی کہ جسمین صرف ترکاری کی قسم سے چڑہائے جاتے تھے۔ مگر یہ نذرانہ گناہ کے کفارہ کے لیئے اوسوقت جائز متصور ہوتا تھا جبکہ گذراننے والا اوسکا ایسا بے استطاعت اور محتاج ہو کہ دو بچے یا دو فاختہ بہی نہ دی سکتا ہو۔ نذرانہ بقولی کیواسطے خمیری روٹی یا شہد کی کچھ شرط نہ تہی لیکن خالص نمک کہ مراد اوس سے شورہ ہی ہر حال مین ضرور تہا۔

سوم نذرانہ ہائے تپاون کے جو ذبیحی اور غیر ذبیحی دونون قسم کے نذرانون کے ساتھ دیئے جاتے تھے۔ علیحدہ نہین ہوتے تھے۔ اسمین انگوری شراب ہوتی تہی جو کچھ تو ذبیحہ کے روبرو پر چیڑک دیجاتی تہی اور کچھ کاہن لیکر پی لیتے تھے اور ذبیحی اور غیر ذبیحی مین سے حصّہ لیتے تھے۔

چہارم سوا ہی قربانیون مذکورہ بالا کے اور ہدیون کا ذکر بہی کتب مقدسہ مین پایا جاتا ہے اور وہ دو قسم کے ہین ایک تو معمولی ہدیئے ہین دوسرے اختیاری ہدیئے ہین معمولی ہدیون مین نذر کی روٹیان تہین جسکا ذکر آچکا ہے۔

(۱) قاعدہ یہ تہا کہ ہر سبت کے روز تازی گرم روٹیان کاہن سونہری میز پر خداوند کے حضور رکھتا تہا اور ہفتۂ گذشتہ کی باسی روٹیان اوٹھا لیتا تہا۔

(۲) خوشبوئین جو چند خوشبودار شالون سے حسب ہدایات مندرجہ خروج ۳۰ و ۳۴

۶۔۳ طیار کیجاتی تہین یہ خوشبوئین ہر روز دو مرتبہ قائم مقام کاہن سُنہری قربانگاہ پر چڑہاتا تہا۔ اِس سُنہری قربانگاہ پر بجز یوم کفارہ کے کہ اوس روز سردار کاہن ذبیحہ کے قسم سے چڑہاتا تہا اور کبھی ذبیحہ نہین چڑہتا تہا اور اسوقت مین لوگ مذبح کے باہر آہستہ آہستہ دعائین مانگتے تھے (لوقا ۱ و ۱۰) اور اسی سنجیدہ خاموشی کا مقدس یوحنانے مکاشفات ۸ و ۱ مین لکہا ہے۔

(۳) اختیاری ہدئیے وعدون یا منتون کے نتائج تہے لیکن اول الذکر ایسے ضروری اور واجبات سے نہین سمجھے جاتے تھے جیسے آخر الذکر جسکی دو قسمین تہین اول مخصوص منت جسمین کوئی چیز جیسے انگوری شراب اور لکڑی اور نمک وغیرہ خدا کے نام پر یا ہیکل کے کام کیواسطے چڑہائے جاتے تہے۔ اِس قسم کے ہدیون مین سے ہدیہ قربان تھا جسکی یسوع مسیح نے بُرائی کی اور جسکو فریسیون نے اوس حد تک پہونچایا تہا کہ لڑکے ماباپ کی بےتعظیمی اس طرح کرتے تہے کہ اون خدمات کو جو اونپر اپنے ماباپ کی فرض تہین اپنے ہدیون مین مجرا دیتے تھے یعنی یہ کہتے تھے کہ اگر ہم ماباپ کی خدمت نہ کرین تو کچہ بیجا نہین کیونکہ ہم اوسکی عوض مین خدا کو ہدیہ دیچکے مرقس ۷ و ۹۔ ۱۱ و ۱۳۔

اور دوسرے پرہیزگاری کی منت جسمین لوگ وہ چیزین جو ممنوع نہ تہین ترک کر دیتے تھے مثلاً کسی قسم کا گوشت کھانا یا کسی قسم خاص کا کپڑا پہننا یا شراب پینا یا بال کٹوانا ترک کر دیتے تھے۔ وغیرہم

۴۔ مقرری ہدئیے جو پہلے پہل یا عشر ہوتے تھے۔ اوّل پہلے پہل پہلون اور

جانورون دونون کے خدا کی نذر کیے جاتے تھے یعنی پہلون کے قسم سے پہلی بار جو پہل آتا یا جانورون مین جو پہلوٹا ہوتا اوسے خدا کے نام پر دیدیا لتے تھے خروج ۲۲ و ۲۹ و گنتی ۱۸ و ۱۲ و ۱۳ و استثنا ۲۶ و ۲ نحمیاہ ۱۰ و ۳۵ و ۳۶) اور بھیٹر کی اون مین سے پہلے پہل لاویونکا حق اونکے استعمال مین لانے کے واسطے ہوتا تہا۔ (استثنا ۱۸ و ۴) اس قسم کے پہلی پہل پنٹکوسٹ کی عید سے تجدید کی عید تک دیئے جاتی تہی کیونکہ اوسوقت کے بعد پہر وہ پہلی کی طرح خوشنما اور عمدہ نہین رہتے تھے سوائے اسکے یہودیون کو فصل کے جمع کرنے کی بہی جب تک کہ خدا کے نام پر نظر نہ دے لیتے ممانعت تہی۔

اناج کے اوس پولے کو جو اناج کے جمع کرنے سے پہلے خمیری روٹی کے بڑے دن کے بعد یہودی خدا کے نام پر دیا کرتے تھے اور یہ بہی حکم تہا کہ نئے اناج کی روٹیان پہلے پہل عید پنٹکوست کے دن مذبح پر چڑہا لیتے تھے تب آپ کہاتے تہے اگر ایسا نہ کرتے تو وہ اناج ناپاک اور اوسکا کہانا حرام تہا رومیون ۱۱ و ۱۶ مین مقدس پولوس نے اسکا ذکر کیا ہے ٭

دوسرے سوائے اس پہلے پہل کے یہودیون کو اپنے تمام املاک کا دسوان حصہ یعنی عشر بہی دینا پڑتا تہا (گنتی ۱۸ - ۲۱) ہر قسم کے پہلون سے جو زمین سے پیدا ہوتے خصوصاً اناج اور انگوری شراب اور تیل مین سے دسوان حصہ ہر سال باستثناء سبت کے سال کے دینا پڑتا تہا ٭

دسوان باب

یہودیون کے متبرک واقعات اور مویشیون کے بیان مین

وہ بیشمار معجزات جو خدا نے اپنے لوگون کی خاطر سے دکھائے تھے اونکی یاد قائم رکھنے کیواسطے موسیٰ نے خدا کے حکم سے چند عیدین مقرر کی تھین جنکا ماننا یہودیونکو واجبات سے تہا۔ اور یہ عیدین ہفتہ وار اور ماہانہ اور سالانہ اور کئی سال کے بعد بہی ہوا کرتی تہین۔

۱۔ ہر ساتوان روز یہودیون کے آرام کے واسطے مقرر تھا اور اوسکو سبت کہتے تہے۔ اگرچہ یہ نام یعنی سبت کا بعضے آیات اور ضیافتون (یا عیدون کیواسطے بہی آیا ہے مثلاً احبار ۲۵ و ۴ مین اور بعض جگہہ اسکے معنی ہفتہ کے بہی آئے ہین مثلاً متی ۲۸ و ۱ اور لوقا ۲۴ و ۱ اور اعمال ۲۰ و ۷ مین مگر در اصل سبت کا روز دنیا کی پیدا ہونے کی یادگاری کے واسطے مقرر کیا گیا تھا (پیدایش ۲ و ۳) اور جب خدا نے اسرائیلیون کو کنعان کی سرزمین مین آرام دیا تو اوسنے حکم دیا تھا کہ اس دن کو ضرور مانین (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۱۱ و ۱۶ و ۲۳) اسواسطے اس دن کو بڑی احتیاط سے مانتے تہے اور کوئی ادنیٰ کام اوس روز نہین کرتے تہے (خروج ۲۰ و ۱۰ و ۳۳ و ۲ و ۱۲ وغیرہ) اسواسطے اوس روز من کا جمع کرنا۔

خروج ۱۶ و ۲۲ و ۲۳) یا کھانے پکانے کے لیے آگ جلانا یا بونا یا کاٹنا اوس روز منع تھا
خروج ۳۵ و ۳ گنتی ۱۵ و ۳۲۔

ہیکل کی خدمت مثلاً قربانیون کا طیار کرنا سبت کے دن بھی منع نہ تھا۔ احبار ۲۴
و ۸۔ ۱۳ گنتی ۲۸ و ۳-۱ متی ۱۲ و ۵) سبت کے روز ختنہ کرنا بھی جائز تھا (یوحنا ۷ و ۲۳)
سبت کا روز غروب آفتاب سے شروع ہوتا تھا اور اوسی وقت دوسرے روز
ختم ہوتا تھا (متی ۲۸ و ۱ مرقس ۱۶ و ۲) جو کچھ کام سبت کے لیئے ضرور ہوتا تھا وہ
جمعہ کے روز کر رکھتے تھے اسوجہ سے جمعہ کے دن کو متی ۲۷ و ۶۲ و مرقس ۱۵ و ۴۲
لوقا ۲۳ و ۵۴ اور یوحنا ۱۹ و ۱۴ و ۳۱ و ۴۲ مین نوشتجات موسوی سے ٹھیک نہین
معلوم ہوتا کہ سبت کے روز قدیم اسرائیل کس قسم کی عبادت کیا کرتے تھے مگر عہد جدید
سے یہ معلوم ہوتا ہی کہ اس روز بھی مذہبی رسوم مذہبی ادا کیجاتی تھین جو اون دنون
مین مروج تھین اگرچہ کوئی حکم بجز اسکے نہ تھا کہ صبح اور شام مین دو بڑے دن کی سوختنی
قربانی چڑہائی جاوے (گنتی ۲۸ و ۹) اور نذر کی روٹیان بدلی جاوین (احبار
۲۴ و ۸) عبادتخانون مین جیسا کہ اوپر مذکور ہو چکا ہی اوس روز مقدس نوشتے
پڑہے جاتے اور اونکی تشریح کیجاتی تھی اور کوئی بڑا ڈاکٹر یعنی عالم علوم الٰہیہ کچھ
نصائح جیسے وعظ مین بیان کیئے جاتے ہین لوگون کو سناتا تھا لوقا ۴ و ۱۶ و اعمال
۱۳ و ۱۵) عبادت کے ساتھ دعا بھی عبادتخانون مین خصوصاً ہیکل مین مانگی جاتی
تھی۔ اسموئیل ۱ و ۹ و ۱۰ و ۱ سلاطین ۸ و ۲۹ و ۳۰ و ۳۳ و زبور ۲ و ۲۰ و ۲ و
لوقا ۱۸ و ۱۰)

عبادت کی اوقات معیّن صبح اور شام تہی جسوقت قربانی چڑہائی جاتی تہی یعنی ۹ بجے
صبح کے اور ۹ بجے شام کے اعمال ۲ و ۱۵ اور ۳ و ا لیکن بعض سرگرم یہودیون کا دستور
حسب زبور ۵۵ و ۱۷) اور دانیل ۶ و ۱۰ کے یہ تہا کہ دن مین تین مرتبہ عبادت کیا
کرتے تھے پطرس کوٹھے پر دعا مانگنے گیا۔ (اعمال ۱۰ و ۹)

۲- چونکہ یہودی کے مہینے قمری ہوتے تہے اسواسطے جب چاند دیکھتے تہے تب
سے اونکا مہینہ شروع ہوتا تہا اور ہر مہینہ کے شروع مین ایک دعوت ہوتی تہی
جسے نئے مہینہ کی عید کہتے تھے (خروج ۱۲ و ۲ گنتی ۱۰ و ۱۰ و ۲۸ و ۱۱ یسعیاہ ۱ و ۱۳ و ۱۴)
یہ عید موسی کے زمانہ سے مدت پہلے سے مقرر تہی مگر موسیٰ نے خدا کے حکم سے یہ مقرر
کر دیا تہا کس قسم کے رسمیات اوس روز ادا کرنا چاہئین۔

جب رسمین شروع ہونے کو ہوتی تہین تو اول تُرہی بجائی جاتی تہی (گنتی ۱۰
و ۱۰ زبور ۱۳ و ۳) اور چند اور قربانیان بہی ادا کیجاتی تہین (گنتی ۲۸ و ۱۱ و ۱۵)
قطع نظر یوم السبت کی قربانیون کے تین اور بڑی بڑی عیدین یعنی عید فصح اور
عید پنٹکوسٹ اور عید خیمہ موسیٰ نے مقرر کی تہین۔

ہر عید ان تینون عیدون مین سات سات روز رہتے تہے جسمین سب یہودی
ملکر بڑی خوشیان کرتے اور خدا کی رحمتون کا اور اس امر کا کہ اوسنے سب طرحکی
اسیری سے چہڑایا شکرانہ ادا کیا کرتے تہے استثناء ۱۶ و ۱۱ و ۱۵) سب یہودی مردون
کو حکم تہا کہ ان بڑی عیدون مین شریک ہون خروج ۳۴ و ۲۳ استثناء ۱۶ و ۱۶
اور اس شرکت کی ترغیب و تحریص دلانے کے واسطے یہ یقین دلایا گیا تہا کہ اونکے

سبب پیچھے کوئی اونکی زمین اور جاگیر مین کسی طرحکی دست اندازی نہین کریگا خروج ۳۴ ۲۴ و ۲۴ یعنی جبتک وہ خدا کی عبادت مین مصروف رہین گے اوتنے روز کوئی اونکے قومون مین اونپر حملہ آور نہین ہوگا یہ ایک پختہ دلیل اس بات کی ہی کہ اونکا مذہب خدا کی طرف سے تہا اور خدا کا یہ ایک خاص معجزہ تہا اور اوسکی قدرت تہی کہ اپنے لوگون کی حفاظت کے واسطے سال مین تین مرتبہ دکہایا کرتا تہا

۳ - ان تینون عیدون مین بڑی عید فصح تہی - جو ایک رات پہلے اوس تاریخ سے ہوتی تہی کہ اسرائیلیون نے مصر سے خلاصی پائی تہی یہ عید اس امر کی یادگاری کیواسطے مقرر تہی کہ خدا کی خاص رحمت اسرائیلیون پر اوس ملک سے اوترآئی تہی اور مصریون کے پہلوٹے سب مرگئے تہے اور اونکے پہلوٹون کو کسی طرح کا نقصان نہین پہونچا تہا - خروج ۱۲ و ۱۳ - ۱۴ و ۲۹ و ۳۰ و ۵۱) اس عید کو بے خمیری روٹی کی عید بہی کہتے تہے (خروج ۲۳ و ۱۵ مرقس ۱۴ و ۱ و اعمال ۱۲ و ۳) کیونکہ سات روز یعنی جبتک عید رہتی تہی خمیری روٹی کہانا درست نتہا اور اوس عید کے پہلے روز ایک برّہ ذبح ہوتا تہا اوسکو بہی عید فصح کہنے کا محاورہ ہوگیا تہا عزرا ۶ و ۲۰ متی ۲۶ و ۱۷) اس سبب سے مرقس ۱۴ و ۱۲ و ۱۴ مین یہ محاورہ کہ عید فصح کہانا آیا ہے اور افرنتیون ۵ و ۷ مین عید فصح کی قربانی کرنا لکہا ہے -

ایسے ہی مقدس پولوس نے یسوع مسیح کو ہماری عید فصح کہ تعبیر اوس سے ہمارا حقیقی برّہ ہے محاورۃً کہا ہے لیکن یہ لفظ زیادہ ترعید کے دوسرے دن یعنی

ماہ نسان کے پندرہوین روز سے مختص ہے۔ اسرائیلیون کی رہائی کے پورے ہر سال
کے بعد یہ عید ہوا کرتی تھی۔ بجز خاص صورتون مذکورہ گنتی ۹ و ۱۰۔۱۳ کے سوا
اون لوگون کے جو ایسے بیمار ہون کہ اونکی بچنے کی امید نہو اور سوا اون لوگون
کے جنکا ختنہ نہ ہوا تھا اور سب اسرائیلیون کو اس عید کا ماننا واجبات سے تھا
جب یہودیون کی عملداری تھی تو یہ بھی دستور تھا کہ لوگون کی خوشی کے واسطے بعض
مجرمون کو چھوڑتے تھے اور یہ دستور ایسا مروج ہو گیا تھا کہ پلاطوس بھی اسکے خلاف
نہ کرسکا اور برناس کو بناچاری چھوڑنا پڑا (متی ۲۷ و ۱۵ لوقا ۲۳ و ۱۷ اور یوحنا ۱۸ و ۱
۳۹) بعض خاص رسمیات جو اس عید مین ادا کیجاتی تھین خروج ۱۲ مین بالتفصیل مذکور ہین
متاخرین یہود نے بعض رسمیات برہ کی قربانی کے ساتھ اپنی طرف
سے بڑہالین موسیٰ نے اونہین نہین مقرر کیا تھا یعنی قربانی کے ساتھ انگوری
شراب کے چار پیالے پیتے تھے منجملہ اون کے تیسرا پیالہ پیکر بڑا گیت ہلّی لویاہ کا
یعنی زبور ۱۱۳۔ اور ۱۱۸ گاتے تھے اور جب کبھی چوتھے پیالہ کے بعد لوگ زبور
۱۲۰ اور ۱۳۶ گاتے تو پانچوان پیالہ اور پیا جاتا تھا۔ یسوع مسیح نے بھی سکرامنٹ
یعنی عشاء ربانی مقرر کی ہے اور ان رسمون کو کسیقدر مانا ہی عید فصح کا برہ
یسوع مسیح کا اور اوسکی تکلیفون اور موت کا نشان تھا۔ کوئی ہڈی اوسکی
نہین توڑی جاتی تھی یہ ایک ایسا واقعہ ہے جس سے اصلی برہ یسوع مسیح اور
اوسکے نشان یعنی عید فصح کے برہ مین کمال ہی مناسبت ہے (خروج ۱۲ و
۴۶ و یوحنا ۱۹ و ۳۳ و ۳۶)

۴- دوسری بڑی عید عید پنتکوسٹ کہلاتی تھی جو بے خمیری روٹی کے عید سے پچاسوین روز ہوتی تھی۔ یہ عید اوس فصل کی شکرگذاری مین کیجاتی تھی جو عید فصح کے بعد شروع ہوتی تھی۔ اسی وجہ سے نئے اناج کی روٹیان پکاکر خداوند کے حضور بطور پہلے پھلون کے پیش کیجاتی تھین اور اوس دن کو پہلے پھلون کا دن کہتے تھے۔ جسطور سے شکر خدا ادا کیا جاتا تھا اوسکا حال استثنا ۲۶ و ۵-۱۰ مین موجود ہے۔

۵ عید خیمہ اس امر کی یادگاری کے واسطے ہوتی تھی کہ جب اسرائیل جنگل مین پھرتے تھے تو خیمون مین رہا کرتے تھے۔ احبار ۲۳ و ۳۴-۴۳۔ مقدس یوحنا نے بھی (یوحنا ۷ و ۲) مین اس عید کو عید خیمہ کرکے لکھا ہے اس عید کو خروج ۲۳ و ۱۶ اور ۳۴ و ۲۲ مین) فصل کاٹنے کی عید بھی کہا ہے۔ قطع نظر اسکے اس عید سے مقصود انگورون اور میوہ جات وغیرہ کے پیدا ہونے کا شکر خدا کے حضور بجالانا اور سال آیندہ کیواسطے کثرت پیداوار کے دعا مانگنا بھی تھا۔ جتنے روز دن یہ عید رہتی تھی اوتنی دنون یہودی خیمون مین رہا کرتے تھے۔ گھر دن مین رہنے کی ممانعت تھی (نحمیاہ ۸ و ۱۶) روز کی معمولی قربانیون کے سوا بعض عجیب رسمیات اس موقع پر ہوتی تھین جنکی تفصیل گنتی ۲۹ مین موجود ہے اون عجیب رسمیات مین ایک یہ تھی کہ سلوم کے تالاب سے کچھ پانی مذبح پر لاکے ڈالتے تھے۔ خود یہودی کہتے ہین کہ یہ پانی روح القدس کا نشان تھا یسوع مسیح نے اسکا ذکر کرکے صاف صاف علی الاعلان فرمایا کہ اگر کوئی پیاسا ہو تو میرے پاس آئے اور پانی پئے (یوحنا ۷، ۳۷-۳۹)

۶- ان تین بڑی عیدون کے سوا کہ جنکا اوپر مذکور ہوا موسیٰ نے دو اور عیدین

مقرر کی تہین جو بڑی سنجیدگی اور خوبی کے ساتہہ ہوا کرتی تہین مگر اون عیدون مین ہر اسرائیل کا شریک ہونا ضروری نہ تہا -

۱- ایک اونمین نرسنگون کی عید تہی جو تسری مہینہ کی یکم اور دوم تاریخ کو کہ عبرانیون کے ملکی سال اوس مہینہ سے شروع ہوتا تہا ہوا کرتی تہی وجہ تسمیہ اس عید کی یہی ہے کہ ہیکلون مین اوس روز نرسنگے معمول سے زیادہ بجائے جاتے تہے (گنتی ۲۹ و ۱ و احبار ۲۳ و ۲۴) اس عید کو یہودی کوئی محنت کا کام نہین کرتے تہے احبار ۲۳ و ۲۵) اور مخصوص قربانیان جنکا ذکر (گنتی ۲۹ و ۱- ۶) مین آیا ہے خدا کے نام پر کیا کرتے تہے -

۲- دوسرے عید کو عید کفارہ اور یوم کفارہ کہتے تہے اوس روز یہودی بڑا سخت روزہ رکہتے کوئی محنت کا کام نہین کرتے نہ کسی قسم کی کہانے کی چیز کہاتے اور آپ کو غمزدہ بناتے (احبار ۲۳ و ۲۷ - ۳۲) جتنی موسیٰ کی مقرر کی ہوئی قربانیان یہودیون مین ہین اون مین سب سے ضروری یہی کفارہ کی قربانی تہی تسری کے مہینہ کے دسوین روز فقط سردار کاہن ہی ساری قوم کے گناہون کی عوض دیتا سال بہر مین فقط اسی روز سردار کاہن کو اندر جانے کی اجازت تہی اور وہ بہی بڑی بڑی ططیایون کے ساتہہ جنمین اندیشہ موت کا بہی تہا - جتنی دیر رسم کفارہ ادا کیجاتی تہی اوتنی دیر اور سب خیمہ کے باہر کہڑے رہتے تہے - اور یہ کفارہ بڑا نشان اس بات کا تہا کہ یسوع مسیح تمام دنیا کا کفارہ ہوگا - احبار ۱۶ مین اس عید کے رسمیات کی خوب تفصیل ہے *

۷ سواے اِن طرح طرح کے سالانہ عید دن کے جو خدا کے حکم سے مقرر ہوئی تہین متاخرین یہودنے چند اور عیدین مقرر کی تہین جنمین بعض کا ذکر ذیل مین موجود ہے ؛

ا پوریم یعنی قرعون کی عید جو آدر مہینہ کی چودہوین اور پندرہوین تاریخ اور لون سال ہوتا تو وبادر کے مہینہ کی اونہین تاریخون مین اس امر کی یادگاری کیواسطے کیجاتی تہی کہ خدا نے کمال رحمت و مہربانی سے یہودیون کو ہمن کے پنجۂ ظلم سے چہڑایا جس نے ارتاذرکس سے حکم پاکر تمام یہودیون کے قتل کا حکم تہا (استر ۳ اور ۹ آج حال کے یہودیون مین یہ دستور ہو کہ استر کی ساری کتاب عبادتخانون مین اس عید کے دنون مین ختم کرتے ہین مگر وہ چہپی ہوئی کتاب نہین ہوتی ہے بلکہ ڈنڈی پر اور کتابون سے علحدہ لپٹی ہوتی ہے اس عید مین سب یہودی عورت اور مرد ہر عمر کے جو لائق شریک ہونے کے ہین اونکو حکم ہے کہ اِس عید مین شریک ہوکر پڑہنا سنین تاکہ جو باتین اِس عید کے متعلق ہین خوب یاد رہین ۔

۲ - تجدید کی عید جسکا ذکر یوحنا ۱۰ و ۲۲ مین ہے جسکو یہوداہ مکابی اس نے ہیکل ثانی کی یادگاری مین مقرر کیا تہا کہ اوسنے اوس ہیکل کو انٹیوکس اپی فینس کے ہاتھ سے جسنے اوسے ناپاک کیا تہا چہڑا کے پہر اوسے پاک کیا اور خدا تعالیٰ کی عبادت کا حقہ جاری کی الغرض یہ ماہ چسلو کی ۲۵ تاریخ کو شروع ہوتی تہی اور تمام ملک کے لوگ اسکی بڑی خوشی کرتے تہے ۔

۸ - جن عید دن کا اوپر مذکور ہوا اونکے احوال کتب مقدسہ مین بہی موجود

ہین اور اونکا ماننا واجبات سے تہا۔ اون کے سوا سے بہت اور تیوہار متاخرین یہودونے مقرر کیئے جنکا ذکر اس مقام پر قصداً چھوڑ دیا ہی صرف اون عیدون کا ذکر اور کرینگے جو کئی سال کے بعد مقرری مدت پر ہوا کرتی تہین منجملہ اونکے ایک سال سبتی تہا جیسے ہفتہ مین ساتوان روز آدمی اور جانورون کے واسطے آرام کے تہا ایسے ہی زمین کی آرام کے واسطے سبت کا سال تہا۔ تمام سال سبتی بہر زمین غیر مزروعہ پڑی رہتی تہی اور جو کچھ اوسکا پیداوار ہوتا تہا راہ خدا مین صرف کردیتے تھے۔ نوکر چاکر مسافر اور مویشی خوب کہاتے تہے (احبار ۲۵ و ۱ و ۔ خروج ۲۳ و ۱۱)

شخصی غلامی سے اس سال مین لوگ آزاد رہتے تھے (خروج ۲۱ و ۲) اور کوئی کسی کا مقروض بہی نہین ہوتا تہا (استثناء ۱۵ و ۱ - ۲)

یوبل کے سبتی سال مین لوگ زیادہ خوشی کرتے تھے یہ سال ہر ساتوین سبتی سال مین یعنی اونچاسوین برس یا مروج سال کے پچاسوین برس ہوتا تہا (احبار ۲۵ و ۸ و ۱۰)

یوم کفارہ کی شام کو شروع ہوتا تہا اور تمام ملک مین نرسنگا پھونکا جاتا تب قرضخواہ اپنے قرضے چھوڑ دیتے تھے قیدی اور غلام آزاد ہوجاتے تھے جو غلام سات برس کی خدمت کے شرط پر مستحق آزادی ہوتے اور جنکے کان اسلیئے چھید دیئے جاتے کہ معلوم رہے کہ دوامی غلام ہین وہ بہی سب کے سب یوبل کی سال مین آزاد کردیئے جاتے کیونکہ اونکو حکم تہا کہ تمام ملک مین اوسکے سارے باشندون

کے درمیان آزادی کی منادی کرین - احبار ۲۵ - ۱۰) سواے اسکے یہہ بہی دستور تہا کہ اس سال مین تمام جائدادین بعینہ اصل مالکون کو پہیر دی جاتی تہین - پس یہ ایسا عمدہ بند وبست تہا کہ کوئی شخص بالکل تباہ ہونے نہین پاتا نہ ہمیشہ کے افلاس مین مبتلا ہونے پاتا تہا کیونکہ پچاس برس سے زیادہ مدت تک کسی کی جائداد کسی سے علیحدہ نہین ہوتی تہی - اور قیمت جائداد کی سال یوبل کے قرب وبعد کے مطابق گہٹائی بڑہائی جاتی تہی یعنی اگر مدت سال یوبل کے قریب ہوتی تو جائداد کی قیمت کم قرار پاتی کیونکہ یوبل مین وہ جائداد مشتری کو چہوڑنا پڑتی تہی -

احبار ۲۵ - ۱۵ جن شہرون مین شہرپناہ ہوتی تہی اون کے اندر کے اونکے مکانات بہی چہوڑ دیئے جاتے تہے مگر اوسمین یہ شرط تہی کہ اصل مالک سال بہر کے عرصہ مین کسی وقت بائع سے اپنا قبضہ اوٹہا لینے کی درخواست کرتا ورنہ باوجود سال یوبل کے خریدار کا مکان ہوجاتا -

سال یوبل اور نیز سال سبتی مین زمین آرام پاتی تہی یعنی اوس مین کچہ جوتا بویا نہین جاتا تہا *

دوسرا چوپایہ لیتا تو اوسکی سزا یہ تھی کہ دونون چوپائے مقدس ہو جاتے تھے (احبار ۲۷ و ۹-۱۰)

تیسرے ملکیت اور گھر کا خدا کیواسطے مخصوص کرنا اس قسم کی منّت مین قیمت بھی ہو سکتی تھی اور شئی مخصوصہ چھوٹ بھی سکتی تھی (احبار ۲۷-۱۴-۲۴)

چوتھے یہ کہ کوئی خود اپنی جان کو خدا کے لئے مخصوص کرے - اس قسم کی منت مین بھی قیمت ٹھہرانے اور چھڑا لینے کا استحقاق تھا (احبار ۲۷ و ۲ و ۸)

۲- ریاضت اور پرہیزگاری کی منّت اسکو کہتے تھے کہ کوئی شخص شراب اور کھانے یا کسی اور قسم کی چیز سے پرہیز کرتا تھا اس قسم کی منتون مین نظیر لوگ تھے جنکی صورتین گنتی ۶ مین مذکور ہین - ناصریون کا یہ قاعدہ تھا کہ شراب اور کشید کیا ہوا عرق اور ہر چیز سے جو انگور سے طیار ہوتی پرہیز کرتے اور بال چھوڑتے یعنی نہین منڈواتے اور مردے کو نہین چھوتے اور جو کوئی مردہ اتفاقاً اونکے سامنے مرجاتا تو دوسرے درجہ کے ناصریون کو از سر نو نصارت شروع کرنا پڑتی - نظیرون کی طرح ایک اور منت تھی جو یہودی اوسوقت کیا کرتے جب کسی بیماری سے شفا یا کسی خطرہ یا مصیبت سے خلاصی پاتے اور قربانیان چڑہانے سے تیس روز پہلے شراب سے پرہیز کرتے اور سر کے بال منڈواتے - اس دستور سے مقدس پولوس کے اوس طریقہ کی جسکا ذکر اعمال ۲۱ و ۲۶ مین ہے خوب توضیح ہو جاتی ہے -

۳- یہودیون کی طہارت بھی کئی طرح کی ہوتی تھی اور غرض طہارت سے شخص یا چیز خدا کی عبادت کیواسطے مخصوص کرنا ہوتی تھی *

یہودیون کی طہارت خاصکر دو قسم کی ہوتی تہین ایک تو یہ کہ سارے جسم کو یعنی غوطہ مارکر دہوتے جو کاہن لوگ اعتکاف کرتے اور اونکو مذہب مین داخل کرنے کی غرض سے کیا کرتے تھے۔ دوسرے ہاتھون یا پاؤن پر پانی بہاتے۔ یہ طہارت روزانہ کرنا پڑتی تہی لیکن فقط ہاتھہ پاؤن ہی نہین دہوتے تھے بلکہ کہانے کے پیالے اور برتن بہی دہویا کرتے تھے۔ (متی ۱۵ و ۲ و مرقس ۷ و ۳ و ۴ و یوحنا ۲ و ۶) انہین دو طہارت کا ذکر یسوع مسیح نے یوحنا ۱۳ باب ۱۰ آیت مین کیا ہی *

۴۔ شریعت موسوی مین ناپاک اون لوگون سے مراد ہی جنکا چہونا بلکہ جنسی ملنا ملانا بہی اوسوقت تک جائز نہین تہا کہ وہ خود اپنے آپ کو ناپاک تصور کرین یعنی ہر طرحکی راہ و رسم اپنی برادری سے ترک کرین اور سوائے اسکے اونکو ایسی جگہہ آمد و رفت رکہنے کی بہی اجازت نہ تہی جو خدا کی عبادت اور قربانیون کے واسطے مقرر تہی۔

اور جو ایسا کرتے تو اوسکی سخت سزا تہی مدت اور مصیبت ناپاکی کی مختلف تہی بعض صورتین ایسی بہی تہین کہ بعض مقرری رسمیات کے ادا کرنے سے ناپاک آدمی قریب مغرب پاک ہوجاتا تہا۔ بعض صورتین ایسی تہین کہ جنمین جب تک آٹھہ روز برابر ناپاکی کا سبب مطلقاً موقوف نرہتا اوسوقت تک مراسم مقرری ادا کرنا منع تہا کوڑہیونکو گوشہ مین پڑی رہنا اور لوگونسی علیحدگی اختیار کرنا اور اونسے بہت دور فاصلہ پر رہنا پڑتا تہا۔ اونکا لباس جدا تہا جس سے لوگ پہچان لیتے تہے کہ یہ کوڑہی ہی اگر کوئی صحیح و سالم آدمی اونکے پاس جاتا تو کوڑہی باواز بلند کہتا کہ ناپاک۔ اور ناپاک آدمیونکو حکم تہا کہ وہ پاکونکو نہ چہوئین اور جو ایسا کرتے وہ پاک بہی ناپاک ہوجاتا اور ناپاکونکو حکم تہا کہ شہر پناہ کے باہر لوگونکی آمد و رفت کی جگہہ سے علیحدہ

کو رہین (گنتی ۵ و ۱ و ۱۴) شریعت لاویون مین ناپاکیان گیارہ قسم کی لکھی گئی جنمین یہودیون نے اوپر اور اضافہ کین۔ لیکن سب سے سخت ناپاکی کوڑہ سمجھی جاتی تہی جو آہستہ آہستہ اسطرح شروع ہوتی ہے کہ کسی کو معلوم نہین ہوتا ہے اور آخرش کو لاعلاج ہو جاتی ہے اور پہر اوسے دیکھکر نہایت کراہیت آتی ہے۔ موسیٰ نے اوس عارضہ کی صورتین احبار ۱۳ و ۱۴۔ اور گنتی ۵ و ۱ و ۱۴ اور استثنا ۲۴ و ۸ و ۹ مین بیان کی اہین۔ کوڑہ یعنی جسم کا بگڑ جانا اوس خرابی کی ایک بڑی علامت ہے جو گناہ کے باعث آدم کی اولاد مین پائی جاتی ہین اور جو قربانیان کوڑہی بعد اچھے ہونے کے چڑہاتے تھے وہ علامت اوس برّہ کی ہے جو تمام دنیا کی گناہون کو اوتار لیتا ہے۔

بارہوان باب

یہودیون کی تخریب مذہبی کے بیان مین

۱۔ یہودیون کی بت پرستی۔ (۲) یہودی فرقے جنکا ذکر عہد جدید مین ہے۔

(۳) یہودیون کی کسال تخریب بزمانۂ ولادت مسیح۔

۱۔ یہودیون کی بت پرستی کے بیان مین۔

بت پرستی معبودان باطل یعنی بتون کی پرستش کو کہتے ہین پیدایش ۶ و ۵ اور رومیون ۱ و ۲۳ کی تطبیق سے کامل یقین ہوتا ہے کہ طوفان سے قبل بت پرستی پہیل گئی تہی اور ہمارے اِس یقین کے مزید تصدیق یسوع یہودا کی آیت ۱۴ کے

مضمون سے ہوتی ہے) جو انہیں وقت کے ایسے چند آدمیون کے (جو خداوند خدا سے منکر تہے)
چلن رویہ کا ذکر کرکے اپنے خط کے ۱۱ آیت مین لکہتا ہے کہ افسوس اون پر جنہون نے
قائن کی راہ اختیار کی ہے ۔ رسول کے قول مذکورہ سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ جنہون
نے خدا کو چہوڑ کے بجائے خالق کے مخلوق کی پرستش شروع کی اونہین اول اولاد
قائن تہی ۔ اول بت پرستی آسمانی چیزون کی جاری ہوئی یعنی چاند سورج ستارے
وغیرہ کی ۔ خاص عراق عرب اور کالدیہ مین بعد طوفان کے بت پرستی کی رسم اول
جاری ہوئی وہان سے کنعان اور مصر اور اور ملکون مین پہیل گئی ہر چند کہ موسیٰ
نے خدا کے حکم و ہدایت سے اسرائیلیون کو ایسا مذہب تعلیم کیا تہا کہ اور کسی قوم
مین نہین تہا اور باوجودیکہ تمام احکام موسوی مذہب کے ایسے تہے کہ اسرائیلی
بت پرستی سے بچے رہتے مگر وہ ایسے ضعیف الاعتقاد اور دل کے مذبذب تہے کہ
مصر سے رہائی پانے کے بعد ہی بت پرستی مین گرفتار ہوگئے (خروج ۳۲ و زبور
۱۰۶ و ۱۹ و ۲۰ اعمال ۷ و ۱ ۴ - ۴۳) کنعان مین داخل ہوتے ہی اونہون نے بہی اون
معبودون کی جنکو کنعانی اور اور گرد و نواح کی قومین پوجتی تہین پرستش کی (قاضی
۲ و ۱۳ و ۸ و ۳۳) اس ناشکری کے عوض اونہین سخت سزا ملی ۔

اور مشہور ہے کہ جب اونکا ملک دو سلطنتون مین منقسم ہوگیا تو اوسکے عرصہ قلیل
کے بعد گو بیچ مین چند مدت کو سنبہل بہی گئی حاکم اور رعایا سب کے سب بت پرستی
مین مبتلا ہوگئے فرقہ یہودا کے لوگ بہی اجنبی معبودون کی پرستش سے محفوظ نہین
رہے جیسا کہ نبیون کی اکثر ملامتون اور مذمتون سے ثابت ہوتا ہے ۔ مگر آخر کار

اون لوگون کے سخت قاعدہ سے واقف ہوکر جو بابل کی اسیری سے چھوٹ کر آئے تہے بت پرستی چھوڑ دی اور تمام معبودون باطلہ اور اجنبی طریقون پرستش سے سخت متنفر ہو گئے یہ بڑی اصلاح عزرا اور نحمیاہ نے اور اون بڑے دینداروں نے جو اونکے بعد اونکے خلفاء ہوئے بخوبی تمام کی لیکن بوجہ مرور زمانہ کے دینداری کی قوت جاتی رہی گو کہ ظاہر برتاؤ قائم رہا اور عہد جدید سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے منجی کے زمانہ مین یہودیون کے بہت سے فریق ہو گئے جو از یکدیگر کمال ہی مختلف الراے والعقیدہ تہے اور اونکے درمیان سخت عداوت اور تعصب بڑہ گیا تھا۔

۲- اسمقام پر اون مختلف فرقون اور اونکی جدا جدا تعلیمات کا جنکا عہد جدید مین جا بجا ذکر آیا ہے ہم بالتفصیل احوال قلمبند کرتے ہین۔

فرقۂ صدوقی کی وجہ تسمیہ ایک شخص مسمے صدوق سے ہے جو انٹگونس سوس کا شاگرد اور یہودیونکی صدر مجلس کا میر مجلس تہا جسکا زمانہ دو سو ساٹھ برس قبل زمانہ مسیح سے تہا۔ اس فرقے والے تمام بے لکہے قوانین اور حدیثون کو جنکی فریسی بڑی عظمت کرتے اور نہایت حق جانتے تہے غیر معتبر ٹہراتے تہے اور اونکی راے اور دعوے یہ تہا کہ یہودی مذہب صرف کتب مقدسہ پر موقوف ہے۔ فرشتون کے اور ارواح کے وجود کے وے منکر تہے اور یہ بہی اونکی راے تہی کہ جسم کے ساتھ روح بہی مرجاتی ہے اسواسطے آیندہ کے عذاب و ثواب کا کچہ اعتقاد نہ تہا اس فرقہ کے لوگون کی تعلیمات لوگون کو ایسی پسند نہ تہی جیسی فریسیون کی تہی اور ایسے لوگ شمار مین بہی تہوڑے تہے +

۲۔ فریسی بھی صدوقیون سے کچھ بہت مدت بعد کے نہین معلوم ہوتے ہین یہودیون مین یہ فرقہ بہت بڑا اور ممتاز اور مشہور تھا۔ یہ نام ایک عبرانی لفظ فارس سے ہے کہ اوسکی معنی علٰحدہ کے ہین نکلا ہے وجہ اس نام کے رکھنے کی یہ معلوم ہوتی ہے کہ یہ لوگ آپ کو یہودیون کے باقی فریق سے باعتبار دینداری اور ادا ے مراسم مذہبی کے علٰحدہ اور بہتر جانتے تھے اونکو اس بات کا فخر تھا کہ بسبب حق پر ہونے ہمارے فرقہ کے ہمارے فرقہ والے سزاوار بہشت کے ہین اور آپ کو راستباز جانکر اوروں سے نفرت رکھتے تھے۔ (لوقا ۱۱ و ۲۰ ۵ و ۱۸ و ۹ و ۱۱)

اگرچہ وے عہد عتیق کے نوشتجات کو یہودی مذہب کا مآخذ سمجھنے کا اقرار کرتے تھے لیکن سماعی نصائح اور روایات پر جو خارجی دستورات سے متعلق تھین ویسا ہی معتبر جانتے تھے۔ وے روح کے غیر فانی ہونے اور قیامت کے قائل تھے لیکن وے اسکے بھی قائل تھے کہ سب باتین قسمت کے محکوم ہین۔ وے شریعت موسوی کی بڑی احتیاط سے شرح کرتے اور اوسکے معنی و مطالب سمجھاتے لیکن اکثر فیلسوفانہ اور سماعی باتون سے اون مطالب کو مخلوط کر کے اوسکی تاثیر کو دور کر دیتے تھے۔ اونکی مصنوعی تقدس اور بزرگی کا عوام الناس خصوصاً عورات پر بڑا اثر تھا یسوع مسیح نے اونکی مکاری اور لغو و فضول باتون کی بڑی مذمت کی ہے۔

۳۔ تیسرا بڑا فرقہ یہودیون کا اسینی تھا جو صدوقیون اور فریسیون سے رسمیات اور تعلیمات دونون مین بہت مختلف تھا۔ اونکے آپس مین بھی دو فریق تھے ایک تو ترک کل یعنی دنیادار جو جماعت کے ساتھ یعنی اکٹھے ہو کر رہتے اور بعض اونمین شادی بھی

کرتے تھے وے شہرون مین اور اون لوگون کے گرد و نواح مین رہتے تھے او کا شتکاری اور اور درست پیشہ کیا کرتے تھے ۔

۲ خیالی اصول جنکو لوگ اطبا بھی اِس معنی کر کہتے تھے کہ گویا کہ وے معالج روحانی تھے اور ہمیشہ دعا و بندگی اور لوگون کے گناہون کی شفاعت مین مشغول رہتے تھے اور بڑے بڑے قصبہ جات مین رہنے سے پرہیز کرتے تھے کیونکہ اون کے نزدیک ایسی سکونت عبادت آلہی مین مخل ہوتی تھی ۔ دونون فریق کے لوگ نہایت پرہیزگاری اور دینداری مین مشہور اور بُری قسمون سے سخت متنفر اور سبت کے بڑی پختہ ماننے والے ہوتے تھے ۔ یہ لوگ بقائے روح کے قائل تھے گو کہ جسم کے مبعوث ہونے اور فرشتون کے وجود اور آیندہ کے عذاب و ثواب کے منکر تھے ۔ اونکا یہ بھی عقیدہ تھا کہ ہر شئی ازل سے جسطور پر کہ وہ ہے اوسی طور پر ترتیب دی گئی ہے اگرچہ اس فرقہ والون کا عہد جدید مین صاف صاف ذکر نہین آیا مگر ۲ کلسیون ۱۸ او ۲۱ و ۲۳ مین ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اِن ہی کی طرف اشارہ ہے اور ایسا تصوّر کیا جاتا ہے کہ متی ۱۹ و ۱۲ مین جنکی نسبت لکھا ہے کہ خدا کی بادشاہت کے خاطر اونہون نے آپ کو خوجہ بنایا ہے وہ اِنہین کی طرف اشارہ ہے ۔

۴ ۔ فقیہ جنکا انجیل مین اکثر جگہہ ذکر ہے یہودیون کے فرقون مین سے تھے فقیہون کا کام یہ تھا کہ مقدس کتابون کے ترجمے اور مشکل آیات کی شرح اور رسمی شریعت مین جو دقتین واقع ہوتین اونکا تصفیہ کرتے تھے ۔ یہودیون مین فقیہون کا کہنا سننا بہت چلتا تھا اور فقیہ شریعت کے خانگی معلم کی طور پر سمجھے جاتے تھے ۔

۶۔ ہیرودیسی جو مذہران سلطنت کہلاتے اور اوس ہیرودیس کے طرفدار تہے جسکا غلط نام اعظم تہا۔ ان لوگون کی وجہ تسمیہ یہی تہی کہ وہ ہیرودیس کے طرفدار تہے اور جیسے اوسکے معاملات ملکی اور مصلحت وقت مقتضی ہوتے ویسے ہی شرعی نکال لیتے یعنی ایسی باتین نکالتے تھے کہ رومی جنکی عملداری تہی اون سے خوش ہوتے تھے۔

۷۔ گلیلی جو یہودگالونٹ کے پیرو تھے اور اوسی کی قربانیان چڑہائین اسوجہ سے یہودیون کے اور سامریون کے درمیان سخت عداوت ٹہری جسکا جابجا عہد جدید مین مذکور ہے سامری (جو ابتک پائے جاتے ہین مگر شمار مین نسبت یہودیون کے بہت تہوڑے ہین) یہودیون کی کل کتب مقدسہ سے بجز موسیٰ کی پانچ کتابون کے قطعاً منکر ہین مگر موسیٰ کی پانچون کتابین اونکے پاس پرانی عبرانی حروف مین موجود ہین۔ اور خاص خاص باتون مین ہمارے حال کے نسخون سے جو یہودیون کے پاس تھے بالکل مطابق ہین اسی سبب سے سامری کہتے ہین کہ موسیٰ کی ضروری اور عمدہ کتابین ہماری پاس بجنسہ بےتحریف موجود ہین۔

۸ سامری جنکا ذکر عہد جدید مین آیا ہے یہودیون کی دس قومون اور غیر قومون کی آمیزش سے پیدا ہوئے تھے۔ یعنی اون مین یہودیون کی دسؔ قومون اور غیر اور غیر قومون کا میل تہا اون کے اسی میل سے یہودی اونہین اپنے زمرہ مین نہین شمار کرتے تھے اور اسیری بابل سے مراجعت کرنے کے بعد یہودیون نے اونہین ہیکل کی تعمیر ثانی مین مدد دینے کیواسطے شریک کرنا نہین چاہا۔ اس انکار کے اور نیز اور سببون سے سامریون نے اپنے واسطے ایک ہیکل کوہ گریزن پر علیحدہ

بنائی اور شریعت موسوی کی روایات کے بموجب ویسی تعلیمات کو مانتے اور
اون پر چلتے تھے۔
اونکا عقیدہ تہا کہ محصول حق خدا کا ہے رومیون کو ہرگز محصول نہین دینا چاہیے
اونکی مذہبی آزادی اور شریعت الٰہی کے اختیارات صرف ہتھیارون کے زور سے
قائم تھے اور باتون مین اونکی تعلیمات بالکل فریسیون کی سی تہین۔ ذیلاتی جن کا
یہودیون کی کتب تواریخ مین بہت ذکر ہے معلوم ہوتا ہے کہ یہود کی تابعین مین سے
تھے اور لوگون کا گمان ہے کہ جن ریاکار آدمیون کو فریسیون اور ہیرودیسیون
نے یسوع کے پاس باتون مین لگانے کے لیئے بھیجا تہا اسی فرقہ مین سے تھے۔
(متی ۲۲ و ۱۵ و ۱۶ امرقس ۱۲ و ۱۳ و ۱۴ لوقا ۲۰ و ۲۰)
۸۔ سکاری جنکا ذکر اعمال ۲۱ و ۳۸ مین ڈاکو کر کے آیا ہے جو اپنے کپڑون مین
ہتھیار چھپائے رکھتے تھے اور چپکے سے جسکو مارنا ہوتا تہا ہتھیار نکالکر مار ڈالتے تھے
۳۔ یہودی مذہب اور دینداری کی خرابی اون الزامات سے جو یسوع مسیح
نے اونپر لگائے ہین جو چارون انجیلون مین موجود ہین بخوبی ظاہر ہے بے شک
یسوع مسیح کے وقتون مین وہ مذہب بہت بگڑ گیا تہا مقدس مصنفون کے
بیان کی تصدیق کافرون کے بیان سے خصوصاً یہودی مورخ یوسفس سے
ہوتی ہے جو لکھتا ہے کہ سردار کاہنون اور زمانہ سردارون کی خرابی اور لغو
حرکات نے تمام کاہنون کو خراب کیا اور پہر اون سے عام لوگون مین جو جہالت
اور بدمعاشی مین غرق تھے اور غیر قومون سے سخت بغض اور کینہ رکھتے تھے

یہ خرابی پہلی - مورخ مذکور لکھتا ہے کہ آخر مین یہودیون کی خرابی اور شامت اعمال اس درجہ کو پہونچی کہ اگر رومی اونکی مخالفت مین دیر کرتے یعنی اونکے ملک پر قبضہ کر لیتے تو شہر یروسلم یا تو زلزلہ سے تباہ ہو جاتا یا طوفان سے غرق یا سدوم وغمورا کی طرح آسمانی آگ سے جلکر خاک سیاہ ہو جاتا کیونکہ اس زمانہ کے لوگ شرارت اور بدمعاشی مین اون سے جنھون نے یہ مصیبتین اوٹھائی تھین بہت بڑہے ہوئے تھے +

دوسرا حصہ

یہودیون اور اور قومون کی پرانی باتین جنکا کتب مقدسہ مین کہین کہین ذکر ہوا ہے

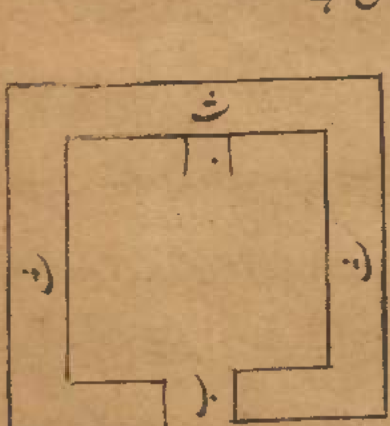
باب اول

یہودیون کی سکونت کے بیان مین

معلوم ہوتا ہے کہ جب اولاد آدم کی بڑہنے لگی تو اونھون نے اول اول غارون اور کوہون مین رہنا اختیار کیا - مثلاً لوط اور اوسکی لڑکیان سدوم کے غارت ہونے کے بعد غارون مین رہنے لگین اور عزرا نے اور حال کے سیاح بھی اس امر کی تصدیق کرتے ہین کہ شرقی ملکون مین ایسے غار اجتک پائے جاتے ہین جنمین آدمی جنھین آدمیون نے ابتدا رہنے کیواسطے استعمال کیا تھا بعد اونکے خیمون مین رہنے لگے -

پیدایش ۱۱ و ۳) پھر ہوتے ہوتے یہانتک نوبت پہونچی کہ مکان بننے لگے - جو امیر تھے اونھون نے پتھرون اور اینٹون کے مکان بنائے اور جو غریب تھے اونھون نے لکڑی اور یا مٹی کے مکان بنائے - جیساکہ آج تک شرقی ملکون مین رواج ہے وہ مٹی ایسی تھی کہ جب کنعان کے پہاڑون سے پانی آتا تھا تو وہ گر پڑا کرتے تھے یعنی مضبوط نہ تھے کہ گھر احتیاط سے رہیں ہمارے خداوند نے پہاڑی وعظ کے اخیر مین اس واقع کو بیان کیا تھا- متی ۷ و ۲۶-۲۷) ایسٹ انڈیز مین کچی دیوارون مین اکثر نقب زنی کیا کرتے ہین اور بیچارے بیخبر آدمیون کا مال گھر مین نقب کی راہ سے گھسکر لوٹ لیتے ہین -

معلوم ہوتا ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے شاگردون کو اسی قسم کی تمثیلات سے سمجھایا ہے یعنی یہ کہ تم اپنے مال ایسے مکانون مین مت رکھو کہ چور اوسے توڑ کر چرا لیجا دین (متی ۶ و ۱۹ و ۲۰) اس قسم کی دیوارون کے سوراخون مین سانپ اکثر چھپ رہتی تھی (عموس ۵ و ۱۹) اسمقام پر کتاب والے نے شرقی ملک کے ایک مکان کا نقشہ کھینچا ہے مگر ہم لوگون کو کہ شرقی ہین اور ایسے مکانون مین رہتے ہین - اور اوسکا سمجھنا نقشہ ذیل سے بہت آسان ہے -



چونکہ طرز عمارت اور رسم و دستور شرقی لوگون کے ابتک بدلے نہین ہین اسواسطے حال
کے شرقی مکان کے نقشہ سے بہی اسوقت کے یہودیون کے گہرون کا طرز عمارت بخوبی
معلوم ہوجائے گا شرقی ملکون مین راستے اکثر تنگ ہوتے ہین اور وجہ اسکی یہ ہے کہ
سورج کی گرمی سے امن رہتی ہے۔ اور بعض جگہہ سڑک کے دونون جانب برابر
دکانین بہی ہوتی ہین اگر ہم (الف) (الف) سڑک سے مکان مین جاوین تو اول
ہمین احاطۂ مکان کے اندر جانے کے لیئے بیرون دروازہ (ب) مین گذرنا ہوگا۔
احاطۂ مکان کے اندر صحن جو ہے اوسمین چٹائیان یا فرش بچہا ہوتا ہے جسپر بہت سے لوگ
جب بہی کوئی شادی یا ختنہ یا کسی اور قوم کی تقریب ہوتی ہے تو اکثر بیٹھتے ہین۔
بادشاہی محل کے صحن مین انگور رس کا پیالہ لوگون کو دیا گیا تہا (استر ۱ و ۵) اور صحن
ہی مین بہی جمع ہوکر یسوع مسیح کی باتین سُنتے تہے جسکا ذکر لوقا ۵ و ۱۹ مین آیا ہے مگر آیت مذکور
مین صحن کو وسط مکان کرکے لکہا ہے اس صحن کے آس پاس بہی اکثر مکانون مین چاروں طرف
مکان یعنی کوٹہے ہوتے ہین صرف (ث) (ث) تصویر پر دیکہو جسکے باہر ہمیشہ عمارت
تہی دالان بنے ہوتے ہین جب کوئی (ث) مین جانا چاہے تو اول دالان مین جانا پڑتا
ہے جسجگہہ (د) لکہا ہے وہ کوٹہے کا دروازہ ہے۔ کوٹہون کے دروازے اکثر بند رہتے
ہین اور خدمتگار دربانون کے طور پر دروازے پر رہتے ہین (یوحنا ۱۸ و ۱۶ و ۱۷) و
اعمال ۱۲ و ۱۳ چہتین سیدہی یعنی چپٹی ہوتی ہین جیساکہ اب تک رواج ہے وہ مٹی
کی ہوتی ہین مٹی خوب مضبوطی سے کوٹی ہوتی ہے کہ مینہ اندر نہین آنے پاتا ہی لیکن
چہتون پر تہوڑی تہوڑی گہاس جم جاتی ہے جسکا ذکر زبور ۱۲۹ و ۶ اور یسعیاہ ۳۷

و ۲۷ و ۲ مین آیا ہے ان چہتون کے آس پاس چوڑی اونچی دیوارین ہوتی ہین اسلیئے کہ لوگ
اندر نہ گھس آوین ایسی محافظت کا استثنا ۲۲ و ۸ مین حکم ہے اسی قسم کی چہت تہی جسے
لوگون نے اسلیئے توڑا تہا کہ لقوہ کے مارے ہوئے کو صحن سے مکان مین پہنچا دین۔ (مرقس
۲ و ۴ و لوقا ۵ و ۱۹) مکان کے پیچھے عورتون کے رہنے کی جگہہ ہوتی ہے جسکو عربی مین حرم
کہتے ہین اور عہد عتیق مین محل کہتے ہین اسرائیل کا بادشاہ مناحم اسی حرم یعنی دیوان خاص
کے اندر مقتول ہوا تہا ۲ سلاطین ۱۵ و ۲۵ سلیمان کا حرم بہیتر کو اور جدا مکان تہا۔
(۱ سلاطین ۷ و ۸ و ۲ تواریخ ۸ و ۲) شرقی ملکون کے مکانون کا سامان بہی بہت کم اور
سیدہا سادہ ہوتا ہے خصوصاً غریب آدمیون کے مکانون مین تو صرف چند ضروری
چیزین ہوتی ہین۔ کرسیون کی جگہہ اونکے یہان چمڑے اور چٹائیان ہوتی ہین اور جو
کپڑے پہنتے تہے اونہین کو بچہاتے اور اوڑہتے بہی تہے (خروج ۲۲ و ۲۵-۲۶-
استثنا ۲۴ و ۱۳) یہ بیان اُس مفلوج کے حال سے بخوبی معلوم ہوتا ہے جسکو خداوند
نے فرمایا کہ اوٹھ اپنا کہٹولا لے اور چلا جا (متی ۹ باب ۶ آیت)

امیرون کے گہرون مین نفیس مخمل کے بستر اور کوچین اور سوفی ہوتے تہے جسپر وے
بیٹہتے اور لیٹتے اور سوتے تہے (۲ سلاطین ۴ و ۱۰ و ۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸) پچہلے زمانہ مین
بہت خوبصورت کوچین ہاتہی دانت کے کناری لگی ہوئی ہوتی (عاموس ۶ و ۴) اونپر
عمدہ اور خوشبو مین بسے ہوئے غلاف اور بچہونے ہوتے تہے (امثال ۷ و ۱۶ و ۱۷)
ان سوفون پر یہودی بہی کے بیان سے معلوم ہوتا ہے کہ پچہلے زمانہ یعنی قریب اختتام سلطنت
یہودیون کے (کیونکہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ کے وقتون مین میز پر لیٹنے کا دستور

تہا اوسے لیٹ کر کہانے کہایا کرتے (عموس ۶ و ۴ لوقا ۷، و ۳۶ و ۳۸) اور اون سخ تونپر اسطرح لیٹا کرتے تھے کہ سر میز کی طرف ہوتا تھا اور کروٹ لیئے ہوتے تھے اور ہر کسی کے آنے کے لیئے جگہہ ہوتی تھی جو کوچ کے نیچے آتا تھا ۰

دوسرا باب

یہودیون کے لباس کے بیان مین

اگلے وقتون مین بنی آدم کی پوشش بہت سادہ تھی اول تو جانورون کی کہالین پہنا کرتے تھے مگر جسقدر آدمی بڑہتے گئے اور تہذیب پھیلتی گئی اوسیقدر صنعتین بہی بڑہتی گئین لوگون نے سن اور اونکے کپڑے بنائے (احبار ۱۳ و ۴۷ و امثال ۳۱ و ۱۳) بعدہ نفیس مہین اور ریشمی کپڑے رنگ برنگ کے امیر آدمی پہننے لگے۔ (۲ سموئیل ۱ و ۲۴ امثال ۳۱ و ۲۲ لوقا ۱۶ و ۱۹) اگلے وقتون مین رنگ برنگ کپڑے لوگون کو بہت اچھے معلوم ہوتے تھے یوسف کی پوشاک بہی ایسی ہی تہی اوسکے حسدی بہائیون نے جب اوسکے بیچنے کا ارادہ کیا تو اوتار لیا تہا (پیدایش ۳۷ و ۲۳) بادشاہون کی بیٹیان نہایت بہاردار کارچوبی کام کیئے ہوئے کپڑے پہنتی تہین (زبور ۴۵ و ۱۳ و ۱۴) یہودی بہت نیچے نیچے چوغے پہنا کرتے تھے کیونکہ ۲ سموئیل ۱۰ و ۴ مین لکھا ہے کہ بادشاہ امون نے داؤد کے ایلچیون کی پوشاک جہٹک کے بیچ سے پہاڑ ڈالی تہی نہایت سادہ اور پرانی پوشاک جبہ ہے یہ اکثر ململ کا ہوتا تہا جس سے سادہ جسم گہٹنون کے نیچے تک ڈہکا رہتا تہا اور اوسکے اوپر سے کمر پر ایک پٹکہ بندہا ہوتا تہا

جو لوگ نرا جبہ پہنے ہوتے تہے اونکو لوگ کبہی ننگا کہتے تہے جیسا کہ یوحنا ۲۱ و ۷ مین لکہا ہے جبہ کے نیچے ایک اور لباس بہی ہوتا تہا جسے کرتہ کہتے تہے - مگر اسلیئے کہ وہ آدمی کی حرکت کے مانع نہو اوسکے اوپر کمر پٹکے باندہتے تہے جسکو کتب مقدسہ مین طرح طرح کے استعارات سے طیاری اور روانگی اور کام پر آمادگی ظاہر کرنیکے واسطے ذکر کیا ہے کبہی یہ پٹکے روپیہ پیسہ اور اور چیزین رکہنے کے واسطے بطور جہولے کے بہی کام مین آتے تہے (متی ۱۰ و ۹ مرقس ۶ و ۸) جبہ کے اوپر ایک اور لباس از قسم لبادہ ہوتا تہا جو قریب قریب چوکور کئی فیٹ لمبا چوڑا تمام جسم کے آس پاس لپٹا ہوا یا کندہون پر بندہا ہوتا تہا - پاؤن کو چوٹ سے محفوظ رکہنے کیواسطے ایک قسم کی جوتی پاؤن پر باندہی جاتی تہی اوسکا کہولنا باندہنا کمتر نوکرون کا کام تہا -

ڈاڑہی مرد کا بڑا زیور سمجہی جاتی تہی اسنواسطے اوسکا کہسوٹنا بڑا برا جانتے تہے (۲ سموئیل ۱۰ و ۴) بہت سی بالون کا سر داخل خوبصورتی تہا (۲ سموئیل ۱۴ و ۲۶) اور گنجہ کو حقیر جانتے تہے (سلاطین ۲ و ۲۳) بالون مین کنگہی کرتے وقت تیل ڈالتے خصوصاً تیوہار کے دن اس دستور کی نسبت کتب مقدسہ مین بہت حوالات پائے جاتے ہین ایک قسم کی ٹوپی جو غالباً پگڑی کے مثل ہوتی تہی سر کے بچاؤ کے واسطے اوڑہتے تہے - بہت سے عمدہ عمدہ جوڑے کپڑونکے رکہنا داخل شان امارت تہا اور اونکے رکہنے کا طریقہ ذکر ایوب ۲۷ و ۱۶ اور متی ۶ و ۱۹ مین آیا ہے زبور ۴۵ و ۸ سے معلوم ہوتا ہے کہ شرقی ملکون مین کپڑے رکہنے کے صندوق وغیرہ کو خوشبوؤن سے بساتے تہے -

عورتون کی پوشاک مردون سے خاصکر اسمین مختلف تہی کہ عورتون کے پہننے کا اور قسم کا ہوتا تہا اور ایک برقعہ بہی اوڑہتی تہین۔

انگوٹھی بالا اور جہمکا اور زیورات جو خوبصورت عورات ابتک پہنتی ہین یہودیونکی عورات ضرور یہی پہنتی تہین اور جیسا کہ ہمارے وقتون کے شرقی عورات اپنی آنکھون مین سرما لگاتے ہین ایسے ہی یہودی عورات مین بہی دستور تہا۔ ایسا ہی ازبیل نے کیا تہا جیسا کہ ۲ سلاطین ۹ : ۳۰ مین لکہا ہے کہ اوسنے اپنی آنکھون مین سُرمہ لگایا اور اپنا سر سنوارا اور ایوب کے چھوٹے (ایوب ۴۲ : ۱۴) لڑکے کا نام اسی قسم کا تہا جس سے اِس دستور کی طرف اشارہ ہے زنانی پوشاک کے لوازمات مین سے شیشہ یعنی آینہ بہی تہا اگلے وقتون مین وے ڈہلے ہوئے چکنے پیتل کے ہوتے تہے اور عورتون کے ہاتھون مین رہتے تھے ؛

تیسرا باب

یہودیون کی شادی کے دستورات کے بیان مین

شادی کرنا یہودیون کے نزدیک پاک فرائض سے سمجہا جاتا تہا۔ اور مجرد رہنا بڑی حقارت کی بات سمجہتے تھے۔ کثرت ازدواج بہی جاری تہی لیکن کتاب سے اوسکی اجازت نہ تہی۔ لیکن ایک عورت سے زیادہ زیادہ عورات جو ہوتی تہین

تو وہ مرتبہ مین پہلی بی بی سے کمتر ہوتی تہی اور اونکی اولاد باپ کے مال و اسباب کی وارث نہین ہوتی تہی بجز اوس صورت کے کہ پہلی بی بی یا عزیز بی بی سے اولاد نہو۔ مثلاً سارہ ابراہیم کی اصل بی بی تہی جس سے اسحاق تہا وہی اصل وارث اوسکے دولت کا ہوا لیکن سارہ کے سوائے اوسکی دو عورتین اور بہی تہین یعنی ہاجرہ اور قطورہ انسے بہی اولاد تہی مگر اس اولاد مین اور اسحاق مین بہت فرق تہا کیونکہ پیدایش ۲۵ و ۵ و ۶ مین لکہا ہے کہ اوس نے اونہین کچہ انعام یا بخشش دیکر اپنی زندگی مین علیحدہ کر دیا نکاح کا کوئی خاص طریقہ یہودیون مین حضرت موسیٰ نے نہین مقرر کیا تہا صرف ایجاب قبول کافی سمجہا جاتا تہا۔ جسطور سے لڑکے کا پیام دیتے تہے اوسکا کچہ حال سکم کے احوال سے جسنے یعقوب کی بیٹی دیناہ کی شادی کیواسطے پیام دیا تہا ظاہر ہوتا ہے (پیدایش ۳۴ و ۴ و ۱۲) اور اصلیت نکاح اور طریقہ ادائے رسم شادی پیدایش ۲۴ و ۵۰ و ۵۱ و ۵۷ و ۱۷ مین مذکور ہے۔ اسمین شک نہین کہ نکاح کی مدت پہلے عورت مرد کی منگنی بہی ہوتی تہی۔ اور یہ منگنی یا تو بذریعہ تحریر کی ہوتی تہی یا لڑکے کی طرف والا دولہن کی طرف والون کو کچہ نقدی گواہون کے سامنے اسلیئے دیتا تہا تاکہ خوب پختگی اس امر کی ہوجاوے کہ یہ لڑکی ہماری ہوگئی۔ بعد منگنی کے (جو عموماً اوسوقت مین ہوتی تہی جب دولہا دولہن جوان ہوتے تہے) کچہ مہینون یا کچہ برسون تک جب تک کم سے کم بارہ برس کی نہوتی وہ لڑکی باپ کے گہر رہتی اور اوسکا نکاح نہین ہوتا تہا۔ یہ بات کہ شادی سے کچہ مدت پہلے منگنی کرنے کی رسم تہی۔ استثناء ۲۰ و ۳ و ۷ سے صاف ظاہر ہے۔ مثلاً دیکہتے ہین کہ سمسون کی جورو منگی ہونے

کے بعد کچھ مدت تک اپنے والدین کے گھر مین رہی (قاضیون ۱۴ و ۲) اگر شادی اور منگنی کے درمیانی عرصہ مین دولہن کسی دوسرے شخص سے مرتکب فعل بد ہوتی اور اوس وفاداری مین جو اوسکو اپنے دولہہ کے ساتھ چاہیئے تھی اوسمین فرق آتا تو وہ زانیہ قرار دیجاتی تھی۔ یہودیون مین اور عموماً تمام شرقی ملکون مین شادی کرنا بمنزلہ اسکے ہے کہ مرد گویا عورت کو خریدتا ہے اسیواسطے جیسے شادیون مین عورتین خاوندون کے گھر مین جہیز لاتی ہین اسیطرح مرد بھی عورت کو یا اوسکے مان باپ کو کچھ زر نقد یا تحفہ جات اس جہیز کی عوض مین نذر کرتا ہے۔ دیکھو اسکی تمثیلات پیدایش ۲۴ و ۵۳ و ۱۲ و ۲۹ و ۱۸ و ۱ اسموئیل ۱۸ و ۲۵ مین۔ شادی مین بڑی دھوم دھام اور دعوتین ہوتی تھین۔

تمثیل جسکا ذکر متی ۲۵ مین ہے اون رسومات کے حال جو ایسے موقعون پر ادا کیجاتی تھین بہت اچھی طرح معلوم ہوتا ہے۔ یہودیون مین طلاق سے بھی ایسے ہی نکاح فسخ ہوجاتا تھا۔ جیسے شوہر و زوجہ مین سے کسی ایک کے مرنے سے۔ ہمارا منجی فرماتا ہے کہ موسیٰ نے ایسی اجازت اپنے لوگون کو سختدلی سے دی تھی ابتدا سے ایسا نہ تھا (متی ۱۹ و ۸) یعنی اسکا مطلب یہ ہے کہ وہ عادی اس خرابی کے ہو گئے تھے اور اس سے زیادہ بڑی برائیان جیسے کشت و خون اور زناکاری مین اونکی بندشش کیواسطے طلاق دینے اور ایک سے زیادہ نکاح کرنے کا جواز کر دیا تھا لیکن اوسنے صاف صاف اس جواز کی حد بھی باندہ دی تھی یعنی سوائے ایک صورت زنا کے اور کسی صورت مین اوسنے طلاق روا نہین رکھی تھی (متی ۵ و ۳۱ و ۳۲

اور یہ حد ضروری بہی تہی کیونکہ اوسوقت یہودیون مین یہ رواج عام تہا کہ ذری سی بات مین عورت کو چھوڑ دیتے تھے +

باب چہارم

اطفال کی ولادت اور تعلیم وغیرہ کے بیان مین

شرقی ملکون مین لڑکی لڑکون کا پیدا ہونا آج کے دن تک ایسا واقعہ ہے کہ اوس مین چندان تکلیف نہین ہوتی تہی در اصل مائین اپنے بیٹیون کو بچے جننے مین مدد کرتی تہین اور زیادہ مدد کی کچہ ضرورت نہین ہوتی تہی گو بعض اوقات دائیان بہی جاتی تہین - خروج ۱۹:۱ پیدایش ۳۵: ۱۷ و ۳۰ و ۲۸ لڑکے کے پیدا ہونے کی تقریب مین بڑی دہوم دہام کی دعوتین ہوتی تہین اور ہر سال اونکے پیدا ہونے کی خوشی کا اظہار طرح طرح سے کیا جاتا تہا خصوصاً شاہزادونکی پیدایش کی تقریب مین تو بہت ہی خوشیان ہوتی تہین پیدایش ۸:۲۱ و ایوب ۴:۱ و متی ۱۴: ۶) جب لڑکی یا لڑکا پیدا ہوتا تو زچہ کچہ عرصہ تک شرعاً ناپاک سمجھی جاتی تہی - ولادت کے آٹھوین روز لڑکے کا ختنہ ہوتا اور نام رکہا جاتا پہلوٹے لڑکے کے حقوق مخصوص ہوتے تھے اوسکو والدین کی معاش سے بہ نسبت اور اپنے بہائیون کے دو چند حصہ ملتا تہا - وہ سارے گھرانے کا اعلےٰ کاہن اور اپنے سب چھوٹون پر مثل اپنے باپ کی اختیار رکھتا تھا - لڑکے پانچ برس تک عورتون کی حفاظت مین رہتے تھے اوسکے بعد باپ کی سپردگی

مین رہتے باپ انکو پیشہ اور کاروبار معاش اور شریعت موسوی کی خود تعلیم کرتا یا تعلیم کیواسطے دوسرے کے سپرد کرتا استثنا ۶ و ۷ و ۲۵ و ۱۱ و ۱۹) لڑکیان بجز خاص ضروری کام کے باہر کم نکلتی تہین - جبکی لڑکی یا لڑکا کچہ نہ ہوتا تو وہ کسی کو متبنے کرلیتا یا کسی محض اجنبی آدمی کو داخل خاندان کرتا اور وہ شخص متبنیٰ یا داخل شدہ وارث وارثت اوس شخص کا متصور ہوتا جس نے اوسکو متبنیٰ یا داخل کیا - بڑے رتبہ کے عبرانیون مین رسم متبنیٰ کی مروج نہ تہی کیونکہ موسیٰ نے اپنی شریعت مین اس بابت مین خاموشی اختیار کی ہے -

مگر یسوع مسیح کے زمانہ مین یہ رسم عام تہی اور مقدس پولوس کے خطوط مین اسکی بہت سی عمدہ تلمیحات پائی جاتی ہے +

باب پنجم

غلامون کی حالت اور اونکے متعلق دستورات

مذکورہ عہد جدید

غلامی بہت پرانے وقتون سے ہے - طوفان سے پہلے بہی جاری تہی پیدائش ۹ و ۲۵) اور جب موسیٰ نے یہودیون کو شریعت دی تو اوسنے دیکہا کہ یہ رسم بہت پرانی ہے اسواسطے بالکل موقوف تو نہ کرسکا مگر پہر بہی بہت کچہ اصطلاحات کردئے غلام کئی طرح سے حاصل ہوتے تہے -

اوّل اسیری سے پیدائش ۱۴ باب ۱۴ او استثنا ۲۰ باب ۱۴ و ۲۱ باب ۱۰ و ۱۱ -

دوسرے قرضہ مین یعنی جب لوگ اسقدر محتاج ہوجاتے تھے کہ قرض ادا کرنے کی استطاعت نہین رکھتے تھے تو وہ اپنی ذات کو ادائے قرض کیو اسطے قرضخواہ کے ہاتھہ فروخت کرڈالتے تھے (سلاطین ۲ باب ۴ و ۱ و متی ۱۸ و ۲۵)

تیسرے سرقہ سے یعنی اگر چوری کا معاوضہ نہ کرے تو غلام بنالیئے جاتے تھے (خروج ۲۲ و ۲ و ۳ و نحمیاہ ۵ و ۴ و ۵)

چوتھے پیدایشی غلام یعنی جو اپنے غلامون سے پیدا ہوتے ایسون کو خانہ زاد کہتے تھے (پیدایش ۱۴ و ۱۴ و ۱۵ و ۳ و ۱۷ و ۲۳ و ۲۱ و ۱۰ ایرمیاہ ۲ و ۱۴) زبور ۸۶ و ۱۶ اور ۱۱۶ و ۱۶ -

کہانا اور کپڑا غلامون کو اپنے آقاؤن سے ملتا تھا مگر نہایت کمتر قسم کا اور جو وہ اپنی محنت ذاتی سے پیدا کرتے وہ سب ملکیت آقا کی متصور ہوتی تھی -

اسی سبب سے استثنا ۱۵ و ۱۸ مین غلامون کو قیمت مین دو چند اوس تعداد کا لکھا ہے جو کرایہ کیئے ہوئے نوکر کے ہوتے تھے - غلام اپنے آقاؤن کی اجازت سے شادی بھی کرلیتے تھے مگر جو اونکی اولاد ہوتی تھی وہ اونکے مالکون کی ملکیت کہلاتی تھی اور اوس اولاد کو اپنے باپون کے آقاؤن کی خدمت اور اطاعت اسطرح واجب تھی جیسے بیٹون پر اپنے ماباپون کی ہوتی ہے (اگرچہ وہ بلفظ ماباپ اونسے مخاطب نہین ہوسکتے تھے)

گلیتون ۴ و ۶ - رومیون ۸ و ۱۵ اور اسی وجہ سے اونکے سردار اونکو ہتھیار

دیتے تھے (پیدائش ۱۴ و ۱۴ و ۲۲ و ۶ و ۳۳ و ۱) اونپر فرض تھا کہ اپنے آقاؤن کو احکام کی تعمیل کرین اور اونکے متعلق کام اکثر یہ تھا کہ مویشی پالتے تھے یا کاشتکاری کرتے تھے اگرچہ بعض غلامون اور اونکی اولاد کو سخت سے سخت کام کرنا پڑتے تھے لیکن اگر کوئی آقا مہربان ہوتا تو اوسکے غلام آسایش مین رہتے (ایوب ۳۱ و ۱۳) شرقی لوگون مین یہ بہی دستور تھا جب اونکی اولاد ذکور نہوتی تو وے اپنی لڑکیان اپنے غلامون کے ساتھ بیاہ دیتے تھے (جیسا کہ ملک بربری مین ابتک دستور ہے) سشیشان نے بہی ایسا ہی کیا تھا کہ اپنی لڑکی کو ایک مصری غلام جرہا کے ساتھ بیاہ دیا تھا۔ (دیکھو اتواریخ ۲ و ۳۴ و ۳۵) موسیٰ نے غلامون سے اچھی طرح سلوک کرنیکے استحکام کیواسطے چند قاعدے مقرر کیئے تھے جنمین خاصکر تین کا ذکر اس مقام پر کیا جاتا ہے۔

(۱) عبرانی غلامون کی نسبت یہ حکم تھا کہ فقط سال یوبل تک غلامی مین رہین بعد اوسکے آزاد کیئے جاوین اور اونکے آقا بعد انقضاء اوس مدت کے کسی طرح اونکی آزادی مین مانع نہوون الا اوس حال مین کہ وہ خود رہنے پر راضی ہوون اور اگر وہ غلام بعد انقضاء اوس مدت کے بہی اپنے آقاؤن کی خدمت کرنے پر راضی ہوتے تو وہ روبرو حکام یا قاضیون کے اقرار کرتے تھے کہ ہم دعویدار حقوق شرعی کے نہین اور اوسوقت اون کے کان سوی سے چہیدے جاتے تھے اوسوقت آیندہ کو پہر اختیار آزادی دوسرے سال یوبل تک جو بعد ۵۰ برس کے آتی تھی کسیطرح نہین ہوتا تھا (خروج ۲۱ و ۵ و ۶)۔

(۲) اگر کوئی پیدائشی عبرانی کسی ایسے اجنبی یا شخص غیر کے ہاتھہ فروخت ہوجاتا جو ملک اسرائیل کے قرب و جوار مین سکونت رکھتا ہو تو اوس غلام کے رشتہ دارون کو اوسکا چھڑانا لازم ہوتا تھا اور جس شخص کو چھڑاتے تھے اوسکو بطریق باعتبار سال جوبل کے اپنے چھڑانیوالے رشتہ دارون کو روپیہ ادا کرنا ہوتا تھا بشرطیکہ وہ شخص اسطرح ادا کرنے کی استطاعت بھی رکھتا ہو (احبار ۲۵ و ۴۷-۵۵)

(۳) اگر کسی اور قوم کا غلام کسی عبرانی پاس آکر پناہ گزین ہوتا تو اوسکو اوسکی خاطر کرنا اور اوسکو پناہ دینا لازم ہوتا تھا اور کسی طرح اوسے اوسکے آقا کو نہین دیتا تھا (استثنا ۲۳ و ۱۵ و ۱۶) ہر چند کہ موسیٰ کا حکم یہی تھا کہ غلامون سے اچھی طرح سلوک ہونا چاہیئے اور اونہون اونکی آسانی کے لیئے تاکیدی احکام مقرر کیئے تھے با این ہمہ یرمیاہ ۳۴ و ۸ و ۲۲ سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی اونکے حالات نہایت افسوس کے قابل ہوجاتے تھے خصوصاً آخر زمانہ مین رومیون اور یونانیون کے درمیان غلام عموماً نہایت تباہ حال رہتے تھے - چونکہ اکثر اوسی قسم کے لوگ غلام ہوتے تھے جو لڑائی مین اسیر ہوکر آتے تھے اسواسطے اونکی خرید و فروخت بھی ایسی ہوتی تھی جیسے باربرداری کے جانورون کی ہوا کرتی تھی اور ہر طرح سے وہ اپنے آقاؤنکے اختیار مین ہوتے تھے اور اونکو اپنے غلامون کی جانون پر بھی اختیار کلی ہوتا تھا اور وہ اکثر اپنی ملکیت کی شناخت کیواسطے اونکو داغ دیا کرتے تھے - غلامون کے خریدنے اور فروخت کرنے اور داغ دینے کے دستور کی نسبت مقدس پولوس نے کئی جگہہ نہایت خوبی سے ذکر کیا ہے - دیکھو خاصکر اول قرنتیون ۶ و ۲۰ و ۷

و ۲۳ و ۳۲ اور کلاسیون ۶ و ۷ و ۱ کو) غلامون کو کانون مین قید کرنے کا ذکر متی ۸ و ۱۲ و ۱۱ اور ۲۲ و ۳ امین پایا جاتا ہے اور صلیب دینا غلامون کے واسطے مخصوص سزا تھی جس سے مقدس پولوس نے گنہ گار آدمی کے لیئے یسوع مسیح کی محبت ظاہر کرنے کا موقع پایا کہ جسنے اوس خوشی کیواسطے جو اوسکے سامنے تہی صلیب کی موت اختیار کی اور شرم اور بدنامی سے جو ایسی موت سے حاصل ہوتی ہے نفرت کی ٭

چھٹا باب

خانگی دستورات اور راہ و رسم کے بیان مین

آپسمین ملاقات کرنے اور ایک دوسرے سے مخاطب ہونے کے طریقے مختلف قومون مین مختلف طور ہین - معمولی طریقہ سلام کا یہودیون مین یہ تہا کہ اول یہ کہتے تہے کہ اللہ معک یعنی خدا تیرے ساتہ ہو - یا یہ کہتے تہے کہ بارک اللہ لک یعنے خدا تجہے برکت دے لیکن رواج عام اس لفظ کے کہنے کا یہ تہا کہ سلامٌ (یعنی ہر طرحکی سلامتی اور کامیابی) علیکم تجہکو حاصل ہو (روتہہ ۲ و ۴ و ۸) قاضی ۱۹ و ۲۰ اسموئیل ۲۵ و ۶ و ۲ سموئیل ۲۰ و ۹ و زبور ۱۲۹ و ۸ -

یہودی سلطنت کے اخیر زمانہ مین ایسی ظاہری باتون کے ادا کرنے مین بہت وقت فضول صرف ہوتا تہا - اور نہایت درجہ اونکی پابندی کیجاتی تہی (اسکا ذکر متی ۱۰ و ۱۲ امین اور نیز ۲ سلاطین ۴ و ۲۹ مین موجود ہے) ملاقات کے وقت

ملنے والے کی تعظیم اسطرح کیجاتی تہی کہ اول اوس سے سلام علیکم کہتے اور پہر سینہ پر ہاتھ
رکھتے تھے ۔ اگر کوئی ملاقاتی اعلے مرتبہ کا ہوتا تو اوسکے سامنے زمین تک جہک جاتے
تہے جیسے یعقوب جب وہ اپنے بہائی عیساؤ کے پاس آتا تو سات مرتبہ زمین تک
اوسکے سامنے جہکا (پیدائش ۳۳ و ۳) اور کبہی ایسا بہی ہوتا تہا کہ ملنے والے کا
دامن چوم لیتے تھے اور کبہی اوس زمین کو جسپر وہ چلتا چومتے تھے ۔ ذکریاہ ۸ و
۲۳ و لوقا ۸ و ۴۴ و اعمال ۱۰ و ۲۶ و زبور ۷۲ و ۹) قریب رشتہ دارون اور دلی
دوستون مین ایک دوسرے کے ہاتھ اور سر اور گردن اور ڈاڑہی اور شانے چومنے
کا دستور بہی تہا مگر ڈاڑہی پر سوائے ایسے موقع کے اور کبہی کوئی ہاتھ نہین لگاتا ۔
پیدائش ۳۳ و ۴ و ۴۵ و ۱۴ و دوسرا سموئیل ۲۰ : ۹ لوقا ۱۵ و ۲۰ اعمال ۲۰ و ۱۷)
جب عوام الناس اپنے شاہزادون یا کسی مرتبہ والے آدمیون کے سامنے آتے
تو یہ دستور تہا کہ وے سامنے اوسکے جہک جاتے تہے ۔ اِس دستور کا اور نیز اِس
امر کا کہ چہوٹے اپنے بڑون کو تحفہ جات دیا کرتے تہے عہد عتیق اور جدید دونون مین
جا بجا ذکر آیا ہے (دیکھو خاصکر متی ۲ و ۱۱) جب کوئی کسی کے گھر ملاقات کے واسطے
جاتا تو اوسکے دروازہ پر کہڑا ہوکر اوسوقت تک اوسے کھٹکھٹاتا یا آواز دیتا رہتا کہ وہ
شخص جسے پکارنا مقصود ہوتا جواب دے دیتا ۲ سلاطین ۵ و ۹ - ۱۲ و اعمال ۱۰ و ۱۷
و ۱۲ و ۱۳ و ۱۹) جو کوئی شخص کسی کے گھر جاتا تو اوسکی بڑی خاطر اور تعظیم کی جاتی
تہی اور جب وہ بیٹھتا تو اوس کے ہاتھ پاؤن دہوئے جاتے (پیدائش ۱۸
و ۴ و ۱۹ و ۱)

بعد اوسکے سر پر تیل ڈالا جاتا داؤد نے اسکا ذکر زبور ۲۳-۵ مین اور سلیمان نے امثال
۲۷ و ۹ مین کیا ہے ہمارے نبی کے زمانہ مین بہی یہ دستور جاری تہا (لوقا ۷ و ۴۴ و ۴۵)
یہودیون مین یہ بہی دستور تہا کہ فجر ہوتے ہی اوٹھکر کچہ ناشتا کرتے تہے پہر صبح کے
گیارہ بجے کے بعد کہاتے پہر شام کو پانچ بجے کہاتے تہے - کہانے کی چیزین اکثر روٹی
دودہ چاول ترکاری شہد اور کبہی ٹڈیان ہوتی تہین لیکن تیوہارون مین یا جب کبہی
قربانی چڑہاتے تو اونکی خوراک اور قسم کی ہوتی تہی یعنی ایسے وقت مین گوشت کا بہت
استعمال کرتے تہے (گنتی ۱۱ و ۴) لیکن بعض جانور ایسے تہے کہ اونکے یہان اونکا گوشت کہانا درست
نہ تہا - غیر مذہب کے ساتہ کہانا درست تہا جو کہ نا یعقوب نے تیار کیا تہا اور جسپر
عیساؤ کا ایسا دل چلا تہا کہ اوسنے اپنے حق پیدائش یعنی پہلوٹہے پن کا یعقوب کے
ہاتہ بیچ ڈالا تہا اوس سے ظاہر ہوتا ہے کہ پیغمبرون اور بزرگون مین کیسا سادہ کہانے کا
معمول تہا اسحاق جب بڈہا ہوا تو اوسنے بیٹے کو حکم دیا کہ میرے لیئے لذیذ کہانا بنا اپنے
بموجب اوسکے حکم کے طیار کیا پیدائش ۲۷ و ۴-۷ تک - جبکہ ابراہیم نے تین فرشتون
کی دعوت کی تہی تو اوسنے ایک بچہڑا اور پہلکے پکوائے تہے - اور اوسمین گہی اور دودہ
ڈلوایا تہا (پیدائش ۱۸ و ۶ و ۷)
صحیح حال اون کے کہانے کا اون اشیاے خوردنی سے جو داؤد کو مختلف ہوقون
پر ابی گیل نے (۱ سموئیل ۲۵ و ۱۸) اور ضبالی ۲ سموئیل ۱۶ و ۱) اور بارزلائی نے
(۲ سموئیل ۱۷ و ۲۸ و ۲۹) پیش کی تہین -
معلوم ہو سکتا ہے - اونکے پینے کی چیز عموماً پانی تہا جو کنوئون اور تالابون سے نکالا جاتا

تہا (یوحنا ۲ و ۶ و ۷) اوسمین کسی کو کسی طرحکی ممانعت نہین تہی (یوحنا ۲ و ۹ و متی ۲۵ و ۳۵) ملک کنعان مین آباد ہونے کے بعد یہودیون مین یہ بہی دستور ہوگیا تہا کہ اقسام اقسام کی انگوری شراب جو مشکون مین بہر کر رکہی جاتی تہی پیا کرتے تہے مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سرخ شراب کو نہایت پسند کرتے تہے (امثال ۲۳ و ۳۱ مکاشفات ۱۴ و ۲۰ و ۱۹ و ۳ و ۱۹) مہمانیون مین عورتین مردون کے ساتھہ نہین شریک ہوتی تہین یہ بات اوس ملک کی جیسا کہ آج کل بہی شرقی ملکونمین مروج ہے نامناسب تہی مثلاً لکہا ہے کہ وشتی ملکہ نے عورتون کی دعوت شاہی محل مین جو اخسویرس کا تہا کی تہی (استر ۱ و ۹) اور بادشاہ نے اپنے امیرون کی علیحدہ کی تہی - عبرانی اگلے وقتون مین جیسا کہ آجکل دستور ہے میز پر رکہہ کے کہاتے تہے - بعدہ اونہون نے فارسیون اور خالدیون کا طریقہ اختیار کیا یعنی چارپائیون پر لیٹ کے کہانے لگے کچہہ پتہ کہانے کی چارپائیون کا عاموس (۶ و ۴ و ۷) اور حزقیل (۲۳ و ۴۱) اور طوبت (۲ و ۴) مین ملتا ہے لیکن یہ رواج عام نہ تہا - اخسویرس کی دعوت مین (استر ۱ و ۶) جماعت بسترون پر لیٹی تہی اور اوسپر بہی بیٹہی تہی جو استرنے بادشاہ اور ہامان کو دی تہی استر (۷ و ۸) اسی طرح ہمارا منجی بہی میز پر لیٹا تہا جبکہ مریم مگدلانے اوسکے پائون پر خوشبو ملی تہی (متی ۲۶ و ۷) اور جبکہ یوحنا نے آخر کہانے کیوقت اپنا سر اوسکے سینہ پر رکہدیا تہا (یوحنا ۱۳ و ۲۵)

جب آدمی سفر کو جاتے تہے تو ہر طرح کی ضروری چیزین اپنے ساتھہ لیجاتے تہے عورتین اور امیر مرد اکثر گدہون یا اونٹون پر سوار ہو کر جاتے تہے اور اونہین

پر اون کا سب سامان ضروری بار کیا جاتا تھا۔ یہودی اکثر اکٹھے ہو کر یعنی قافلہ کے قافلہ سفر کرتے تھے جیسا کہ شرقی ملکون مین آجکل بھی دستور ہے خصوصاً اوس وقت مین تو ضرور اکٹھے ہو کر سفر کرتے جب یروشلم کو جانا ہوتا تھا وہ جماعت جسمین یوسف اور مریم نے جبکہ وہ عید فصح سے لوٹے تھے اور یسوع کی عمر اوس زمانہ مین بارہ برس کی تھی مسیح کی موجودگی کا گمان کیا تھا۔ (لوقا ۲ و ۴۲۔ ۴۴)

وہ اسی قسم کا قافلہ تھا جسکا ابھی اوپر مذکور ہوا شرقی ملکون مین اگلے وقتون اور نیز آجکل بھی سراؤن کا دستور نہ تھا جسمین مسافر آرام پاتا اسواسطے مہمان نوازی ہر شخص پر ضروریات سے تھی مقدس نوشتون مین بہت سے حالات آباؤن اور بزرگون کے مہمان نوازی کے لکھے ہین (پیدایش ۱۸ اور ۲۳ وغیرہ ۱۹ باب ۱۔ ۳) مقدس پولوس اور مقدس پطرس نے اس نیک کام یعنی مہمان نوازی کی اکثر جگہ تاکید کی ہے

ساتوان باب

فصل اول

زراعت کے بیان مین

خدا کی دانائی مقتضی اسکی ہوئی کہ اون لوگون کو جو معابرانہ کہلاتے تھے دریائے یردن کے غربی جانب کی زمین عنایت کرے جو کہ ایسا قطعہ تھا کہ بہ نسبت اغراض

چرائی کے کاشتکاری کے نہایت مناسب تہا کیونکہ بہ نسبت خانہ بدوشون اور گلہ چرانے والون
کے زراعت پیشہ لوگ عمدہ طورسے تربیت پذیر ہوتے ہین۔ فرقہ ہائے روبن اور گاد
اور نصف گروہ منسی نے البتہ پیشہ چرائی کو پسند کیا سوا اونکو اونہین کی درخواست پر
دریاے یردن کے پورب کا قطعہ زمین جو پہلے سے اغراض چرائی کے مناسب
تہا عطا کیا گیا لیکن بہت سے گروہ اوس قوم کے دریا سے عبور کرکے پہاڑیون
اور وادیون اور فلسطین کے میدانون مین جا پہونچے جہانکہ اونہون نے آباد ہوکر
سکونت مستقل اختیار کی اور زراعت کے پیشہ مین مصروف ہوئے اور اونکی اکثر تاریخی
حالات متعلق بحکومت الٰہی ہین اورنجملہ اون کے دو گروہ تہے اونہون نے اپنے
حسب مراد مویشیون کے لئے زمین پائی لیکن قومی تاریخ کے صفحہ سے اونکا نام خارج
ہوگیا۔ یعنی یہودیونکی قومی تواریخ مین اونکے حالات اسطرح نہین پائے جاتے
ہین جسطرح اور قومون کے ہین اسکی وجہ یہی ہے کہ وہ اپنے اس پیشہ چرائی کے
اختیار کرنے سے قوم سے خارج ہی ہو گئے تہے

مرضی الٰہی کے موافق جسکا قبل ازین مذکور ہوا موسیٰ کے قوانین خاصکر زراعت
پیشہ لوگون کے مناسب تہے۔ موسیٰ کے جو شرعی احکام سبت کے سال اور
سال یوبل سے متعلق ہین وہ اسجگہہ پر خاص لحاظ کے لائق ہین سبت کے سال کا
ذکر (خروج ۲۳ و ۱۰ و ۱۱ و احبار ۲۵ و ۲۔ ۷ و استثناء ۱۵ و ۱۔ ۱۱) ہر ساتوین برس
زمین غیر مزرعہ چھوڑدی جاتی تہی تاکہ خداوند کا سبت قائم ہو اور جو کچہ کہیتون کا
اور انگورا اور زیتون کے باغون کا پیداوار ہوتا تہا وہ محتاجین کو بطور مال وقف

کے تقسیم کر دیا جاتا تہا۔ خروج ۲۳ و ۱۱ کے مضامین کو احبار ۲۵ و ۵۔ ۷ کے
مضامین سے تطبیق دینے سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ مالکان اراضی کو اس امر کی ممانعت
نہ تہی کہ اپنی اراضی کی پیداوار مین محتاجین اور غلامون اور نوکرون اور مسافرون
کے ساتھہ شریک ہون ممانعت صرف اس امر کی تہی اور سالون کی پیداوار کی طرح
سبت کے سال کی پیداوار کو اپنی ملکیت تصور کر کے محض اپنے ہی صرف مین لاوین
بلکہ "ساتوین برس اوسے چہوڑ دین کہ پڑی رہے تاکہ تیری قوم کے مسکین اوسے کہاوین
وغیرہ" (خروج ۲۳ ۱۱) "ایک آدمی ایک وقت مین اوسمین سے صرف اسیقدر اپنے
گہر کو لاوے جتنا وقف کی چیزون مین سے ایک وقت مین خرچ کیو اسطے لینا روا ہے"
"اول سبت کے سال سے مذہبی معنی مقصود تہے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر
ہے کہ "وہ زمین خداوند کے لئے بطور سبت کے پڑی رہے" (احبار ۲۵ و ۲) سبت کے
مقرر کرنے سے خدا کی مرضی تمام آدمیون کے اوقات کی حکومت سے تہی ایسا ہی سبت
کے سال کے مقرر کرنے سے اون آدمیون کی تمام اراضیات اور اونکی حاصلات
اور پیداوار کا اپنے قبضہ و اختیار مین لینا تہا۔ اسواسطے لوگون کو اوسکا یہ حکم تہا
کہ چہہ برس دے خداوند کی زمین کو جوتین بووین اور اوسکی پیداوار کو اپنے تصرف
خاص مین لاوین لیکن ساتوین برس کی پیداوار کو اوسکے محتاج لوگون اور غریب الوطنون
کے لیئے چہوڑ دین۔ اسطرح دولتمندون کے دلون مین فیاضی بڑہ گئی تہی اور اونکے
محتاج ہمسایون کے واسطے مدد کی صورت نکل آئی تہی۔ عبریون کو سبت کے سال
مین اپنے قرضدارون سے قرض کا دعوی کرنے کی ممانعت تہی (استثناء ۱۵ و ۱۔۱۱)

مگر یہ امر ابھی تک مشکوک ہے کہ اس سال مین جو قرضہ آگے پڑتا تہا وہ ہمیشہ کیواسطے
چھوڑ دیا جاتا تہا یا صرف اوسی سال کی مہلت دیجاتی تہی۔ اِس باب مین لوگون کی
مختلف رائین ہین بعض کی راے یہ ہے کہ ہمیشہ کیواسطے چھوڑ دیا جاتا تہا اور بعض
کہتے ہین کہ نہین صرف اوسی سال مین مہلت ملجاتی تہی۔ اس بند وبست سے
مالکان اراضی کو کوئی خاص مشکل نہین واقع ہوتی تہی ایسی زرخیز زمین مین جیسی
فلسطین کی تہی اور ایسے عمدہ ملک مین کہ زراعت نہایت مناسب تہا ایک سال زمین
کے غیر مزروعہ چھوڑ دینے سے اناج کی کمی نہین ہوتی تہی بلکہ سال گذشتہ کی تخم کاری
سے اسقدر پیداوار ہوتا تہا کہ لوگون کی حاجات کیواسطے بخوبی مکتفی ہوتا تہا۔
اور انگور اور زیتون اور انجیر کے لئے زمین جوتنے بونے کی کچھ ضرورت ہوتی ہی
نہین تہی اونکے درخت ویسہی پہل لاتے تہے۔ مزید بران یہہ بات بہی یاد
رکہنے کے لائق ہے کہ اوس زمانہ کے لوگ ترقیات حیثیت اراضی کے اصول
سے ناواقف تہے اسواسطے اونکی حق مین ہست کے ایک سال اراضیات کو غرض
زراعت کے لیئے اصلاح پر لانے کیواسطے پڑا رکھنا بہت ہی مفید تہا۔ لیکن یہ بڑا
فائدہ محض اتفاقی تہا ارادی نہ تہا۔

سال یوبل کے بیان مین

(احبار ۲۵ و ۸ - ۱۶ و ۲۳ و ۲۶ و ۱۶ - ۲۵ و گنتی ۳۶ و ۴)

سبت کے سال گذرنے کے بعد یوبل کا سال ساتوین مہینے کے دسوین دن

یوم کفارہ کے بڑے دن کو اسطرح شروع ہوتا تھا کہ تمام ملک مین تُرہی پھونکی جاتی تھی
اول زمین کے غیر مزروعہ چھوڑ دینے کے باب مین جو قاعدہ سبت کے سال مین ملحوظ رہتا
تھا وہی اس سال مین بھی تھا یہ خداوند کا سال کہلاتا تھا اور اس سال کی تمام پیداوار
محتاجون کیواسطے بطور مال وقف کے چھوڑ دی جاتی تھی - (احبار ۲۵ و ۱۱ و ۱۲)

دوسرے جو شخص بوجہ افلاس کے اپنے باپ دادے کا کچھ ورثہ فروخت کر ڈالتا
وہ اس سال مین چھوٹ کر پھر اوسی کیطرف عود کرتا اسطرح سے کسی عبرانی کی موروثی
جائداد بطور مستقل اوس سے جدا نہین ہونے پاتی تھی - سال یوبل کے پہلے بھی
ہر شخص کو اختیار تھا کہ اپنے بھائی کا ورثہ اگر رہن ہوتا تو یا توچھڑا لیتا یا وہ خود اگر اوسمین
استطاعت ہوتی چھڑا لیتا ورنہ سال یوبل مین آپ ہی چھوٹ کر اصل مالک پر
عود کرتا ایک نہایت مناسب بندوبست اس امر کے واسطے یہ تھا کہ سال یوبل سے
پہلے جتنی برسین رہتی تھین اونہین کے موافق قیمت ہر جائداد کی مقرر کی جاتی تھی
لیکن بعض قسم کی ملکیتین ایسی بھی تھین جو قاعدہ مذکورہ سے مستثنےٰ تھین یعنی خریدار
کے پاس ہمیشہ رہ سکتی تھین (احبار ۲۵ - ۲۹ - ۳۴)

تیسرے جتنے عبرانی غلامی مین ہوتے وہ سال یوبل مین آزاد ہو جاتے تھے
لیکن بعض کام ایسے بھی تھے کہ جنمین یہ قاعدہ موجب مشکلات کا ہوتا تھا جنکا ذکر
اور جگہہ آویگا - احبار ۱۹ ب ۱۵ -

شرقی ملک کے بعض اضلاع مین کھیتون اور باغات کو پانی دینا ضروریات
سے ہوتا ہے - مصر مین دریاے نیل کے وادی سالانہ طغیانی سے سیراب ہو جاتی

سے ہے پہر وہان سے چھوٹی چھوٹی نہرین بنا کر دور تک پانی کو پھیلا دیتے ہین قدیم
اسوریا اور بابل مین دریائے فرات اور دجلہ سے اِس قسم کی نہرین کہیتون وغیرہ
کے پانی دینے کو کاٹی جاتی تہین جنکے نشانات آجتک پائے جاتے ہین۔
باستثناء بعض اقطاع زمین کے مثلاً وہ قطع جو یریحو کے آس پاس واقع ہے۔
اور باقی سارا ملک فلسطین آبپاشی پر ایسا موقوف نہین ہے جیسے اُس پاس
کے بعض قطعات اراضی ہین موسی اوسی ملک موعود کے متعلق قرار دیکر یہ فرماتا
ہے کہ وہ پہاڑیون اور وادیون کی زمین ہے اور آسمان کے مینہ سے سیراب
ہوتی ہے (استثناء ۱۱ باب ۱۱ آیت) اگرچہ کل مینہ چہہ مہینے کے عرصہ مین وسط
اکتوبر کے بعد سے برستا ہی ہو اسطے آب پاشی کی مصنوعی وسائل کی ضروریات پڑتی
ہے طامسن صاحب یافا کے گنجان باغات وغیرہ کے بابین اسطرح لکھتے ہین
کہ اونکی سرسبزی اِس امر پر موقوف ہے کہ اونمین ہمیشہ پانی پہونچا رہے اور
پانی پہونچانے کی سبیل یہ ہے کہ کنوون پر چرخ لگے ہوتے ہین جنکو گدہے
گہوماتے ہین ۔ چرخ عین کنوئے کے مُنہ پر ہوتا ہی اوسپر دو بہت مضبوط
چہال کی لپٹی ہوئی بٹی بڑی ہوتی ہے ۔ اون رسّون کے دونون سرون پر
دو چہوٹے گہڑے یا لکڑی کے کٹہرے بندہے ہوتے ہین ۔ جب ایک طرف کی
تی کنوئے سے نکلتی ہے تو دوسرے طرف کی اوسکے اندر کو جاتی ہے
جو نکلتی ہے وہ پانی سے بہری ہوتی ہے اور خالی اندر کو جاتی ہے۔
غرض جب پانی کا گہڑا کنوئے سے نکلا اوسکے مُنہ کی برابر آجاتا ہی تو اوسکا

پانی کسی ایک جگہہ مین جو کنوئین کے پاس ہوتی ہے ڈال دیا جاتا ہے وہان سے وہ پانی کھیت یا باغ کے تمام مواضعات مین پہونچ جاتا ہے اور چونکہ اوتھلے کنوئین ہوتے ہین سواے بجز چرخ چلانے کے اور کوئی صورت پانی نکالنے کی نہین ہوتی ہے چرخ کو اون لوگون کی زبان مین نورا کہتے ہین اوسے بیل یا گدھے چلاتے ہین۔ بعض چرخ کا قطر ۸۰ یا ۹۰ فیٹ کا ہوتا ہے —

دوسرا آلہ پانی نکالنے کا شَدوف کہلاتا ہے جو کہ دراصل ملک امریکہ کے پُرانی ساخت کے پانی نکالنے کی کل ہے (اسکو ہماری زبان مین ڈول کہنا چاہیئے) بعضے شدوف یعنی ڈول بھینسے کی کھال کے بنتے ہین اور اونمین اس مضبوطی سے رسّیان بندہی ہوتی ہین کہ جب اوسے کنوئین مین ڈالتے ہین تو کنوئین مین پہونچتے ہی اوسکا مُنہ کُھلجاتا ہی اور فوراً پانی بھر جاتا ہے۔ اور جب اوپر کو کھینچتے ہین تو اوسکا مُنہ بند ہوجاتا ہے اسطرح اوسکا پانی گرنے نہین پاتا ہے غرض اوس ڈول کو نکالکر اوسکا پانی کاشتکار اپنی مرضی سے جن کیاریون مین چاہتا ہو اور جہان اوسکی ضرورت ہوتی ہے ڈالدیتا ہے۔ اسی امر کی طرف ایک عقلمند آدمی نے باین عبارت اشارہ کیا کہ بادشاہ کا دل خداوند کا ہاتہ ہے (یعنی وہ مصنوعی ترکیبات جنسے پانی پہونچایا جاتا ہے) وہ اس پانی کے نالونکی مانند جدہر چاہتا ہے اوسے پھیر دیتا ہے ہموار زمین پر پانی کی جمع کرنے کی یہ ترکیب ہے کہ مٹی سے چارونطرف ایک میڈا پانی کے روکنے کے واسطے بناتے ہین اوسکے نیچے کچھ موریان پانی کے باہر نکالنے اور اندر جمع کرنے کے لیئے بنی ہوتی ہین جب کسی باغ یا کھیت کو پانی دینا منظور ہوتا تو پانی کے باہر جانے کے لیئے موریان کھولدی

جاتی ہین بعض یہ سمجھتے ہین کہ موسیٰ نے اسی دستور کے خیال سے یہ کہا ہے کہ وہ زمین جسمین تو اوسکا وارث ہونے جاتا ہے مصر کی سی ہے جہان سے تم نکل آئے جہان تو اپنا بیج بوتا تھا اور اُسے اپنے پانوٗن سے ترکاری کے باغ کی طرح پانی سے سینچتا تھا

(استثناء ۱۱ باب ۱۰ آیت)

بعض یہ خیال کرتے ہین کہ عبارت مذکور الصدر سے موسیٰ کی غرض اوسی دستور کی طرف اشارہ کرنے سے ہے کہ پانوٗن کے سہارے سے چرخ چلائے جاتے تھے جیسا کہ نیوبر صاحب نے قاہرہ دار السلطنت ملک مصر مین ملاحظہ کیا تھا۔ اور جیسا کہ ذکر ٹامسن صاحب نے اسطرح کیا ہے کہ مین نے چھوٹی چھوٹی پانی کی چرخیان اکثر کے میدان مین اور اور جگہون پر دیکھین جنسے زراعت کو پانی دیا جاتا تھا۔

راستباز آدمی کے ایسے درخت سے جسکو چشمون سے پانی دیا جاتا ہو (زبور اول ۳ یرمیاہ ۱۷ و ۸) اور وہ بارہون مہینے ترو تازہ رہتا ہو تشبیہ دینا شرقی ملک کے رہنے والے آدمی کے دلپر ایسا اثر کرتا ہے کہ ہمارے دلپر بارہ مہینے کی کثرت بارش کی تشبیہ شاید وہ اثر نہ کرے۔

فلسطین اور سوریا کے کوہی اضلاع جہانکی زمین مین نشیب نہین اور جہان کا طریقہ کاشتکاری ابھی تک وہی ہے جو پرانے وقتون مین تھا یعنی اون اضلاع مین یہ دستور ہے کہ چھوٹی چھوٹی پتھر کی دیوارین ایک کے اوپر ایک کوہی زمین پر بنا دیتے ہین جب مینہ برستا ہے تو پہاڑون کی مٹی مینہ کے پانی سے دہل کر اون جگہون مین جو دیوارون سے محیط ہوتی ہے رُک رہتی اور جمع ہو رہتی ہے اوسپر کسان بیج ڈالدیتے ہین

اضلاع لبنان مین بہی کہ وہان کی زمین کوہی ہے اسیطرح کاشتکاری کامعمول ہے
اور ملک فلسطین مین بہی بہتیری جگہہ ایسا ہی دستور ہے۔ اوس ملک کے بہتیرے
کوہی اقطاع مین پرانی شہر کے مینڈ ون کے نشان ابتک باقی ہین جس سے ثابت
ہوتا ہے کہ وہان بہی یہ طریقہ ایک زمانہ مین بہت کثرت سے جاری تہا۔ کوہ لبنان
کی چوٹی پر کہڑے ہوکے جو کوئی پچہم کے ڈہلاؤ کی طرف دیکہے تو اوسکے مینڈہ سیڑہیون
کی طرح ایک پر ایک نظر آتے ہین جنمین ہری ہری فصلین اور انگورون کے سبز
درخت اور توت کے درختون کے کالے کالے پتے عجب لطف دکہاتے ہین۔
اسیطرح لبنان مین بہت سے گاؤن نیچے سے اوپر تک آباد ہوتے چلے گئے ہین
اور پہاڑ کی چوٹیون تک برابر تہوڑی کاشتکاری ہوتی ہے۔
آلات زراعت کے آجکل بہی ایسے ہی سادہ ہین جیسے اگلے وقتون مین تہے
مصر کی پرانی عمارات مین اگلے وقتون کے آلات زراعت کی طرح طرح کی تصویرین
ملتی ہین اور کوئی وجہ ایسا گمان کرنے کی نہین ہے کہ فلسطین کے لوگ جو مصر سے
نکلکر آئے تہے استعمال آلات زراعت مین مصریون سے کچہہ بہت مختلف ہین۔ اگلے
وقتون مین مصر کے ہل بہت ہلکے ہوتے تہے کبہی دونون ہاتہون سے کسان ہل
اوٹہاتا تہا اور کبہی صرف ایک یعنی بائین ہاتہہ سے ہل اور دائین ہاتہہ مین پینہ
ہوتا تہا۔ اِس قسم کے ہل سے صرف اوپر کی نرم مٹی جو دریائے نیل کی طغیانی
سے زمین کے اوپر جمع ہو رہتی تہی جت سکتی تہی۔ عبرانیون کے ہل بہی فی الواقع
ایسے ہی ہلکے ہوتے تہے جیسے آج کل وہان مروج ہین۔ جس قسم کے ہلون کا

طامسن صاحبنے ذکر کیا ہے اونمین صرف ایک دستہ لگا ہوتا ہے اور ایک کے نیچے ایک بطور قطار کے ہل چلائے جاتے ہین طامسن صاحب کہتے ہین کہ بارہ بارہ ہل ایک ساتھہ کام کرتے ہین اول سلاطین ۲۹ باب ۱۹ آیت مین لکہا ہے کہ ایلیاہ نے شفاط کے بیٹے الیشع کو دیکہا کہ وہ بارہ جوڑی بیلون سے ہل چلاتا تہا اور بارہوین ہل پر آپ تہا۔ یعنی بارہ ہل ایک کے پیچہے ایک جڑے ہوئے تہے اور ہر ہل مین ایک جوڑی بیل کی لگی ہوئی تہی فیلو صاحب کی کتاب در بارہ ایشیاے کوچک مین ایک ہل کی تصویر بنی ہے اور ایک آدمی ایک ہاتھہ سے اوسے پکڑے ہے۔ اوسکے دیکہنے سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی نئے درخت کے ایسے ٹہنہ سے بنا ہے کہ جسکی دو شاخین مقابل کی طرفون کو جاتی ہین۔ ملک سوریا کے کسان اوس وقت قلبہ رانی کرتی ہین جب زمین برسات کی بارش سے خوب تر اور نرم ہوجاتی ہے موسم برشگال سے پہلے وہان کی زمین اس لائق نہین کہ اوسمین ہل کا پہالا گڑ سکے اسواسطے چار و ناچار کسان سردی کے موسم مین جب برسات ہوتی ہے یعنی اخیر اکتوبر سے ماہ جنوری تک قلبہ رانی کرسکتے ہین۔ کتب مقدسہ مین اس واقعہ کی طرف اشارات پائے جاتے ہین مثلاً سلیمان نے امثال ۲۰ و ۴ مین فرمایا ہے کہ "سست آدمی جاڑے کی باعث ہل نہین چلاتا سو وہ کاٹنے کے وقت بہیک مانگے گا اور اوس پاس کچہ نہوگا" طامسن صاحب فلسطین کے کسانونکا ذکر کرکے لکہتے ہین کہ ہمارے یہان کے کسان فی الواقع نہایت سخت موسم مین ہل چلاتے ہین مینے اکثر اونہین سردی مین ٹہرتے اور ہوا اور مینہ مین ایسا صابر پایا کہ جو لوگ سست نہین ہین وہ اونکی ہتونکو

دنیا کو بہشت بار جائین - لیکن وہ وقت قلبہ رانی کے لئیے ایسا مناسب اور بیش بہا ہوتا
ہے کہ جو کوئی فصل کاٹنے کا متوقع ہوتا ہے اوسکو اوسوقت ضرور جوتنا بونا پڑتا ہی
اگرچہ موسم سردی اور تند ہوا کے باعث نہایت سخت اور دشوار معلوم ہوتا ہے -
مصر کی قدیم عمارات مین ایک قسم کے کدالے کی کندہ تصویرین پائی جاتی ہین اون
کدالیون مین ایک چھوٹا سا دستہ اور لانبا بینٹ لگا ہے اوسکی شکل بعینہ اوسی
کدالے کی سی ہے جو عبرانی زمین کھودنے کے لئیے استعمال کرتے ہین -
یہودیون کی کتب مقدسہ مین ہینگا کا ذکر نہین ہے جس لفظ کا ترجمہ ایوب ۳۹ باب
۱۰ آیت ہینگا کیا ہے اسکے اصلی معنی ڈہیلے توڑنے کے ہین چنانچہ بعض جگہون ایسا ہی
ترجمہ کیا بہی گیا ہے لیکن توڑنا ڈہیلون کا قلبہ رانی یا کسی خاص قسم کے ہینگے سے
ممکن ہو اور جو ڈہیلونکا بخوبی توڑنا منظور ہوتا تو لکڑی کا ٹیلا اسکے اوپر چلاتے اور اگر زمین
نرم ہوتی یا کام خفیف سا ہوتا تو لکڑیون کا گٹھہ وغیرہ پہیرتے تھے جیسا کہ فی زمانہ
رواج ہے - بیلون سے قلبہ رانی ہوتی تہی - اس سے جوئے کا محاورہ پیدا ہوا
جس سے مراد ایک جوڑی بیل کی اور نیز اوسقدر جوت زمین کی جو ایک دن مین
ایک ہل سے جُت سکے ہلواہی کے پاس جیسے اگلے وقتون مین دستور تھا آجکل
بہی پینہ ہوتا ہے یہ ایک چھڑی قریب آٹھہ فیٹ لانبی ہوتی ہے اوسکے ایک سرے
لوہے کی آر لگی ہوتی ہے اور دوسرے سرے پر لوہے کا ایک آلہ ایسا ہوتا ہے جس سے
اناج کو بولیون سے چھانٹتے ہین - اس سے صاف ظاہر ہے کہ ضرورت کیوقت یہ آلہ
وہی کام دیتا ہے جو برچھی لڑائی کے وقت کام دیتی ہے - جس حکم امتناعی کی رو سے

ایک بیل اور ایک گدہے کو جوڑکر ہل چلانا منع ہے اوس سے صاف یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کبھی گدہے بہی قلبہ رانی کے کام مین آتے تہے ۔ اگلے وقتون مین گھوڑون سے قلبہ رانی نہین ہوتی تہی *

فصل دوسری

بڑے اور چھوٹے اناج کا بیان

۷ - بڑا اناج اوسے کہتے ہین جسکی روٹیان پکانے کا رواج کثرت سے ہے جیسے گندم جو جنار باجرہ مکا وغیرہ - چھوٹا اناج توبیہ مٹر مسور وغیرہ کو کہتے ہین بونے کا وقت جیسا کہ اوپر مذکور ہوا فلسطین مین موسم برسات مین ہوتا ہے حسب صحیح ترجمے یسعیاہ ۲۸ و ۲۵ کے کہ وہ یہ ہے " اور گیہون کو پانت پانت مین نہین بوتا " یون سمجھنا چاہیئے کہ بیج ہمیشہ بے ترتیبی سے نہین بکہیرا جاتا تہا بلکہ کبہی کبہی پانت پانت مین بویا جاتا تہا - لیکن متی ۱۳ و ۳ مین ایک کسان کی تمثیل جو ہے اوسمین بے ترتیبی کے بونے سے مُراد ہے کیونکہ کچہہ راہ مین گرتا ہے راہ سے غرض وہ راستہ ہے جو غیر محفوظ کہیت مین پڑجاتا ہے) اور کچہہ پتہریلی زمین پر اور کچہہ کانٹون مین - بیج بوکر اوپر سے اوسکے چہپانے کو ہٹیلہ پہیرا جاتا ہے - مصر کی نرم زمین مین بکرون اور سورون سے بیج کی پامالی کیجاتی تہی - اور قدیم عمارات سے کندہ مورتون سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اگلے وقتون مین اسکا رواج بہت تہا -

جو کی فصل گیہون کی فصل سے دو تین ہفتہ پہلے طیار ہو جاتی ہے۔
ملک فلسطین مین فصلون کے طیار ہونے کے موسم بہی مختلف آبادیون مین مختلف ہین۔ گیہون کی فصل یریحو مین ساتوین سے چودہوین مئی تک شمار کی جاتی ہے یروسلم مین اوس سے چار ہفتہ بعد طیار ہوتی ہے اگرچہ دونون مقامون مذکورہ مین زیادہ سے زیادہ کوئی بیس میل کا فصل ہوگا۔
بحر روم کے کنارے کنارے کے میدانون کی فصلین دونون وقتون مذکورہ کے وسط مین طیار ہوتی ہین۔ جس چیز سے اناج کاٹتے ہین اوسکو ہنسیہ کہتے ہین صرف یہی ایک آلہ اناج کاٹنے کا ہے مگر اب یہ دستور ہی کہ جڑ سے درختون کو اوکھیڑ لیتے ہین اسلیئے کہ اوسکا بہوسہ جانورون کے کہانے کے کام مین آتا ہے۔ اناج کاٹکے اوسکے گٹھے باندہ کر دائین چلانے کی جگہہ جمع کرتے ہین عاموس ۲ باب ۱۳ آیت سے صاف ظاہر ہے کہ اگلے وقتون مین گاڑیون پر پولے لاد کر لاتے تھے" دیکھو مین تم کو اسطرح تلے دباؤنگا جسطرح گاڑی دباتی ہے جسکے اوپر بہت سی پولیان بار سے لادی گئین۔ مگر گاڑی صرف وہان ہی چل سکتی تہی جہان کی زمین ہموار تہی آج کل یہ دستور ہے کہ اونٹون یا گدہون پر بڑے بڑے گٹھے رکھکر دائین چلانے کی جگہہ لیجاتے ہین۔ ایک صاحب کا بیان اس باب مین اسطرح پر ہے کہ اب اناج کی پولیان جیسا ہمارے یہان دستور ہے نہین باندہی جاتی ہین بلکہ بڑے بڑے گٹھے جمع کر کے رسیون کی جالیون مین باندہ کر تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر پڑے رہتے ہین۔ اونٹ کو اوس مقام پر لاکے بٹھلاتے ہین اور اوسکی کاٹھی

اون بڑے بڑے گٹھون کو رکھکر خوب کس دیتے ہین اور شتربان کی آواز کے ساتھ
ہی یہ حلیم جانور اوٹھکر آہستہ آہستہ گانو کی طرف دائین چلانے کی جگہ کو جاتا ہے۔
بہت سے اونٹ گرد و نواح کے کھیتون سے قطار در قطار اپنی اپنی پشت پر آپ
سے بڑے بوجھ رکھے ہوئے کلھیان کے قریب تک آہستہ آہستہ آتے اور ایک انبار
کر اوسکو بمنزلہ پہاڑ کے بنانا چاہئیے تھوڑے عرصہ مین الگ جاتا ہے۔

کلھیان اگلے وقتون کی طرح کھلے میدان مین ہوتا ہے۔ چونکہ برسات کا موسم
ہو چکتا ہے اسواسطے باہر اناج ڈالنے مین کچھ دقت نہین ہوتی ہے اس مقصد کے
واسطے ہموار زمین گول گردہ کی طرح پچاس یا اسی بلکہ کبھی کبھی سو فیٹ قطر مین پسند
کر لی جاتی تھی۔ اول زمین خوب صاف کرتے اور کوٹ کر پختہ کر لیتے ہین پھر اوسپر
اناج ڈالدیا جاتا ہے۔ اور پھر جانورون کے پیرون سے اوسے کھندلواتے ہین۔
رابنسن صاحب کہتے ہین کہ مینے یریحو مین دیکھا کہ بیل گائین اور چھوٹے چھوٹے
جانور کم سے کم پانچ اکٹھے ہوکر اوس اناج کے روبرو چلائے جاتے ہین دائین
چلاتے وقت بھوسہ ایک چیز سے کہ برا سمجھنا چاہئیے الگ کرتے ہین کتب مقدسہ
مین اسکا کچھ ذکر پایا جاتا ہے یعنی "دائونے کیوقت تو بیل کا منہ مت باندہ"
یہ نصیحت بہت موافق ہے حکم کے سبب کہ محنتی اپنا حق المحنت پانے کا مستحق
ہے۔ رابنسن صاحب لکھتے ہین کہ مینے دیکھا کہ ہمارے دوست عیسائی اس نصیحت
جیسا چاہئیے عمل نہین کرتے ہین یعنی بہتیرے اپنے جانورون کے دائین چلانے
کیوقت منہ دیتے ہین لیکن مجھے یاد نہین کہ مینے کسی محمدی کو اپنے جانور دمکا

سُنہ باندہتے دیکھا ہو۔ فلسطین کے شمال مین علاوہ طریقہ مذکورہ کے ایک طریقہ اناج صاف کرنیکا
اور بہی ہے رابنسن صاحب کا بیان ہے کہ دو تختے ایکدوسرے سے جڑے ہوتے
ہین اونکے سامنے کی طرف اوپر کو جہکی ہوتی ہے جیساکہ انگلستان مین پتہر کا گہن ہوتا
ہے مگر لکڑی کا بہاری کم ہوتا ہے اون تختون کے نیچے سوراخ ہوتے ہین اون مین
خوب نوکدار سخت پتہر لگے ہوتے ہین۔ جب بیل اناج کے انبار پر چکر لگاتے وہ کل گہستی ہی
کبہی کوئی لڑکا کبہی کوئی جوان آدمی اوسپر بیٹھہ جاتا ہے۔ مصریون کے دائین چلانے
کی کل جسے نورج کہتے ہین کئی ڈنڈے یا تختے لکڑی کے ہوتے ہین اون مین بہت سی
لوہے کی کیلین لگی ہوتی ہین بیل اوسکو دائین پر کہینچتے ہین اور کہینچنے والے کیواسطے
اوسپر ایک چوکی سی بنی ہوتی ہے اوسپر وہ بیٹھتا ہے جس سے اوس کل پر خوب بوجھہ
پڑتا ہے۔ ایشیاے کوچک مین یہ دستور ہے کہ صرف ایک چھوٹا سا لٹھہ ہوتا ہے اوسکی
ایک طرف جانور لگتے ہین وہ اوسکو اناج پر کڑہتے ہین چھوٹے اناج کو صرف لاٹھیون ہی
سے پیٹ کر نکال لیتے ہین (یسعیاہ ۲۸ و ۲۷ آیت) جو طریقے دائین چلانے کے
مذکور ہوئے اون سے نہ صرف اناج کٹ جاتا ہے بلکہ بہوسہ بہی ایسا مہین ہوجاتا ہے
کہ جانورون کے کہانے کے استعمال مین آتا ہے یہ مشرقی طریقے دائین چلانے کے
عجیب مثال اس امر کی ہے کہ خدا اپنے لوگون کے ستانیوالون سے ایسی ہی عداوت
کرے گا۔ "تو قہر کے ساتھہ زمین پر کوچ کر گیا تو نے نہایت غصی ہوکے قومون کو
روند ڈالا ہے" حبقوق ۳ و ۱۲) کیونکہ رب الافواج اسرائیل کا خدا یون کہتا ہے کہ
بابل کے بیٹے کہلیان کی مانند تہے جب روندنے کا وقت آیا" (یرمیاہ ۵۱ و ۳۳)

اسے صیحون کے بیٹے اوٹھہ اور دائین چلا کیونکہ مین تیرے سینگ لوہا اور تیرے کہرون کو پیتل بناؤنگا اور تو بہتیری قومون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی (میکاہ ۴ و ۱۳) اور صیحون کی نسبت یہ وعدہ ہے کہ دیکھہ مین تجھے (یہ نہین کہ تیرے لیئے بلکہ تجھہ ہی کو) "دائوں نے کی ایک نئی گاڑی کہ جسکے بہت سے تیز دو دہارے دانت ہون بناؤنگا تو پہاڑونکو ڈہاؤنگا اور اونھین چور چور کریگا اور ٹیلون کو بہوسہ کی مانند بنادیگا" (یسعیاہ ۴۱ و ۱۵) فاتح سپاہی ظلم کی تشبیہ بہی اسی دائوں نے سے دیجاتی ہے جب اناج کو دائو چکتے ہین تو پہٹکتے ہین خوب اچہی طرح دائین چلانے کے بعد بیچ میدان مین اوسکی گری لگا دیتے ہین یہ گری اکثر آدمیون کے قد سے بہی اونچی ہوتی ہے جب تک ہوا نہین چلتی گری لگی رہتی کیونکہ گندم کو بہوسہ سے جدا کرنے کا طریقہ یہی ہے کہ اوسکو اونچے سے ڈالتے ہین ہوا بہوسہ کو الگ کردیتی ہے اور اناج کی ڈہیری الگ ہوتی جاتی ہے غرض اول اناج کو بہوسہ سے اسطرح جدا کرتے پہر جو کچہ رہجاتا ہے تو اوسکو سوپ سے پہٹک ڈالتے ہین سوپ مین پہٹکنے سے جو کچہ بہوسہ رہجاتا ہے اوسکو بہی ہوا اوڑا کے علیحدہ کردیتی ہے۔ مصریون کی قدیم عمارات کندہ تصویرون سے معلوم ہوتا ہے کہ اونکے یہان اون وقتون مین لکڑی کی کہوٹی سے اناج صاف کرنے کا دستور تہا۔ جیساکہ دائو نے کتب مقدسہ مین خدا کی کہلنے والی عدالتون کا نشان قرار دیا ہے اسیطرح جہٹرنا اور چہاننا صاف و پاک کرنے کا نشان ہے۔

جب مسیح آویگا اسکا سوپ اوسکے ہاتھہ مین ہے اور وہ اپنے کہلیان کو خوب صاف کریگا اور گیہون اپنی کہیتی مین جمع کریگا اور بہوسہ کو ایسی آگ مین جو کبہی نہین بجہیگی

جلادیگا (متی ۳ ب ۱۲ آیت) دیکھو مین حکم کرونگا اور اسرائیل کے گھرانے کو سارے قومون کے درمیان جسطرح سے چھلنی مین چھانتے ہین چھانونگا اور ایک دانہ زمین پر گرنے نپاویگا۔

میرے گروہ مین کے سارے گنہگار جو کہتے ہین کہ آفت نہ تو پیچھے سے ہم تک آویگی اور نہ آگے سے ہمپر پڑیگی سو تلوار سے مارے جاوینگے۔ (عاموس ۹ ب ۹ و ۱۰) ہوا کا بھوسہ کو اوڑا لیجانا یا اوسکا آگ مین جلا دینا ناپاکون کے آخر سزا کی ایک وحشت ناک تشبیہ ہے۔ وے ایسے ہین جیسے بھوسی جو ہوا کی آگ ہو اور جیسے بھوسہ جسے آندھی اوڑا لے جاتی ہے (ایوب ۲۱ و ۱۸ و زبور اول ۴ و ۳۵ و ۵) اناج داؤنے اور صاف کرنے کے بعد آیندہ کے استعمال کیواسطے کھیتون اور انبار خانون مین جمع کر لیا جاتا ہے عہد عتیق مین انبار خانون کا ذکر آیا ہے لیکن اسی غیر محدود الفاظ مین کہ اون سے یہ نہین معلوم ہوتا کہ کس صورت کے اور کہان بنتے تھے زمانۂ حال مین انبار خانے زمین کے اندر ہوتے ہین۔ غالباً اگلے وقتون مین بھی یہی دستور تھا طامسن صاحب ان اناج کے کنؤون کی نسبت اسطرح لکھتے ہین کہ وے بالکل خشک اور مضبوط اور سرد رہتے ہین اونکا منہ مٹی سے خوب لیس دیا جاتا ہے جس سے چوہے وغیرہ جانور بلکہ چیونٹی تک کہ یہ بھی اناج کی دشمن ہے نہین گھسنے پاتی ہے۔ معمول یہ ہے کہ انبار خانے جنکو ہمارے ملک مین عموماً کٹھے کہتے ہین خشک جگہہ کھودے جاتے ہین جیسا کہ اس ملک مین ڈھلوان ٹیلون پر ترائی کی زمین مین کٹھے اچھے نہین کھدتے لیکن ان ملکون یعنی فلسطین وغیرہ مین خشک آب وہوا اور پہاڑی زمین ہونے کے باعث بہت مدت تک کٹھے درست

رہتے اور برسون اناج اونمین بند رہتا اور بگڑنے نہین پاتا۔ مصر کی قدیم عمارات
کے کندہ تصویرون مین کہتون کے محراب دار دروازہ بنے ہین۔ ہمکو اس بات کا
بھولنا نہین چاہیئے کہ شریعت موسوی مین محتاجین کو خیرات کرنے کا بہی بہت عمدہ
بند وبست ہے کاشتکارون کو اپنے کہیتون کے پولون کے کاٹنے کی اور پڑی گرے
اناج اور بالیون کے اوٹھانے اور جو پولیان بھول چوک سے رہگئی ہون اون کے
اوٹھانے کی قطعی ممانعت تہی۔ یہ محتاجون اور مسافرون کو یتیمون اور بیواؤن کو
اسرائیل اپنے مصر مین رہنے کے ایام مین تکلیفون کو یاد کر کے چھوڑ دیتے تھے۔ یہی قاعدہ
انگورون اور زیتون کے باغون کی نسبت بہی ملحوظ رکھا جاتا تہا۔ یعنی پڑے گرے
اور درختون پر کچہ انگور اور زیتون چھوڑ دیئے جاتے تھے کہ راہ گیر مسافر یا کوئی غریب
آدمی جسکا دل چاہے کہائے لیکن کسی مسافر راہ گیر کو جمع کرنیکی اجازت نہ تہی صرف
یہی اجازت تہی کہ جسقدر دل چاہے وہان ہی کہالیوے۔ اسیطرح اناج کے کھیتونکی
نسبت بہی مسافرون کو حکم تہا کہ ہاتھ سے توڑکر دل چاہے تو کوئی بالی کہالیوین لیکن
ہنسیہ نہ لگاوے چنانچہ اسی بناء پر فریسیون نے ہمارے خداوند یسوع مسیح کے شاگردونپر
چوری کا الزام نہین لگایا تہا بلکہ سبت کے نہ ماننے کا الزام لگایا تہا۔

اوپر کے بیان سے اور نیز شریعت موسوی کے بہت اور مقامات سے اصل خوشخبری
جسکی اصل محبت ہے خوب جگمگاتی صفائی سے ظاہر ہوتی ہے بلکہ شریعت موسوی
کے سخت احکام مین بہی الفت کی بو قائم ہے کیونکہ سخت احکام سے غرض صرف
اسیقدر تہی کہ اوس کے عہدنامہ کے لوگ کافرون کی رسم و دستور مین

بھیڑیئے سے کہ اون کے چارون طرف رہتے تھے محفوظ رہین +-

فصل تیسری

انگور کے باغات کے بیان مین

جس کثرت سے فلسطین مین اناج ہوتا ہے ویسے ہی انگور بھی بکثرت ہوتے ہین جیسے عمدہ انگور وہان ہوتے ہین اوسکی تصدیق حال کے سیاح بھی کرتے ہین اور بیبل کے پڑھنے والے اسکو خوب جانتے ہین کہ عبرانیون کی کتب مقدسہ مین انگورون کے باغات کی نسبت کیا کچھ لکھا ہے اور وہان کے لوگ کیسا عمدہ پیداوار اسکو سمجھتے ہین اور ہیبرون کے گرد و نواح مین بکثرت پیدا ہوتا ہے اور یہان کا انگور فلسطین کے انگور کی بہ نسبت بہت بڑا اور اچھا ہوتا ہے۔ اسی فلسطین کی جنوبی حصہ مین اسکول کی وادی واقع ہے جہان سے جاسوس انگورون کا خوشہ ایک لاٹھی پر رکھکے لائے تھے حال کے سیاح بھی اس کی تصدیق کرتے ہین کہ اونھون نے ایسے بڑے بڑے خوشہ انگورون کے دیکھے کہ ایک ایک خوشہ پانچ پانچ چھہ چھہ سیر وزن مین اور اوسکے انگور اتنے بڑے جیسے بڑا بیر ہوتا ہے۔ انگور کی ٹٹیان آٹھہ آٹھہ دس دس فیٹ کے فاصلہ پر لگائی جاتی ہین۔ نیچے سے اوسکی شاخین اوپر کو بڑھکر ٹٹیون پر پھیل جاتی ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ وہ قطارین آٹھہ دس فیٹ کے فصل سے بنائی جاتی ہین اوسکے اوپر بانسون کا یا کسی اور چیز کا ٹھاٹر ڈال دیا جاتا ہے جسکے اوپر دو نون طرف سے انگور کے بیل چڑھ پھیلکر محراب کی صورت بنا دیتے ہین موسم خزان مین اوسکے پتے چھانٹے جاتے ہین۔ انگور کے باغون کی باغبانون کے کام کا تھوڑا سا

احوال یسعیاہ نبی باب پنجم آیات ۱و۲ مین کہا ہے "اب مین اپنی محبوب کیلئے اپنے محبوب کا ایک گیت اوسکے تاکستان کی بابت گاؤنگا میرے محبوب کا تاکستان بلند اور جیّد پہاڑ کی چوٹی پر لگا اور اوسنے اوسے کھودا اور اوسکے پتھر نکال کے پھینک دیئے اور اچھی سی اچھی تاکین اوسمین لگائین اور اوسکے بیچون بیچ برج بنایا اور کولہو بھی اوسمین تراشا" آج کل باغبانون کا اصل کام صرف اسیقدر ہے جو مذکور ہوا - دیوار یا احاطہ صرف حفاظت کیواسطے بنایا جاتا ہے -

رابنسن صاحب نے تاکستان کے احاطے اور تاکستان اور زیتون کے بیچ مین جو راہ ہوتی ہے اوسکی نسبت ذکر کیا ہے وہ بعینہٖ ہی انگورستان کا ایک کوچہ ہوتا ہے ایک دیوار ادہر اور ایک اودہر ہوتی ہے ایسے ہی کوچہ مین سرکش نبی سے خدا کا فرشتہ ملا تھا اور گدہے نے بلعام کا پاؤن دیوار سے دبایا تھا (گنتی ۲۲ و ۲۴ - ۲۶) ہر انگورستان مین ایک چھوٹا سا پتھر ونکا گھر ہوتا ہے جسمین باغبان رہتا ہے اور تمنے سُنا ہوگا کہ انگور کے دنون مین بڑون کے باشندے ان گھرون مین رہتے تھے اور شہر ویران سنسان ہو جاتا تھا -

اب کولہو کا احوال لکھا جاتا ہے کثرت انگورون کی ستمبر اور اکتوبر مین ہوتی ہے اگرچہ ہمنے سُنا ہے کہ جولائی اور اگست مین بھی کچھ انگور جمع کیئے جاتے ہین آجکل اور اگلے وقتون مین بھی جس موسم مین انگورون کی کثرت ہوتی ہے وہ موسم بڑی خوشی اور کیفیت کا ہوتا ہے - لوگ اپنے شہر اور گھر چھوڑ چھوڑ کر باغون مین ڈیرون مین یا اون گھرون مین جو باغبان اپنے رہنے کے واسطے بنا لیتے ہین جا کر رہتے

ہین انگور توڑ کر ٹوکریون مین جمع کر کر کے مقرری جگہہ پر لاتے ہین - طامسن صاحب لکھتے ہین کہ جو انگوری باغ محمدیون کے ہین اونکے انگور یا تو وہ فوراً کھا لیتے یا بیچ ڈالتے ہین یا اوسکو سکھا لیتے ہین یا اوسکا عرق نکالکر آگ مین جوش دیتے ہین کیونکہ تم جانتے ہو کہ مسلمان شراب نہین بناتے ہین - یہ انگوری شہد یورپ کے ملکون مین جیسے اب استعمال مین آتا ہے ایسہی اگلے وقتون مین بھی استعمال مین آتا تہا - اوسکو شراب ہرگز نہین کہتے ہین بلکہ اوسکو شراب سے بالکل مختلف چیز سمجھنا چاہیئے - انگوری شراب یعنی انگورونکا عرق پر وردہ تجارت کی عام چیز تہی اور اگلے وقتون کے عبرانی اسکا استعمال کرتے تھے جیسا کہ کتب مقدسہ کی بیشمار آیات سے ظاہر ہوتا ہی - دو برتن بنائے جاتے تھے (جسکا ہماری انگریزی نسخہ مین کولھو ترجمہ کیا ہے) ایک اوپر کا برتن انگورون کے رکھنے اور دبانے کے واسطے ہوتا تہا اور دوسرا نیچے کا برتن جسمین عرق جاکر جمع ہو رہتا تہا - یہ برتن پتھر کے ہوتے تھے اور اونکے اوپر پلاسٹر کر دیا جاتا تھا - یا کسی سخت پتھر کو تراش کر اوسکے برتن بناتے تھے -

رابنسن صاحب پرانے کولھو اور اوسکے برتن کی نسبت جو اونھون نے مقام صیلہ مین دیکہا تہا اسطرح لکھتے ہین کہ مینے ایک سلسلہ چٹانون کا دیکھا اوپر کی سمت جانب جنوب ایک اوتھلا برتن کندہ ہے جو آٹھہ فیٹ مربع اور پندرہ انچہ گہرا ہے اوسکے نیچے کیطرف تھوڑی تھوڑی شمال کی طرف جھکی ہوتی ہے اور شمال کی طرف کی موٹائی ایک فٹ ہوتی ہے اور دو فیٹ کے فاصلہ پر اوس سے نیچے کو اور چھوٹا پتھر کا برتن چار فٹ مربع اور تین فیٹ گہرا کھدا ہوتا ہے - اوپر کے اوتھلے برتن

مین انگور بیچ کچلے جاتے ہین اور اونکا عرق نچڑ کر ایک سوراخ کی راہ سے چھوٹے نیچے کے برتن مین جمع ہو رہتا ہے۔ اوپر کے برتن کی وسعت آٹھ فیٹ مربع جو بیان ہوئی ہے وہ جہن صاحب کے بیان کے مطابق ہے ورنہ آجکل فارس کو لہو جو کہلاتے ہین اونکی گہرائی صرف چار ہی فیٹ ہوتی ہے۔ مصر کی قدیم عمارات کی کندہ تصویرون سے پایا جاتا ہے کہ کبھی عرق جمع کرنے کے لیے دو برتن ایک کولہو مین لگے ہوتے ہین۔ اون عمارات سے یہ بہی معلوم ہوتا ہے کہ آدمی اپنے پیرون سے اونہین کچلتے تھے اور اونکی مضبوط رسی لٹکتی ہوتی تہی جنکو پکڑ کے خوب زور سے انگورون پر پاؤن مارتے تھے اور اس محنت کے کام کے ساتھ طرح طرح کے گیت گاتے اور خوشیان کرتے جاتے تھے۔ انگورون کا کولہو مین دبانا بڑی قتل کا ظاہری نشان ہے اور اوسکا سرخ عرق مقتول کے سرخ خون سے تشبیہ دیا جاتا ہے۔

مثلاً یسعیاہ ۶۳ و ۱ مین لکھا ہے کہ نبی نے پوچھا کہ "یہ کون ہے جو ردوم سے اور خوب سرخ پوشاک پہنے بصرہ سے آتا ہے کسلیئے تیری پوشاک سرخ ہے اور تیرا لباس اوس شخص کی مانند جو انگور کے کولہو مین روندتا ہے اوسکا جواب یہ ہے کہ مین نے فقط کولہو کو روندا اور لوگون مین سے کوئی میرے ساتھ نہین تہا کیونکہ اپنے غصہ سے مین اوسے روندونگا اور قہر سے اونہین کچلونگا اور اونکا خون میری پوشاک پر چھڑکا ہوگا اور مین اپنے لباس کو داغدار کرونگا۔ (دیکھو نوحہ ۱ و ۱۵ و مکاشفات ۱۴ و ۱۹ و ۲۰ اور ۱۹ - ۱۵)

مست کو (کیونکہ لاطینی لوگ نئے عرق کو مست ہی کہتے ہین) جوش دیکر انگوری شہد

بناتے تھے (یہ ذکر ہوچکا ہے کہ محمد یون مین انگوری شہد بنانے کا دستور بہت ہے) یا اوسکا خمیر کرکے چمڑے کی مشکون مین بھر رکھتے تھے حسب بیان جہن صاحب کے انگوری شراب کو مشکون مین بھر کے کچھ دنون زمین مین گاڑ دیتے ہین - کیونکہ نئی شراب کیواسطے نئے چمڑے کی مشکین بھی درکار ہوتی تھین اور اسوقت تک اوسکے خمیر اوٹھانے کی ترکیب تمام نہین ہوچکتی تھی اگر پرانی مشکون مین نئی شراب بھر دی جاتی تو مشکین پھٹ جاتی تھین اسواسطے نئی مشکون مین بھرتے تھے کہ اونکی مضبوطی اتنی ہوتی تھی کہ شراب کے زور کو بخوبی روک سکتی تھی -

شراب اور مے یعنی انگوری شراب مین کتب مقدسہ سے معلوم ہوتا ہے کہ صریح فرق ہے جن آیات مین شراب اور مے کا ذکر ہے وہان صاف فرق کر دیا ہے (احبار ۱۰ و ۹ گنتی ۶ و ۳ قاطی ۱۳ او ۴ وغیرہ)

کتاب التوریت گنتی ۲۸ و ۷ مین یعنی صرف ایک جگہ مے کو شراب کہا ہے غالباً اوس سے عمدہ قسم کی پرانی تیز شراب مراد ہے -

جیروم صاحب مدت تک فلسطین مین رہے اور اونہون نے شراب کی جو تعریف لکھی ہے وہ اوسکے زمانہ کے اور نیز اگلے وقتون کی شراب کی نسبت بھی غالباً صحیح ہوگی صاحب لکھتے ہین کہ عبری زبان مین ستسرا ہر قسم کے نشہ دار عرق کو کہتے ہین خواہ اناج سے بنا یا سیبون کے عرق سے یا جبکہ میٹھا عرق شہد کے جوش دینے ہی طیار کیا جائے یا چھوارون سے عرق نکالا جاوے یا میوہ جات کو پانی مین بھگو کر جوش دینے سے رنگدار عرق جسکو آب زلال کہتے ہین طیار کیا جاوے - کتب مقدسہ

کے بعض آیات مین اوس شراب کا بھی ذکر ہے جسمین مسالے بدین غرض ملائے جاتے تھے کہ اوسمین تیزی اور خوشبو زیادہ ہوجاوے (زبور ۷۵: ۸ و امثال ۲۳: ۳۰) ہمارے پاس کوئی کافی ثبوت اسکا نہیں ہے کہ لفظ سیکر یعنی تیز شراب ان عرقون کے واسطے بھی بولا جاتا تھا اگرچہ کچھ بعید نہیں کہ ایسا ہو بلکہ یشعیاہ ۵: ۲۲ کا عام ترجمہ ایسا ہی کیا جاتا ہے مگر بعضے یہ سمجھتے ہین کہ اوس سے مراد پانی مین تیز شراب ملانے سے ہے کیونکہ اوسکے استعمال مین لانیکی یہ ایک ضروری امر تھا (امثال ۹: ۲ کو مکاشفات ۱۴: ۱۰ اسے تطبیق کرکے دیکھو کہ پانی مین شراب ملانے سے کیا مراد تھی۔)

دربارہ اون مختلف الفاظ کے جو عبرانی لوگ انگور کے عرق اور اور مشروبات جو اوس سے طیار ہوتے تھے اونکے واسطے استعمال مین لاتے تھے بیان مندرجہ ذیل کو سمجھنا چاہیئے۔

(۱) فلسطین کی تین بڑی چیزون یعنی اناج انگوری شراب اور روغن کے لیئے عبرانی زبانمین تین لفظ جو خاص کر اون چیزون کیواسطے بولے جاتے ہین جو انہی موسمون کے سالانہ پیداوار زراعتی کہلاتے ہین۔

دیگین یعنی اناج جسمین اناج کے تمام وہ اقسام جنکی روٹی پکتی ہے اور جو بطور پیداوار زراعت کے کھلیان سے آتا ہے داخل ہین۔ ہر قسم خاص جیسے گندم جو وغیرہ ہین سب کو دیگین یعنے اناج کہتے ہین جن پیڑون سے گیہون وغیرہ اناج پیدا ہوتا ہے اونکو بھی ڈیگین بولتے ہین۔

یتشر۔ تیل۔ یعنی تازہ روغن جو کولہو سے آتا ہے زیت۔ زیتون کے درخت اور اوسکے پھلون کو بھی کہتے ہین اور ہمس صرف اوس روغن زیتون کو کہتے ہین جو استعمال مین آتا ہے۔

تروش۔ مست۔ نئی انگوری شراب کو کہتے ہین اور جب یائین کہتے ہین تو اوس سے صرف یہ مراد ہوتی ہے کہ وہ ایک کام کی چیز ہے یونانی مین اوسے آسی تاس اور لاطینی مین دینم کہتے ہین۔

(۲) اس بیان سے بخوبی معلوم ہوتا ہے کہ تینون چیزین مذکورہ لڑکون اور گلون اور مویشیون کے ساتھ ذکر جو کیجاتی ہین اسکا سبب یہی ہے کہ یہ چیزین بھی خلکی دین اسکی عجیب ایک مثال استثناء ۷ باب ۱۲ و ۱۳ آیات ہین یعنی "سو اگر تم اون حکمون کو سنوگے اور یاد رکھوگے اور اون پر عمل کروگے تو خداوند تیرا خدا اوس عہد اور رحمت کو جسکی بابت اوس نے تیرے باپ دادون سے قسم کی ہے تیرے لیئے یاد رکھے گا اور تجھے پیار کرے گا اور تجھے برکت بخشے گا اور تجھے زیادہ کریگا وہ تیرے رحم کے پھل اور تیری زمین کی پھل مین تیرے غلے اور تیری مئے اور تیرے تیل اور تیرے گایون کی بڑہتی اور تیرے بھیڑون کے گلومین اوس زمین پر جسکی بابت اوسنے تیری باپ دادون سے قسم کر کے کہا کہ تجھہ کو دونگا برکت بخشے گا" پس اناج اور مئے یہوداہ کے دین کہلاتی ہین چنانچہ استثناء ۳۳ و ۲۸ مین لکھا ہے کہ "اسرائیل تنہا دلجمعی کے ساتھ سکونت کرے گا یعقوب کا چشمہ غلہ اور مئی کی سرزمین پر جاری ہوگا بلکہ اوس مین آسمان سے اوس گریگی"۔

(۳) تروش ۔ مست سے یہ نہین معلوم ہوتا ہے کہ وہ غیر خمیر اوٹھی ہوئی انگوری شراب کو کہتے ہین تاکہ خمیر اوٹھے مئی سے تمیز ہوجاوے بلکہ نئی مئی جو تازہ انگورون سے نکلتی ہے اوسکو مست اور تروش کہتے ہین ایسا دعوی نہین کرسکتے ہین کہ اوسکا خمیر نہین اوٹھایا جاتا ہے ۔

اسمین شک نہین کہ بغیر گرمی دیئے بھی اوسکا عرق پیا جاتا تھا اور جب بغیر گرمی دیئے پیا جاتا تو اوسکو جوشش دے لیتے اور اسوقت مین اسکو مست نہین بلکہ انگوری شہد کہتے ہین ۔ اسمین بھی شک نہین کہ اوسکو گرمی دیکر بھی بناتے تھے جیسا کہ ہمارے یہان نئے سیب کی شراب بنتی ہے اور وہ فرحت بخش ہوتی ہے جو مست کہ دل کو کھو دیتی تھی وہ ضرور کسیقدر گرمی دی ہوئی ہوتی تھی کیونکہ نبی کے اِس قول سے کہ "حرامکاری اور مئی اور نئی مے دل کو کھو دیتی ہے" صاف ظاہر ہے کہ اوسکو خراب آدمی استعمال مین لاتے تھے یہی کیفیت اوس شراب کی بھی ہے جسکو اسیس کہتے ہین اور جسکا ترجمہ ہمارے نسخہ مین شیرین شراب ہوا ہی اعمال ۲ و ۱۳ مین میٹھی شراب کا ذکر ہے نئی مے کا ذکر نہین ہے کیونکہ عید پنتکوست جون کے مہینے مین نئی مئی کی موسم سے دو مہینے پہلے ہوا کرتی تھی ۔ اگلے لوگ اوسکو طرح طرح سے بناتے تھے ۔ ایک طریقہ یہ تہا کہ برتنون مین بھرکر اونکی گرمی روکنے کے واسطے اونکو کاگ سے بند کردیتے تھے یہان تک کہ سب ہوا نکل جاتی تھی دوسرا طریقہ اوسکے بنانے کا حسب بیان جہن صاحب کے یہ تہا کہ سوکھے انگورون کو پرانی مئی مین بھگاتے اور جب وہ خوب بھولجاتی تو اوسکا دوبارہ عرق نکالتے تھے ۔

معلوم ہوتا ہی کہ اس مقام پر اسی قسم کی مئے سے کہ بہت نشہ دار ہوتی تھی مراد ہی
انگورون کے عرق مین بہی معلوم ہوتا ہے کہ یہی تاثیر ہوتی تھی - جی کا سرکہ جسکو نرا
سرکہ بہی کہتے ہین (جیساکہ روت ۲ و ۱۴ مین آیا ہے) پانی مین ڈالکر ایسے ہی اگلے
وقتون مین پیا جاتا تہا جیسا آجکل پیا جاتا ہے اور بہت تازگی دلکو بخشتا تھا •

چوتھی فصل

زیتون کے درختون کے بیان مین

زیتون کے درخت بحر روم کے کنارے کنارے ہر جگہہ پیدا ہوتے ہین خصوصاً
ملک فلسطین مین اسکی نہایت کثرت ہے کوہی میدان اور ٹیلے جنکی مٹی مین کچہ اینٹ
کہاری مٹی کی بہی ہو جیساکہ ملک فلسطین کی زمین کا حال ہے اس درخت کے بہت مناسب
ہین - طامسن صاحب کہتے ہین کہ "یہ درخت بہت خوشی سے اپنی جڑون کو پتہریلی زمین
کی شگافون مین جہان راہ پاتا ہے آہستہ آہستہ پہونچا دیتا ہے اور وہان ہی سے
سارا ذخیرہ یعنی روغن زیتون پیدا ہوتا ہے - اس واقعہ کی نسبت موسیٰ کی گیت
مین ایک تلمیح اِس عبارت آتی ہے کہ "اوس نے اوسی چٹان مین شہد اور سخت
پتہر مین سے تیل چوسایا" (استثناء ۳۲ و ۱۳) زیتون کا درخت میانہ قد کے درختون
مین ہے تنا اوسکا گانٹہ دار اور شاخین پیچ در پیچ ہوتی ہین - کبھی ایسا ہوتا ہے کہ
کہ ایک جڑ سے دو تین شاخین نکلکر باہم گرایسی پیوست ہو جاتی ہین کہ ایک ہی درخت

اور ایک ہی تنا کہلاتا ہے یہ درخت بہت آہستہ آہستہ بڑہتا ہے اور بجز خاص موافق حالات کے سات برس سے پہلے اوسمین پہل نہین آتا ہے اور جب تک دس پندرہ برس کا پرانا درخت نہو جاوے اچھّی طرح پہل نہین لگتا ہے لیکن بعد دس پندرہ برس کے بہت جلد بڑہنے اور پھیلنے لگتا ہی اور کئی سو برس تک قائم رہتا ہے پرانے درخت کے آس پاس اکثر چھوٹی چھوٹی شاخین اوسکی جڑون سے پھوٹی ہوئی نظر آتی ہین اکثر اس درخت کا قلم بہی لگایا جاتا ہے اور قلم اسطرح لگایا جاتا ہے کہ یا تو اوسکی کوئی شاخ یا کوئی گانٹھہ جسمین کلا پھوٹا ہوتا ہے کاٹ کر زمین مین گاڑ دیتے ہین تو جم جاتا ہے اوسکے پتّے چکنے اور جوڑہ جوڑہ ہوتے ہین پتے کا اوپر کا رنگ دہیمہ ہرا اور نیچے کا رنگ پیلا مائل بہ سفیدی ہوتا ہے۔ ر انسن صاحب کہتے ہین کہ اوسکے پتون کا دہیمہ رنگ اس لائق نہین کہ اوسکو سبز کہا جاے لیکن اوس درخت کو اگر بہ ہئیت مجموعی خیال کیا جاوے تو واقع مین اوس ملک کے رہنے والے آدمی کی نگاہ مین عجب بہار معلوم ہوتی ہوگی۔ یوسیع ۱۴ باب ۶ آیت مین فرمایا ہے کہ اوسکی ڈالیان پھیلین گی اور زیتون کے درخت کی مانند وہ خوشنما اور لبنان کی مانند خوشبودار ہوگا،، اور یرمیاہ نبی نے باب ۱۱ و آیت ۱۶ مین کہا ہے کہ ,,خداوند نے تیرا نام ایک ہرے زیتون کا درخت جسکا پھل خوشنما ہے کہلایا،، زیتون کے درخت کی مضبوطی اوس دیندار راستباز آدمی کی اچھّی تشبیہ ہے جو خدا تعالے کی حفاظت مین بڑہتا ہے اور عادات و اطوار شائستہ رکھتا ہے داؤد کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین زیتون کے ہرے درخت کی مانند ہون۔ جس سے یہ نہین سمجھنا چاہیئے کہ خدا کے گھر

ہین کوئی زیتون کا درخت ہے بلکہ داود اپنی نسبت خود کہتا ہے کہ مین خدا کے گھر مین
ایسا تر و تازہ ہون جیسا زیتون کا درخت زمین پر ہوتا ہے ۔ زیتون کے درخت سے
چھوٹے چھوٹے سفید پھول ہی بہت کثرت سے جھڑتے ہین جنسے اوسکے نیچے کی ساری زمین
چھپ جاتی ہے اور اوسوقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پھولونکا فرش بچھا ہے ۔ سیکڑون
مین ایک پھول بھی پھل نہین لاتا ہے لاکھون کروڑون پھول اوس سے جھڑتے
ہین اور ایسے معلوم ہوتے ہین جیسے روئی کے ذرا ذرا سے اجزا مثل برف کے
گرے پڑے ہین اور وہ کسی مصرف کے نہین ہوتے ہین ایسا ہی حال اون لوگونکا
ہوگا جو بیہودہ باتون پر اعتقاد رکھتے ہین ایوب نبی نے ۱۵ و ۳۳ مین لکھا ہے کہ
اوسکے پھول اوس سے ایسے گرینگے جیسے زیتون کے ۔ پھول آنے کے بعد اوس مین
چکنا بیضاوی شکل کا بیر کی مانند پھل آتا ہے جب پکتا ہے تو اوسکا رنگ ارغوانی
ہوتا ہے اوسکے اندر سخت گٹھلی ہوتی ہے اوسکی گٹھلی مین روغن کا مادہ ہوتا ہے
زیتون کے درخت کی لکڑی بہت خوشرنگ مائل بزردی ہوتی ہے الماری بنانے
کے کام مین بہت آتی ہے ہیکل سلیمانی کے کروبی اور دروازہ اور چوکھٹ بیتر اور باہر
کی ہیکل اس لکڑی سے بنی تھی ۔ ہومر شاعر نے بیان کیا ہے کہ لڑائی کی گدا بھی
اسی لکڑی کی بنی تھی ۔ زیتون کا اچار یورپ کے لوگون مین بہت مرغوب چیز ہے
لیکن رواج یہ ہے کہ اوسکے پھلون سے کوٹ کر یا بیسکر یا کولھو مین پیل کر تیل نکالتے
ہین اس زمانہ مین اور اگلے وقتون مین بھی ملک فلسطین مین روغن زیتون بہت
قیمتی چیز تھی یہ امر کہ عبرانیون کے نزدیک اسکا روغن بڑی دولت تھی اس واقعہ

سے ظاہر ہوتا ہے کہ سلیمان نے ہیرام کو اوسکے لوگون کی خدمت کے عوض مین ہر سال گیہون کے بیس ہزار پیمانون کے ساتھ جَو کے بیس ہزار پیمانے اور بیس ہزار امی کی کپی اور بیس ہزار روغن زیتون کی کپی بہی دیا کرتے تھے - ایک کپہ ساڑہے سات گیلن کا ہوتا تہا - اور پہر بہت کچہ گہر کے خرچ مین آتا تہا - جہان زیتون کے درخت ہین وہان مکہن کی جگہہ زیتون کا تیل استعمال مین آتا ہے اور پکانے کے کام مین بہی بہت کثرت سے آتا ہے - چراغون مین اسی تیل کا خرچ ہے اور صابون بہی اسی کا بنتا ہے - سر اور بدن پر تیل ملنے کا دستور عبرانیون کے اور اون کے گرد و نواح کے قومون مین اول جاری ہوا تہا -

کتب مقدسہ مین اس دستور کا اکثر ذکر آیا ہے اور ترک استعمال اوسکا علامت غم کی تصور کیجاتی تہی - یہ بہی ایک دستور تہا کہ مردہ کے بدن پر اوسکا روغن ملتے تھے جیسا کہ اچلیس نے اپنے دوست پٹروکلس کی نعش کے دہونے اور تیل ملنے کو حکم دیا تہا اور بعد اوسکے پٹروکلس کے دشمن ہکیٹر کی نعش پر بہی قبل اوسکی لاش کے پرایم کو حوالہ کیئے جانیکے تیل ملنے کا حکم دیا تہا تیل ڈالنا مذہبی رسم بہی تہی جب کسی کو مسیح کرتے یا کسی بڑے کام پر مقرر کرتے مثلاً بادشاہ بناتے تو اوسپر تیل ڈالتے تھے اسکا مفصل حال کسی اور جگہہ آویگا -

حسب بیان عبرانی مصنفون کے کٹا ہوا روغن اوسکو کہتے تھے جو زیتون کو کسی جگہہ رکھکے کوٹنے سے نکالا جاتا تھا - کولہو سے نہین نکالتے تھے - اس روغن کو بہت صاف اور عمدہ سمجہ کر ہیکل کے کام مین لاتے تھے - خروج ۲۷ و ۲۰ و ۲۹ و ۴۰

واخبار ۲۶ ۲۰ و گنتی ۱۸ ۲۹ و ۱ سلاطین ۵ باب ۱۱ آیت مگر اکثر ایسے بہی تیل نکالتے تہے
اول پہلون کو چکی مین کچل لیتے تہے پہر اوسکو داب کر روغن نکالتے تہے۔ طامسن صاحب
کے بیان کے موافق یورپ کے لوگون مین آجکل دو طرح کے کولہو روغن زیتون نکالنے
کیواسطے مروج ہین ایک تو وہ کولہو جسمین ہاتہہ کا کام پڑتا ہے اور وہ گول پتہر کا برتن
ہوتا ہے اوسمین پہل رکھے ہوتے ہین ایک بڑا پتہر کا چکر سا ہوتا ہے اوسکو اون پہلون
مین پہرانے سے وہ سب گندہا آٹا سا ہوجاتا ہے اوس سے روغن نکل آتا ہی۔
دوسرے قسم کا کولہو وہ ہے جو پانی کی قوت سے چلتا ہے۔ اسمین ایک سیدہا بیلن سا
ہوتا ہے اوسمین خمدار کمانیان لوہے کی نیچے کو لگی ہوتی ہین پتہر کی ایک جوف مین وہ
بیلن گہومتا ہے اور اوپر سے اوسمین زیتون ڈالتے جاتے ہین تو اوس سے تیل نکل
آتا ہے۔ اوس جوف کا اندرونی حصّہ گرم رہتا ہے تاکہ جو کچہ مواد پسکر اندر رہنے نکلتا
ہے گرمی کے سبب روغن بآسانی اوسمین سے نکلنے لگتا ہے جب وہ پہل پس کر آٹا
ہوجاتے ہین تو اونکو چہوٹی چہوٹی ٹوکریون مین رکہتے ہین اور اون ٹوکریونکو تلے اوپر
چُن کر ایک کل سے یا اور سے دبلتے ہین پہلی داب کے بعد وہ مادّہ تانبے کی کڑاہی
مین ڈالکر اوسپر پانی چہڑکتے ہین اور پہر اوسکو گرم کر کے پہر دباتے ہین پرانی تیل
کی چکیون مین صرف ایک پتہر کا برتن اور ایک پہیہ پتہر کا ہوتا تہا۔ اور کولہو بہی اون
وقتون کے ایسے ہی ہوتے تہے جیسا اوپر مذکور ہوا لیکن اونمین صرف لوسے
کام لیا جاتا تہا۔ ایسے کولہو آجکل بہی مسافرون نے دیکہے ہین وہ زیتون کو پاؤن
سے کچلنے کے کام مین بہی آتے ہین لیکن یہ ترکیب اب متروک الاستعمال ہی سیکانی

کی باب ششم آیت پانزدہم مین اسکا ذکر ہے ''زیتون کو کولہو مین پیر لگا کر تیل سے بہر لگا (میکاہ ۶ و ۱۵) تیل کو گہڑون مین یا اور برتنون مین بہر رکھتے ہین اونمین وہ صاف ہو رہتا ہے۔ گالی پولی کی بندرگاہ جہان بکثرت روغن زیتون بکتا ہے اس سبب سے مشہور ہے کہ ایسے کوہی جزیرہ پر آباد ہے جہان چہ بچے تیل کے خوب کہدتے ہین اونمین تیل خوب اور جلد صاف ہو جاتا ہے اور گو برسون اون ہی مین پڑا رہے تو بگڑنے نہین پاتا ہے +

فصل پانچوین

میوہ کے درختون کے بیان مین

فلسطین مین خصوصاً دریاے یردن کی ترائیون مین اور بحر روم کے کنارہ کنارہ خرما کے درختون کے ایک زمانہ مین بڑی کثرت تہی یریحو کو خرما کا شہر کہتے تہے وسپاسین کے مشہور سکہ پر ایک نقش ہے جس سے پایا جاتا ہے کہ یہودیہ گویا کہ ایک غمگین عورت ہے جو خرما کے درخت کے نیچے بیٹہی ہے اور رومی سپاہی کی حراست مین ہے اور اوس سکہ پر یہ لکہا ہے کہ یہودیہ کیپٹا (یعنی اسیر یہودیہ) لیکن دریاے یردن کے وادیون مین اب خرما کے درختون کی کثرت نہین ہے البتہ بحر روم کے کنارہ کے ملک فلسطین مین اور اوس سے آگے بڑہکر اوتر کو ہوریا مین کثرت سے ہے خرما کا درخت بہت خوبصورت اور شاندار ہوتا ہے اوسکا تہنہ لانبا گول سیدہا ہوتا ہے جسکی

بلندی چالیس فیٹ بلکہ ستر فیٹ تک ہوتی ہے۔ اوسکے اوپر کی لکڑی دیکھنے مین گانٹھہ دار ہوتی ہے اوسکی چوٹی پر پتّون کا خوبصورت جمگھٹ جو سدا سبز رہتے ہین ہوتا ہے جسکی نوکین نہایت خوبصورت اور خوشنما ایسا معلوم ہوتا جیسے پرانی وضع کی پردار کلغی اور سنہرے پھلون کے بڑے بڑے خوشے نیچے لٹکے ہوئے۔ یہ درخت بہت آہستہ بڑھتا ہی لیکن کئی پشتون تک رہتا ہے۔

سوائے اِسکے کہ خرما کے درختون مین اچھے پہل یعنی چھوارے پیدا ہوتے ہین اور کامون مین بہی آتا ہے مثلاً اوسکے بیکار پھل اور گٹھلیان پیسکر اونٹون کو کھلائی جاتی ہین۔ اوسکے پتّون سے پلنگ اور ٹوکریان اور تھیلے اور چٹائیان اور کونچے اور پنکھے بنتے ہین اوسکے تھنہ کی لکڑی سے مرغی مرغون وغیرہ گھریلو جانورون کے رہنے کیواسطے پنجڑے اور باغون کی روک کیواسطے باڑین بنائی جاتی ہین اور جگھہ کی لکڑی جلانے کے کام مین آتی ہے اوسکے پتون کی جڑون پر ریشے جو ہوتے ہین اونکی رسیان اور اوسے گودہ کر عرق جو نکالتے ہین وہ بہت عمدہ نشہ دار عرق ہوتا ہے۔

کتب مقدسہ مین خرما کے درختون کا بہت جگھہ ذکر نہین ہے مگر جو کچہ ہے وہ عمدہ بیان ہے۔ یرمیاہ نبی غیر قومون کے بتون کو درخت خرما کے کمال سیدہے پن سے تشبیہ دیکر یہ کہتا ہے کہ "وے کھجور کی طرح سیدہے ہین پر بولتے نہین البتہ ضرور ہے کہ اونہین اوٹھا لیجاوین کیونکہ وے چل نہین سکتے ہین" (یرمیاہ ۱۰ باب ۵ آیت) زبور کے مصنّف داؤد نے لبنان کے صنوبر کے ساتھہ مین راستباز

آدمی کی کامیابی کی اوسے گویا ایک علامت قرار دی ہے صادق کھجور کے مانند لہلہایگا وہ
لبنان کی دیوارون کی طرح بڑہے گا" (زبور ۹۲ و ۱۲) غزل الغزلات، باب ۷، وہ آیت
مین دولہن کو تاڑ سے تشبیہ دی ہے جسکے پہل چوٹی پر چڑہنے سے حاصل ہوتے ہین
دولہنے کہا کہ اِس تاڑ پر چڑہونگا اور اوسکی شاخون کو تہام رکھونگا" اوسکی شاخین بڑے
بڑے پتون کی ڈنڈیان ہوتی ہین جنکے نیچے خرمون کے گچھے لگے ہوتے ہین۔

تاڑ کی شاخین یعنی اوسکے پتّے مع ڈنڈیون کے مکابیون کے وقتون سے فتح وظفر
کے نشان سمجھے جاتے تھے۔ (امکابیون ۱۳ و ۵۱) اسوجہ سے جب ہمارا خداوند فتح و
فیروزی سے یروسلم مین داخل ہوا تہا تو لوگ کھجور کی ڈالیان لیکر اوس سے ملنے
گئے تھے (دیکھو یوحنا ۱۲ و ۱۳) اور وہ نجات یافتہ جنکو یوحنا نے عالم رویا مین سفید
پوشاک پہنے تخت کے سامنے کھڑے دیکہا تہا اونکے ہاتھون مین کہجور کی ڈالیان تہین
(مکاشفات ۷۔ ۹)

اگلے وقتون مین اور آجکل بہی انجیر کے درخت ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتے
ہین اوسکے چوڑے سبز پتون کا سایہ خوب ہوتا ہے اور انجیر بہت مزہ دار پہل ہوتا ہے
خصوصاً جبکہ انگور کے ساتھ کہایا جاوے چنانچہ اسی وجہ سے انگور اور انجیر کی درخت
کی چھاؤن مین بیٹھنے کا محاورہ اپنے باپ کی جاگیر پر قبضہ کرنے اور برخورداری پانے
کے واسطے ہوگیا ہے یہ بہت بارآور درخت ہے گرم آب و ہوا مین سال مین تین دفعہ
پہل لاتا ہے انجیر کی اول بہار اخیر جون مین اور دوسری بہار موسم خزان مین اور تیسری
بہار جاڑون مین ہوتی تہی۔ گولر بہی انجیر کی ایک قسم ہے جو فلسطین کے حصۂ زیرین

مین جو گرم ہے اور ملک مصر مین بہت کثرت سے پیدا ہوتا ہے یہ بہت اونچا درخت
ہوتا ہے جسکی شاخین بہت چوڑی اور پھیلی ہوئی اور جڑ بہت گہری اور مضبوط ہوتی
ہے۔اسی سبب سے ہمارے خداوند یسوع مسیح نے اسکی ایک تمثیل جسکا ذکر لوقا
۱۷: ۶ مین اسطرح دی ہے کہ اگر تم مین رائی کے دانہ کی برابر بھی ایمان ہو تو جب تم اس
گولر کے درخت کو کہو کہ جڑ سے اوکھڑ کے دریا مین لگ جا تو تمہاری مانیگا" سال مین
کئی مرتبہ اوسمین گولر لگتا ہے اور گولر تنا سے لیکر شاخون تک اور پتون پر آتا ہے
اسکا پھل کچھ ایسا اچھا نہین ہوتا ہے غربا بہت کہاتے ہین۔
اسکی لکڑی نرم اور لبنان کی دیوار کے مقابلہ بہت کمتر ہوتی ہے (یسعیاہ ۹: ۱۰)
لیکن یہ پائدار بہت ہے کیونکہ ہزارون برس کے صندوق مردون کی لاشون کے
ابتک صحیح وسالم نکلتے ہین جو اس لکڑی سے طیار ہوئے تھے اگلے لوگون سے معلوم
ہوتا ہے کہ اوسکے پھل کے پکانے کے واسطے یہ ضرور ہے کہ جب اوسکے پکنے کے دن
قریب آوین تو سوئی سے یا لوہے کی اور نوکدار چیز سے اونھین گودہ دینا چاہیئے
یہ دستور آجکل بھی جاری ہے۔
انار کا درخت جسکو فی الحقیقت درخت کہنا نہین چاہیئے کیونکہ ایک قسم کی مضبوط
جھاڑی ہے جسکے گھنی پتے ہوتے ہین اور بلبل اوسپر اکثر بیٹھ کے چہچہے کرتا ہے اوسکی
خوبصورت قرمزی رنگ کے پھول اور بڑے بڑے چکنے پھل دیکھنے والے کی نگاہ کو
بہت تازگی بخشتے ہین۔اسیواسطے سردار کاہن کی پوشاک اور ہیکل سلیمانی کے
ستونون کے واسطے انار کے مصنوعی پھل بمنزلہ زیور کے قرار دئیے گئے ہین اور بلبل

کے رخسارے نصف انار سے تشبیہ دیئے جاتے ہین (غزل الغزلات ۴ و ۳ و ۷ باب ۷ آیت) اوسکا پھل نارنگی کے برابر اور اندر سے دو حصون مین منقسم ہوتا ہے اوپر کے حصہ مین پانچ سے نو تک خانے ہوتے ہین اور نیچے کے حصہ مین تین خانے ہوتے ہین - اوسکے بیجون کے اوپر عرقدار مادہ ہوتا ہے جسکا مزہ ترشی لیئے مگر نہایت خوشگوار اور تازگی بخش ہوتا ہی - غزل الغزلات ۸ و ۲ مین یہ ذکر ہے کہ اوسکے عرق سے ایک طرح کا شربت بنتا ہے جسے ہمارے ملک مین شربت انار کہتے ہین مضبوط کسیلے چھلکے مین کساؤ بہت سا ہوتا ہے اور وہ مراکو کے بنانے کے کام مین آتا ہے - طامسن صاحب لکھتے ہین کہ جس چیز کو اوسکا کڑوا عرق لگ جاتا ہے تو پھر اوسکا نیلا داغ کبھی نہین چھوٹتا ہے -

بٹوا کا درخت جسکا ترجمہ ہماری عہد عتیق کے نسخہ مین سیب کا درخت ہوا ہے بادام کا درخت سوریا او فلسطین مین پیدا ہوتا ہے یعقوب نے اور ہدیہ کے ساتھ بادام بطور تحفہ مصر کی حاکم کو بھیجے تھے (پیدایش ۴۲ باب ۱۱ - آیت) اور اسرائیل شاہزادون اور امراء کے عصا بادام کی لکڑی کی تھی -

گنتی ۱۷ باب) بادام بہت مشہور پھل ہے اوسکی تفصیل کی کچھ ضرورت نہین ہے ہیکل کے سنہرے شمعدان کے شاخون پر تین پیالے بادامی صورت ساتھ اپنے سوسنون اور سیبون کے تھے - (خروج ۲۵ و ۳۳)

فصل چھٹی

صیغۂ زراعت کے مختلف شعبون کے بیان مین

باغات اور پھلوار شرقی لوگون کو عجیب کیفیت بخشتی ہے۔ عبری لفظ جسکا ترجمہ باغ کیا گیا ہی اوسمین پھلوار اور سبطرح کے عمدہ درخت جو چشمون سے سیراب ہوتے ہین اسمین داخل ہین امیرون اور بادشاہون کے باغون مین جیسا سلیمان کا باغ تھا ہر طرح کے پھول اور پھل کے پیڑ جس سے آنکھون کو تازگی اور جو ہونکو فرحت ہوتی موجود تھے سلیمان کے کئی باغات جہان جہان اچھی زمین تھی موجود تھے۔ بحر مردہ پر ایسجدی کے قریب اور ایتم مین تالابون کے کنارہ یروسلم کی جنوب مین اور لبنان کی حد پر سب طرح کے پھلون اور پھولون اور مصالحہ کے درختون کے باغات تھے۔ (واعظ ۲ دہ-۶ وغزل الغزلات ۱ و ۱۴ و ۱۲-۱۶ و ۶ و ۲ و ۱۱)

ان شاہی باغات کے قریب ذرا نشیب مین ایک چھوٹا سا احاطہ ہوتا تھا جسمین تھوڑے سے پیڑ اور شاید قبرستان بھی ہوتا تھا کیونکہ یہودیون مین ایسا دستور تھا کہ باغون مین بناتے تھے۔ ۲ سلاطین ۲۱ باب ۱۸ آیت یوحنا ۱۹ باب ۴۱ آیت

بلسان کا درخت جسکا ذکر عہد عتیق مین آیا ہے در اصل جلیعاد پہاڑ پر اور فلسطین خاص مین پیدا ہوتا تھا۔ اگرچہ یقین نہین کہ پیدایش ۳۷ و ۲۵ و ۴۳ و ۱۱ اور مین جو اوسکا بیان آیا ہی اوسکے بعد سے پھر بھی کبھی جلیعاد پر بلسان کی لکڑی ملی ہو۔ پس اگر

بلسان کے لفظ سے صرف ایک مقرری درخت سمجھا جاوے تو جلیعاد کے بلسان کو
اگلے لوگون کی اصلی بلسان کے درخت سے تشبیہ دینا غیر ممکن ہوگا یہ درخت دراصل
عرب کا پیداوار ہے اور صرف گرم ہی ملکون مین جیسے یریحو اور ایبدی سے ہوتا ہے
جہان کہ بیچے کر عرب سے لایا گیا ہے پیدا ہونے کے قابل ہے - ہمین یقین نہین کہ
جلیعاد کے پہاڑ پر ایسے درخت پیدا ہوتے ہون - بلسان کہ تعبیر اوس سے اوس
درخت کا خوشبودار تیل ہے اسطرح نکالا جاتا تھا کہ درخت کی چھال کو نوکدار پتھر سے
گودتے تھے تو وہ قطرہ قطرہ ہوکر ٹپکتا تھا - اگلے لوگ اسکو بہت قیمتی چیز جانتے تھے
لیکن یہ وہ بلسان نہ تھا جو جلیعاد کے پہاڑ سے آتا تھا - جلیعاد کا بلسان چھال کیطرح
اوس درخت کا پھل ہوتا ہے اوسمین سے تیل نکلتا ہے اور دوده کے کام مین
بہت آتا ہے یہ درخت ابتک اوس ملک مین پائے جاتے ہین - عرب کے لوگ
اوس درخت کو زقوم کہتے ہین اسکو جنگل زیتون سمجھنا ہرگز نہین چاہیئے یہ چھوٹا سا
خاردار درخت ہوتا ہی جسمین سبز رنگ کا پھل آتا ہی اوس پھل کے اندر گودا اور گٹھلی باریک جھلی
مین لپٹی ہوئی نکلتی ہے - اہل عرب اوس سے زیتون کی طرح تیل نکالتے ہین -
ہمنے اوپر انگور کے شہد کا ذکر کیا ہی لیکن اصل شہد بھی جسکا ذکر کتب مقدسہ مین اکثر
جگہہ آیا ہی ملک فلسطین مین بہت کثرت سے ہوتا ہے - اوس زمانہ مین اور اب
بھی شہد کی مکھیان جنگلون مین اور درختون کی کھوکل جگہون اور چٹانون کی
سوراخون مین بلکہ جانورون کی سوکھی لاشون مین بھی گھر بناتی ہین عبرانی انکا
بھیونکی بڑی حفاظت کرتے ہین اور خرقیل ۱۲ و ۱۷ مین یہ ایک بڑی تجارت کی شی قرار دیگئی ہے

آٹھوان باب

فصل اول

یونانیون اور رومیون کے کھیلون اور تماشون کے بیان مین

سرکاری کھیل عبرانیون کے مقرر کئے ہوئے نہین تھے تین بڑے تیوہار جنکا شریعت موسوی مین حکم ہے دیندار عالی مزاج لوگون کے تفریح طبع کیواسطے کافی تھے البتہ انیٹیوکس ایپی فی نس کے عہد مین جبین سردار کاہن نے جسنے اپنے عہدہ کو بادشاہ سے خریدا تھا یونانی کھیلون کی مشق کیواسطے ایک کھیل گھر یروشلم کے قریب بنوایا تھا اور بعدہ ہیرودیس نے تماشے کے گھر یروشلم اور قیصریہ اور بڑئیس مین بنوائے تھے لیکن ایسے کھیل تماشے یہودیون کے قدیم رسمیات کے خلاف تھے اسواسطے وہ لوگ بجز ان سادہ کھیلون کے جو ان کے درمیان مروّج تھے ان سے نفرت کرتے تھے۔

یونانیون اور رومیون کے مشہور کھیل اگرچہ عبرانیون کے رسمیات کے خلاف تھے لیکن بوجہ اسکے کہ عہد جدید مین اکثر جگہہ انکی طرف اشارات پائے جاتے ہین

اسواسطے اونکا مختصر حال اس مقام پر لکھنا مناسب ہے - ملک یونان مین چار مقامات پر یونانی کھیل ہوا کرتے تھے یعنی آلمپیا مین جو شہر پیسہ واقع ملک ایلیز سے کچھ بہت دور نہ تھا دوسرا تماشا گاہ ڈیلفی کے قریب فوسیس مین تھا تیسرا نیمیا واقع صوبہ آرگولس مین تھا -

چوتھے آبنائے کرنتھ پر تھا - وہ کھیل یہ ہے کہ رتھ اور پیادے دوڑائے جاتے تھے لوگون کو کوداتے - برچھیان اور لوہے کے چکر سے نشانے مارتے کشتیان ہوتی چمڑے کے دستانے جنمین سیسہ اور لوہا لگا ہوتا ہے ہاتھون پر چڑھاکر گھونسون سے کھیلتے تھے - جو لڑنا چاہتا تھا اوسکو اول سے نام لکھا دیتا تھا اور ۱۰ تون پہلے قواعد لڑائی کے سیکھنا پڑتے تھے اور کھانے مین بڑی بڑی احتیاطین کیجاتی تہین - ہر کھیل کے لیئے جداگانہ قاعدے مقرر تھے اور ہر ایک کی نہایت درجہ تاکید اور پابندی کرنا پڑتی تھی - حکام کی طرف سے ہر کھیل کے واسطے انعام مقرر تھے - مگر وہ انعام کچھ قیمتی نہین ہوتے تھے بلکہ محض ناچیز تھے المپیا کے کھیلون مین جو جیتتا تھا اوسکو جنگلی زیتون کے پتون کا بنا ہوا ایک ہار دیا جاتا تھا اور آبنائے کرنتھ کے کھیلون مین جیتنے والے کو صنوبر کے پتون کا ہار پہنایا جاتا تھا - لیکن جیتنے والے کی بڑی ناموری ہوتی تھی اور یونان کے نوجوان آدمی اس ناموری پر مرتے تھے عہد جدید مین ان کھیلون کا بہت جگہہ ذکر ہے اور اونکو عیسائیوں کی روحانی لڑائی کا نشانات قرار دیا ہے - جہان کہین رسول نے ایسا کچھ فرمایا ہے کہ "ایمان کی اچھی لڑائی لڑ ہمیشہ کی زندگی کو پکڑ رکھ جسکے لیئے تو بلایا گیا" (۱ طیماؤس ۶-۱۲) وہان

اوسنے انھین کھیلون کی طرف اشارہ کیاہے۔ اس عبارت سے اون لڑائیون
کی طرف اشارہ نہین ہے جو میدان جنگ مین ہوتی ہین بلکہ وہ لڑائیان جو تماشاگاہون
مین ہوتی ہین۔ کیونکہ یونانی لفظ اگن جسکا ترجمہ لڑائی ہواہے اوسکے اصلی معنی
اوسی لڑائی کے ہین جو تماشاگاہون مین ہواکرتی ہین۔ پہر ایک جگہہ عیسوی زندگی
کو اسطرح بیان کیاہے کہ وہ ایماندار کے سامنے بطور ایک دوڑ کے ہے اور جیسے
یونانی کھیل جماعت کثیر کے سامنے ہوتے تھے پس جبکہ گواہون کے اتنے بڑے
ابر نے ہمکو گھیرا ہے تو برداشت کے ساتھہ اوس دوڑ مین جو سامنے آپڑی ہے دوڑین
عبرانیون کا ۱۲ باب ۱ آیت اور رسول آپ کو ایک ایسے دوڑنیوالے سے تشبیہ
دیتاہے جو اون سب چیزون کو جو اوسکے پیچھے چہوٹین بھول کے اونکے لئے جو آگے ہین
بڑہا ہوا بیدہا نشان کی طرف چلا جاتاہون فلپیون کا ۳ باب ۱۳ و ۱۴ آیتین اور دوڑنے
مین اوسکا جسم آگے کو گویا جھکاہے اور آنکھین نشانہ پر لگی ہین۔ پہر وہ کھیل کے سخت
قاعدون کی طرف اشارہ کرتاہے یعنی اور پہر اگر کوئی کُشتی کرے تو تاج نہین پاتا مگر
جب قاعدے کے موافق کشتی کرے" (۲ طمطاؤس ۲ و ۵) پہر رسول موصوف اوس
تاج کا جو کھیلون کا حاکم عطا کرتاہے اسطرح ذکر کرتاہے کہ" باقی راستبازی کا تاج
میرے لیئے دہرا ہے جسے خداوند جو کہ راست حاکم ہے اوسدن مجھے دیگا" (۲ طمطاؤس
۴ باب ۸ آیت) افسیون کے خط ۶ ب مین ایماندارون کی لڑائی کو جو بے ایمانون کے
ساتھہ کرنا پڑتی ہے یونانیون کے کھیلون سے جو دست بدست لڑتے تھے اور پہر [illegible]
ہتھیار لیکر لڑنے کو سیدہے ہوجاتے تھے تشبیہ دی ہے۔

یونانی اور رومی نمایش اور کھیلون کے بڑے شوقین تھے مگر وہ کھیل عبرانیون کی طبیعتون کے بالکل نامناسب تھے۔ رومیون کے یہان کھیل گھر یا کھیل گھر بشکل بیضاوی ہوتا تھا۔ اور اوسکے وسط مین ایک میدان بنام نہاد آرینہ کے ہوتا تھا اور دیوارون کے آس پاس قطار در قطار کرسیان رکھی جاتی تھین جنپر بیٹھکر لوگ تماشے دیکھتے تھے۔ اور یہ مکان عام کھیلون کیواسطے تھا خاصکر شمشیر زن ایک دوسرے سے اور جنگلی جانورون سے لڑتے تھے اور بہت سے اسطور پر ہلاک ہوجاتے تھے۔ ایک قسم کے لوگ تھے جو باجرت جنگلی جانورون سے لڑتے تھے۔ اور اکثر مجرمون کو سزا کے لیئے ان جانورون کے آگے پھینک دیتے تھے جیسا کہ قدیم زمانہ مین عیسائیون کا حال گذرا۔

ان بیرحم کامون سے رومیونکو نہایت خوشی ہوتی تھی۔

دوسری فصل

فن تحریر کے بیان مین

موسی چونکہ مصریون کی حکمت خوب جانتا تھا یقین ہے کہ طرح بطرح کے خطون سے جو مصر مین مدتون سے مروج تھے واقف تھا۔ مگر عبرانی حروف تہجی جنکا اوسنے استعمال کیا ہو اونکی اصلیت شام سے ہے یعنی وہ در اصل شاہی حروف کہلاتے تھے فی نی شین بھی اسی طرح کی حروف استعمال کیا کرتے تھے اور غالب ہے کہ اونہون نے خالدیون سے سیکھے ہین۔ معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ خروج کے بعد

شریعت دینی سے پہلے لکھنا جان چکا تھا اور یہ امر کہ وہ لکھنا جانتا اور لکھا کرتا تھا حکم طلاق
مندرجہ استثنا ۲۴ و ۱ و ۳ سے ظاہر ہے اسباب تحریر کے طرح بطرح کے تھے۔ کتاب التوریت
مین پتھر کے تختون کا جن پر حروف کندہ کیئے جاتے تھے ذکر ہے۔ (خروج ۳۱ و ۱۸ و ۳۲ و
۱۵ و ۱۶ و استثنا ۴ و ۱۳) اور بڑے پتھرون کا جن پر روغن کرکے لکھا جاتا تھا (استثنا
۲۷ و ۲-۸) اور سونے کے پترون اور قیمتی جواہرات کا ذکر ہے (خروج ۲۸ و ۳۶ و ۲۸
و ۱۱ و ۲۱) ایوب نے لکھنے کے دستور کا ذکر کیا ہے کہ لوہے اور سیسہ کے قلم سے پتھرون پر
لکھا جاتا تھا۔ (ایوب ۱۹-۲۴) لوہے کے قلم سے پتھرون پر اسطرح لکھتے تھے کہ اول
قلم سے حروف پتھر پر کندہ کرتے تھے اور پھر اوسمین سیسہ ڈالتے تھے اگلے لوگ
کھجور کے پتے اور درختون کے اندر کی چھال اور ہڈیان اور سیپیان اور ہاتھی دانت
اور اینٹین اور چکنی مٹی کے تختے اور ٹھیکر اور لکڑیان اور موم کے پتر غرض یہ کہ جو
چیز چکنی ہوتی اوسکو لکھنے کے استعمال مین لاتے تھے۔ اسوریون اور خالدیون کے
شہرون کے کھنڈرون مین اینٹین اور چکنی مٹی کے پتر اور ٹھیکر اور پتھرون کی تختیان
بے شمار پڑی ہین اور اونپر ایسے نقش بنے ہین جیسے تیرون کے سرون پر لوہے کے
پر ہوتے ہین۔ رالنسن صاحب کا بیان ہے کہ اسوریون کے مجوف ٹھیکر اور منشور پر
ایسے باریک حروف بنے ہین کہ اون کے دیکھنے اور سمجھنے کیواسطے خردبین درکار
ہوتی ہے۔ مگر عبرانیون کے یہان لکھنے کیواسطے دو چیزون کا بڑا استعمال تھا
ایک تو پیپر جو پیپرس کے درخت سے بنتا تھا یعنی پیپر کا کاغذ اور میشی جو بھیڑون اور
بکریون اور جانورون کی کھالون سے طیار ہوتی تھین۔ لکھنے کے آلات بھی

آجکل آلات کی طرح نوع بنوع کے اور آج کل آلات سے مختلف یہی تھے جو چیز تقفات جیسے شیشہ یا اور کوئی چیز اوسکی مانند ہوتی اوسپر لکھنے کیواسطے لوہے کی قلمین اور ہیرے کی کنی استعمال کیا کرتے ہین یعنی جس چیز سے حروف کندہ کیئے جاتے تھے وہ نوک لگے ہوتے تھے یا اور چیز ہوتی اور اوسکے اوپر ہیرے کی کنی لگی ہوتی قیمتی پتھرون پر کندہ کرنیکے لئے ہیرے کی کنی بہت ضرور ہوتی تھی۔ جن تختیون پر موم لگا ہوتا اون پر لکھنے کی واسطے ایک چیز ایسی ہوتی کہ ایک طرف دہار دار اور دوسری طرف چپٹی اور گول ہوتی تھی دہار دار سے حرف کندہ کیئے جاتے اور چپٹی طرف سے اوٹھے ہوئے موم کو دور کرکے چکنا کرتے تھے۔ کاغذون اور ریشمی پر قلم اور سیاہی سے لکھا کرتے تھے۔ سینٹھے کا قلم جسکا ایک سرا چھیل کر لکھنے کے لائق بناتے ہین مدتہا دراز سے مشرقیون مین مستعمل تھا اور عربون مین آج تک اوسی کا رواج ہے۔

پرانے وقتون کی کتابون کی صورت اون چیزون پر موقوف تھی جنپر کتابین لکھی جاتی تہین جب لکڑیون کی تختی یا ہاتھی دانت اور لوہے کے پترون پر لکھنے کا رواج تھا تو یہ دستور تھا کہ اونکے بیچ مین سوراخ ہوتا تھا اور سب پترون کو تلے اوپر رکھکے سوراخ مین ایک گز ڈال دیتے تھے اوس سے سب پتر ملکر بمنزلہ کتاب ہوجاتی تھی۔ جب نرم اور دبیز کاغذ کا رواج ہوا تو کتابون کو ڈنڈون پر لپیٹتے تھے یعنی کاغذ کا ایک سرا ڈنڈے پر چپان کرکے اوسپر کاغذ لپیٹ دیتے تھے اور کبھی دو ڈنڈون پر لپیٹ دیتے تھے۔ انگریزی لفظ والوم یعنی جلد اسی ڈنڈے کی وجہ سے نکلا ہے اور ڈنڈون کے دونون سرون پر زیبائش کیواسطے ٹکلیان جڑتے تھے جب

کھولنا منظور ہوتا تھا تو ڈنڈے کو گھماتے تھے کاغذ کھلتا جاتا تھا۔ جو کتابین دفتیون پر لکھی جاتی تھین وہ یا تو ہماری کتابون کی طرح چوکور ہوتی تھین یا ڈنڈون پر لپیٹی جاتی تھین عبرانیون کی عام نوشتجات عبادتخانون کر نوشتون کی طرح ڈنڈون پر لپیٹ دیئے جاتے تھے اور خانگی نوشتجات کی کتابین اسطرح پر ہوتی تھین جیسے ہمارے آج کل کے زمانے مین رواج ہے —

طول طویل خطوط جیسے عہد جدید مین ہین وہ چھوٹے ڈنڈون پر لپٹے ہوتے تھے خطوط جنکے صحیح معنی یہ ہین کہ "چند باتین کسی مطلب خاص کیواسطے" اونپر معمول تھا کہ فرستندہ کی مہر ہوتی تھی۔ تمام ہماری معاملون مین تصدیق و استحکام کیواسطے مہر ثبت کیجاتی تھی اور کبھی کوئی مختصر بات ہوتی اوسکی تصدیق کیواسطے مُہر کیجاتی تھی جیسے داؤد نے جب یوآب کو خط لکھا تھا تو اوسپر اعتبار کیواسطے اپنے نام کی مُہر کردی تھی اوس خط مین اوسنے یوآب سے اس امر کی درخواست کی تھی کہ حامل خط کو قتل کر دیجئے۔ عہد جدید کے خطون کے آداب و القاب بھی اگلے زمانہ کے خطون کے موافق ہین۔ مثلاً رسولون اور ایلڈرون کے خطون کو اون خطون سے ملاحظہ اور مقابلہ کرو جو کلاڈیس لوسی اس نے فیلکس حاکم کو لکھے تھے۔ دونون کے شروع مین کاتب مکتوب الیہ کے نام اور اونکے اخیر مین دعا سلام ہے صرف اتنی اصلاح رسون کے اکثر خطوط مین یہ ہے کہ دعا کی جگہ کلمات برکت کے کہین طوالت کے ساتھ اور کہین باختصار لکھے ہین +

فصل تیسری

موسیقی اور آلات موسیقی کا بیان

اور قومون کی طرح شادی بیاہ اور جلسون مین عبرانی بہی راگ کے بڑے شوقین تھے اونمین یہ دستور تہا کہ جب گیت گاتے تو اوسکے ساتھہ باجے بہی بجاتے بلکہ بعض جگہہ ناچتے بہی تھے گویا شروع سے بربط نوازی کے بڑے شایق تھے ۔

نبیون کے مدرسون مین جنکی بنا سموئیل نے ڈالی تہی علم موسیقی سکہایا جاتا تہا (۱ سموئیل ۱۰ و ۵) دل کے بڑہانے والے اور فرحت دینے والے تاثیر کو راگ کی ساؤل کے درباری خوب سمجہتے تھے (۱ سموئیل ۱۶ و ۱۶ و ۲۳) اور خود الیسع نبی نے چاہا تھا کہ اوسکے ذریعہ سے نبوت کی روح حاصل کرے (۲ سلاطین ۳ و ۱۵)

داؤد جو اسرائیلیون مین شیرین آواز اور بہت عمدہ گانیوالا تہا آپ ہی غزلین تصنیف کرتا تہا اوس نے کئی راگنیان زبانی اور باجے کے ساتھہ ایجاد کین جو خیمہ کی عبادت مین گائی جاتی تہین ۔ اتواریخ ۱۶ و ۴۲ و ۴ : ۴ و ۲۴ و ۲۵ باب) اور جب سلیمان نے ہیکل کو مخصوص کیا تہا تو خوب راگ گائے اور باجے بجائے گئے ۔ (۲ و اعظ ۵ و ۱۲ و ۱۳) مصریون اور اسوریون کی قدیم عمارات کی تصویرون اور تحریرات وغیرہ سے ہمکو بخوبی معلوم ہو گیا کہ مصر اور اسوریا اور بابل کے اگلے لوگون مین کسطرح کے باجے مستعمل تھے مصر مین مدتون رہنے کی وجہ سے عبرانی بہی اوس ملک کی باجون

سے خوب واقف ہو گئے ہونگے مگر یہ ہم یقیناً نہین کہہ سکتے کہ عبرانیون نے کل باجے مصریون ہی سے سیکھے۔ کچھ بعید نہین کہ اونہون نے اپنے باپ دادون خالدیہ اور مسوپوٹمیا کے رہنے والون سے بعضے باجے اور راگنیان سیکھی ہون جن سے بولی اور حروف تہجی سیکھے تھے واسطے دریافت اس امر کے کہ عبرانیون کے باجے کس صورت کے ہوتے تھے یہ ضروری کہ مصریون اور اسوریون کے باجون کو جو قدیم عمارات سے معلوم ہوئے ہین اول باہم مقابلہ کرین۔

وہ باجے تو اونہین ایسے دیکھنے مین آئے کہ اگر ویسی نہین تو اتنا تو ضرور ہے کہ اون باجون سے جنکا کتب مقدسہ مین مذکور ہے مشابہ بہت ہین۔

باجے تین قسم کے ہین۔ تار کے باجے اور ہوا کے باجے اور وہ جو حرکت دینے سے بجتے ہین مصری اور اسوری کھنڈرون کی کندہ تصویرون مین تار والے اکثر اسی قسم کے دیکھنے مین آئی جنکو ہم آجکل بربط کہتے ہین۔ بربط ایک باجا بشکل مثلث ہوتا ہے اوپر مختلف طول کے تار یعنی کوئی تار بڑا اور کوئی اوس سے چھوٹا اور کوئی اوس سے چھوٹے سے چھوٹا) لگے ہوتے ہین۔ زمانۂ حال کے اکثر بربط اور اگلے وقتون مین بعض بربط اس قسم کے ہوتے تھے جیسا کہ اوپر مذکور ہوا۔ لیکن مصر کے بربط سے اوس قسم کے بربط سمجھنا چاہیئے جو بشکل کمان کے ہوتے ہین۔ سیدھی کمان سے جسمین وہ صندوق بھی مع تارونکے ہوتا ہے جسمین سے آوازین نکلتی ہین (اور وہ صندوق اور تار مختلف طور اور طول کے ہوتے ہین یعنی اگر بڑی بربط ہے تو اوسکا صندوق بڑا اور تار دراز ہین اور چھوٹی بربط ہے تو اوسکا صندوق اور تار چھوٹے ہوتے ہین) مراد

مصر کے مروج بربط سے ہے بعض بربط بعینہ کمان کی صورت ہوتے ہین صرف اتنا فرق ہوتا ہے - کہ ایک سرا اوسکا بہ نسبت دوسرے کے جانب مخالف کو خم کہائے ہوتا ہے - بہ نسبت خمدار کمانی کے تکونے بربطا مین کئی خوبیان زیادہ پائی جاتی ہین اول تو اونمین تار تین سے لیکر بیس تک بلکہ کبہی اوس سے بہی زیادہ ہوتے ہین بہاری بربط زمین پر سیدہے کہڑے رہتے ہین اور جو ہلکے ہین وہ ہاتہون مین لینے کے قابل ہوتے ہین ہلکے بربط کو مصری عورت کندہون پر رکہہ لیتی ہے اور چلتے مین بجاتی جاتی ہے -

اسوریون کی قدیم عمارات مین ہمنے اسی قسم کے مثلث بربطون کی تصویرین دیکہی ہین جو کندہون پر رکہنے کے قابل ہوتی ہین - بعضے انمین اسقدر بہاری ہوتے ہین کہ اونکے لیجانے کے واسطے کم سے کم دو آدمی درکار ہوتے ہین ایک تو اوسکا ایک سرا تہامتا ہے اور دوسرا اوسکا صندوق پکڑے ہوتا ہے اور سیدہا لیچلتے ہین اور اوسے اونگلیون سے بجاتے ہین ایک قسم اسکی ایسی بہی ہے کہ اوسکا صندوق آڑا نیچے کو لگا ہوتا ہے اور اوسکو کسی آلہ سے بجاتے ہین -

بربط بہی سرود کی قسم سے ہے مگر بربط سرود سے بہتر ہوتا ہے یعنی اسمین حکمت زیادہ ہے - بربط مین آواز دن کا صندوق نیچے ہوتا ہے - صندوق کے سرے سے دو گز خمدار یا سیدہی آڑی کہونٹی تک لگی ہوتی ہین اسکو سیدہا یا آڑا اوٹہاتے ہین اور اونگلیون سے بجاتے ہین لیکن کبہی مضراب سے بہی بجایا جاتا ہے -

اگلے وقتون کے مصریون کا بین وستار شکل بغیادی اور گردن اوسکی بہت

درازہوتی تہی۔ اور اوسمین چند تار متعدد ہوتے تہے جو گہوڑی پر رکھکر لگائے جاتی ہین۔ عبرانی تار والے باجون کی صحیح کیفیت بتلانا یعنی کس باجے کی صورت کیسی تہی بہت مشکل امر ہے۔ دو مشہور باجے اونکے یہان کے کنور اور نبل تہے اول کا ترجمہ ہمارے نسخہ بیبل مین بربط کیا ہے۔ اور دوسرے کا انگریزی مین سالٹری ایک اور قسم کا بربط کیا ہے۔ اور ان باجون کے صورتونکی بابت علما بیبل کی رائین بہت مختلف ہین ہماری اس مختصر کتاب مین اوس بحث کا نقل کرنا کچہ فائدہ نہین بخشنے کا +

ہوا کے باجے یعنی وہ جو منہ کی پہونک سے بجتے ہین۔ اونہین ابتدائی باجا سینگ تہا اور (جیسا کہ اوسکے نام سے ظاہر ہے) وہ بیل یا بکرہ کی سینگ سے بنتا تہا۔ اوس سے پہر رفتہ رفتہ خود بخود یہ نوبت پہونچی (یعنی ہر چیز کا قاعدہ ہے کہ اوسمین ہمیشہ کچہ نہ کچہ اصلاح ہوتی رہتی ہے یہانتک کہ وہ تینے اور ہی صورت پکڑ جاتی ہے) کہ دہاتون کی ٹیڑہی ترہی (سوفر) اور سیدہی ترہی (ہٹ سوسرہ) بنانے لگے آخرالذکر کی صورت طیطس کی محراب پر بنی ہے ہمارے انگریزی نسخون مین سوفر کا ترجمہ قرنی ہوا ہے خصوصاً اوسجگہہ جہانکہ سوفر کا لفظ واسطے امتیاز ہٹ سائسرہ کے آیا ہے اور ہٹ سائسرا کا ترجمہ ترہی کیا ہے۔ اتواریخ ۱۵ او ۲۸ و ۲ و اعظ ۱۵ او ۱۴ از بور ۹۸ و ۶ ہوسیاہ ۵ و ۸ وغیرہ) مصریون کی قدیم عمارات پر اکہری اور دوہری بانسلی اورنے کی صورتین بنی ہوئی دیکہنے مین آتی ہین عبرانی لفظ ہلیل جسکا انگریزی نسخہ مین پائپ یعنی نی ترجمہ کیا گیا ہے وہ دونون چیزون باجون اور نی کیواسطے بولا جاتا ہے۔ زبور ۵ کی عنوان پر ہلیل کی

جمع ہی لوتہ جو لکہی ہے اوس سے بہی یہی مراد ہوگی۔

عبرانی ارغنون باجا (اوگب) بہی بہت پرانے وقتون کا ہے غالب راے اوسکی نسبت یہ ہے کہ اوسکو جوبل نی کہتے تہے یہ باجا کئی غیر برابر نرکل سے بنتا تھا اور وہ نرکل اسطرح ترتیب دیئے جاتے تہے کہ بجانے والا بآسانی ایک سے دوسرے نرکل تک منہ لیجا سکے جو باجے حرکت سے بجائے جاتے تہے اونمین ایک تو طنبورہ جسے عبرانی مین توف اور دوسرے مجیرے یا جہانجہ جسے عبرانی مین مُسیل تسلیم کہتے ہین طنبورہ ایک باجا بشکل مربع ہوتا تھا جسپر جہلی منڈہی ہوتی تہی اوسپر انگلیون سے ضرب لگائی جاتی تہی۔ مجیرے پیتل کے برتن ہوتے تہے جنکو آپسمین ضرب دینے سے بڑی آواز جہنجہناتی آواز پیدا ہوتی ہے۔ طنبورون اور مجیرون کی بلکہ طرح طرح کے ڈہولون کی صورتین مصر کی قدیم عمارات پر بنی ہوئی دیکھنے مین آتی ہین۔

چوتھی فصل

فن طبابت کے بیان مین

فن طبابت نے ابتدا مصر مین بڑی اشاعت پکڑی تہی مطابق بیان ہیرودوٹس کے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اوس ملک مین یہ بہی دستور تھا کہ ہر معالج کا کام بٹا تھا کوئی آنکہون کا علاج کرتا تہا جیسے ہمارے ملک مین کحال ہوتے ہین۔ کوئی صرف سر کا علاج کرتا تہا کوئی صرف دانتون کا علاج کرتا تہا علے ہذا القیاس طبابت مین بہی پیشے

ہوتے تھے - اسمین شک نہین کہ اسیطرح ایک گروہ طبیبون کا مصر مین ایسا ہی تہا جنکا خاص کام یہ تہا کہ لاشون کو مصالحہ دیا کرتے تھے اِس قسم کے لوگون نے یعقوب کو اور بعدہٗ یوسف کو مصالحہ دیا تہا (پیدایش ۵۰ و ۲ و ۲۶) جب عبرانیون نے مصر چھوڑا تو بہت باتین فن طبابت کی جو مصر مین رائج تھین اپنے ملک مین ضرور پہونچائی ہونگی - ایوب کی کتاب (ایوب ۱۳ - ۱۴) اور اسرائیلیون کی قدیم تواریخ (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۲ و یرمیاہ ۸ و ۲۲) مین طبیبون کا ذکر پایا جاتا ہے نئے عہدنامہ کے زمانہ مین طبابت ملک فلسطین اور حکیمون مین ایک خاص پیشہ ہو گیا تھا - اگلے وقتون مین جراحی بھی طبابت کی ضروری شاخ سمجھی جاتی تھی - ہومر شاعر نے جن حکیمون کا ذکر کیا ہے وہ زخمون سے تیر کے پہلے نکال جانتے اور زخم کو صاف کر جانتے اور تسکین بخش دوائین لگا جانتے تھے - اسیطرح یرمیاہ نبی نے طبیبون کے ساتھ جلیعاد کے بلسان کا ذکر کیا ہے یرمیاہ ۸ و ۲۲ اور ۲ سلاطین ۸ و ۲۹ کو مقابلہ کرو اِس بات مین کہ عبرانی طبیب کسطور سے بیماریون کا علاج کیا کرتے تھے ہم بالیقین کچھ نہین کہہ جانتے ہین -

اِس مختصر کتاب مین اسقدر گنجایش نہین کہ کُل بیماریون کی جو اسرائیلیون مین اور اگلے وقتون کی قومون مین پہیلی تھین فہرست لکھون - البتہ دو بیماریان جنکا ذکر کُتب مقدسہ مین بھی بہت کچھ لکھا ہے بہت پہیلی تھین اونکا مختصر احوال اِس مقام پر لکھا جاتا ہے وہ دو بیماریان کوڑھ اور بھوت پلید کا لوگون پر آنا تہا کوڑہ کی بیماری گرم ملکون مین خصوصاً ملک مصر اور اوسکے گرد و نواح کے ملکون

مین بہت کثرت سے ہے اس بیماری کی خوفناک خاصیت موسیٰ کے زمانہ مین اوسکے
اوس بیان سے بخوبی ظاہر ہے جو اوس سنے نہایت تفصیل اور باریکی سے
اِس عارضہ کی طرح طرح کی صورتون کی نسبت اور اوس احتیاط کی
نسبت جس سے اوسکا اور بیماریون سے فرق بتلاتا ہے اور علیحدگی کی سختی
کی نسبت جو اِس قسم کے عارضہ والون کو برداشت کرنا چاہیئے (دیکھو احبار ۱۳)
اس باب کی پوری تفصیل مفسّرون کا کام ہے فقط اِسقدر لکھتا ہون کہ کوڑہ
سے مراد وہ عارضہ ہے جسے برص کہتے ہین یہ وہ کوڑہ نہین ہے جسے جذام
کہتے ہین۔ جذام بہت سخت اور وحشتناک عارضہ ہے اوّل نہایت چکنے
داغ جسم پر پیدا ہو جاتے ہین چند مہینون یا برسون۔ کے بعد اون پر سُرخی
آجاتی ہے پہر جسم بہہ نکلتا ہے اور تمام ہاتھ اور پاؤن کٹ کٹ کے
گر پڑتے ہین۔

موسیٰ نے اِس جذام کا ذکر کہین نہین کیا ہے۔ اوس نے کوڑہ کا
نشان صرف یہی تبلایا ہے کہ جسم پر سفید داغ پڑ جاتے ہین۔ موسیٰ کے زمانہ
مین اِس عارضہ کو عذاب الٰہی تصوّر کرتے تھے اور یہہ سمجھتے تھے کہ آدمی
اِسکا علاج نہین کر سکتا ہے اور از روئے شریعت اور حکمت کے اِس
عارضہ والے کو ناپاک جانتے تھے اور کوڑہیون کو حکم تہا کہ علیحدہ رہا کرین
تاکہ لوگ جانین کہ یہ بیماری اوڑکر لگتی ہے۔ لیکن یہ راے حال کے تجربون
سے غلط ثابت ہوتی ہے کراہیت اور عدم صفائی جسم کے جو اِس عارضہ والے کو

ہوتی ہے اور برسون اوسمین مبتلا رہتا یہانتک کہ اوسکا موروثی ہوجانا کافی دلیل
اِس امر کی ہے کہ شریعت موسوی مین اِس قسم کے عارضہ والون کی نسبت علٰحدہ
رہنے کا قطعی حکم ہے -

رہا مکانات اور لباس کے کوڑہ کی نسبت (احبار ۱۳ و ۴۷ و ۵۹ و ۱۴ و ۳۴)
سو اوسکا حال یہ ہے کہ وہ دراصل کوئی بیماری نہین ہے بلکہ کیمیائی تاثیر سے یا
شاید کیڑہ کہا لیتے تھے اِسوجہ سے وہ چیز گل جاتی تہی اور لائق استعمال کے
نہین رہتی تہی -

بھوت پلید کے اصلیت کی نسبت علماء مین بہت جہگڑا ہے بعض کا دعوے
یہ ہے کہ عہد جدید مین بھوت پلید کا جو ذکر ہے وہ صرف دیوانگی سے مراد ہے
جسمین مریض یہ سمجہتے تھے کہ ہمپر بھوت آئے ہین اور اونکی بولی بولتے تھے لیکن جو عہد جدید
کے مضامین کو بنظر غور و انصاف دیکہیے گا اوسکو صاف یقین ہوجائیگا کہ ہمارا
منجی بہی بھوت پلید کے آنے کو صحیح جانتا تہا سؤرون پر بھوتون کے سوار ہونیکا قصہ
(متی ۸ و ۲۸ و ۳۴ مرقس ۵ و ۱۱-۱۶) اون لوگون کی راے کی جو کہتے ہین کہ
اِسکی کچہ اصلیت نہین ہے محض اضافات زبانی ہین صریح مخالف ہے -

نوان باب

یہودیون کے طریق تجہیز و تکفین اور رسمیات موت کے بیان مین

شریعت موسوی مین مُردہ کی نعش سے کوئی چیز ذری بہی لگ جاتی یہانتک موت کا گہر اور اوسکے اسباب مین شرعی نجاست سمجہی جاتی تہی اور وہ نجاست سات روز سے کم مین دور نہین ہوتی تہی یعنی سات روز تک وہ چیز نجس متصوّر ہوتی تہی (گنتی ۱۹ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۶!) کاہنون کو حکم تہا کہ سوا اپنے قریب رشتہ دارون کے اور کسی کی تجہیز و تکفین مین شریک نہون کیونکہ وہ پاک خدمت پر مامور تہے۔ اسکی نہایت احتیاط تہی کہ مُردہ کی ہڈیان چاہے کتنے ہی مدت دراز کے بعد قبر سے نکلتین اگر کوئی اونکو چہو لیتا تو وہ بہی ناپاک ہوجاتا اِس سبب سے یوسیاہ نے جہوٹہے کاہنون کی ہڈیون کو بیت ایل کی قربانگاہون پر جلوایا تہا کہ وہ قربانگاہ اونکی نجاست سے پاک ہوجائے۔ (۲ تواریخ ۳۴ باب ۵ آیت) جب آدمی کی جان نکلنے کو ہوتی تو پہلا کام یہودیون کا یہ ہوتا کہ اوسکی آنکہین بند کر دیتے یہ کام موئے کے نہایت عزیز رشتہ دار کرتے اِسی طرح جب یعقوب نے مصر کا سفر کیا تہا تو خدا نے وعدہ فرمایا تہا کہ یوسف اپنے ہاتہہ اوسکی آنکہون پر رکہے گا (پیدایش ۴۶ و ۴)

بعد آنکہین بند کرنے کے لاش کو غسل دیا جاتا اِسی طرح جب مساۃ تبیتا نے

انتقال کیا تو اوسکی لاش کو غسل دیکر اوپر کے کوٹہے مین رکہا اعمال ۹ و ۳۷۔

یہ دستور یونانیون اور رومیون دونون مین مروّج تہا مصر مین ابتک دستور ہے کہ مردہ کو کئی مرتبہ دہوتے ہین جب مردہ مرتا تو نہ صرف اوسکے مرتے وقت بلکہ اوسکے دفن کرتے وقت بہی لوگ خصوصاً موتے کے قریب رشتہ دار اور دوست چلّا چلّا کے روتے تہے پیدایش ۵۰ و ۱۰ متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ ۳۸ و پیدایش ۵۰ و ۱۰ و ۱۱) اخیر زمانہ مین یہودیون مین یہ دستور ہوگیا کہ لوگونکو جنکا پیشہ بہی ہوگیا تہا باجرت نوحہ کرنے پر مقرر کرتے تہے یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۶ و ۶ و ۷ و ۴۸ و ۳۶ و ۲ تواریخ ۳۵ و ۲۴ و ۱۶ و ۱۰ عاموس ۵ و ۱۶) اور مسیح کے وقتون مین کوئی اور ماتم کرنے والے اجرت پر مقرر کیئے جاتے تہے۔ متی ۹ و ۲۳ مرقس ۵ و ۳۹) بعد غسل دینے کے لاش کو قیمتی مصالحون اور خوشبودار دواؤن سے بساتے پہر اوسکو قیمتی نینو کے کپڑے مین جسکو یوٹ کی چادر کہتے ہین لپیٹتے تہے۔ یقین ہے کہ ایسے ہی لپیٹتے ہونگے جیسے مصری لاشین آجکل انگریزی عجائب خانہ مین موجود ہین۔

اسی طرح نیقودیمس نے یسوع مسیح کی لاش کے مصالحہ دینے کی طیاریان کی تہین یوحنا ۱۹ و ۳۹ و ۴۰) اور معلوم ہوتا ہے کہ لاذر بہی اسی طرح لپٹا ہوا رکہا تہا جبکہ یسوع مسیح نے اپنی قدرت سے اوسے دوبارہ زندہ کیا (یوحنا ۱۱ و ۴۴) بعضے یہودی بادشاہون کی مدفن پر خوشبودار مصالحون کے ڈہیر کے ڈہیر جلائے جاتے تہے جنمین مردہ کی آنتین اور زرہ اور لباس اور چیزین بہی جلادی جاتی تہین (۲ تواریخ ۱۶ و ۱۴ اور یرمیاہ ۳۴ و ۵) یہودی مردہ کی قبر کا طرز الحاظ

کرتے تھے اس سے زیادہ بیعزتی اور مصیبت آدمی پر اور کوئی نہین سمجھی جاتی تھی کہ
اوسکے گاڑنے کو بھی جگہہ نہین ملتی۔ (زبور ۹، ۲ یرمیاہ ۲۲-۱۹ ۳۶-۳ و ۳۰) یہودیون
کے قبرستان باغون اور کھیتون اور پہاڑون کے پہلوؤن مین ہوتے تھے۔ اور
امیرون کی قبرین بڑی شان وشوکت کی یادگار بنائی جاتی تہین۔ اسی دستور کا
یسوع مسیح نے متی ۲۳ و ۲۷ مین ذکر کیا ہے۔
یسعیاہ ۶۵ و ۴ اور مرقس ۵ و ۵ سے معلوم ہوتا ہے کہ بعضی قبرون پر گنبد بھی
اسیطرح کے بنے ہوئے تھے جس طرح کہ آجکل کے سیاحون نے شرقی ملکون
مین دیکھے اور بیان کیئے ہین ایسے گنبدون سے قبرون کی خوب حفاظت رہتی
تھی خاندان کے قبرستان باغات مین ہوتے تھے (یوحنا ۱۹ و ۴۱)
بعد دفن کرنے کے مردہ کا کھانا ہوتا تھا مثلاً ابنیر کے دفن کرنے کے بعد لوگ داؤد
پاس اوسکے ساتھہ گوشت کھانے کو آئے اگرچہ زبان سے نہین کہہ سکے۔
(۲ سموئیل ۳ و ۳۵) خاص ماتم دار داؤد تھا اور غالباً اوس نے لوگون کو شریک
دعوت ہونے کو بلایا ہوگا یرمیاہ نبی نے (۱۶ و ۷) مین اس دستور کا ذکر کیا ہے
جہان کہ اوسنے تسکین کا پیالہ لکھا ہے کہ ان باپ کی یادگاری مین پیتے تھے۔
اس سبب سے جسجگہہ موت کا کھانا ہوا تھا اوسکو دعوت کا گھر لکھا ہے۔ ہوسیاہ
نبی اوس کہانے کو ماتم زدون کا کھانا لکھتا ہے (ہوسیاہ ۹ و ۴) معمولی ...
کے جیسے یہودی اپنے رشتہ داردن اور دوستون کی موت پر ظاہر
یہ تھے کہ کپڑے پہاڑتے ٹاٹ پہنتے سر اور منہ ڈہنکتے۔ پیدائش ۳۷ و

۲۔ سموئیل ۱۴ و ۲ و ۱۹ و ۴) اگلے وقتون مین ایک مدت خاص مردہ کیواسطے رونے کی مقرر تھی جسکو ماتم کے ایام کہتے تھے (پیدایش ۲۷ و ۱۴ و ۵۰ و ۴) اسیطرح مصریون نے جو یعقوب کی نہایت تعظیم کرتے تھے اوسکے واسطے ستر دن تک غم کیا (پیدایش ۵۰ و ۳ و ۱۰) اور بنی اسرائیل موسیٰ کے واسطے تیس دن تک رویا کیے (استثنا ۳۴ و ۸)

بعدہ یہودیون مین یہ دستور ہوا کہ سات روز برابر مُردہ کا غم کرتے تھے مثلاً سواے اوس غم کے جو مصر مین یعقوب کیواسطے ہوا تہا یوسف کی جماعت نے سات روز علٰحدہ اوسوقت غم کیا تہا جبکہ اوس کی لاش دریاے یردن کے قریب لیکر پہونچے تھے (پیدایش ۵۰ و ۱۱) کوئی خاص مدت نہین لکھی ہے۔

عورتین اپنے خاوندون کا رنج کیا کرتی تھین صرف یون ہی مجملاً لکھا ہے کہ بیت شیبا نے اپنے خاوند اوریا کا غم کیا (۲ سموئیل ۱۱ و ۲۶) لیکن اوسکا رنج نہ تو مدت تک رہا نہ ایمانداری اور محبت کی راہ سے تہا۔

یہودیون مین یہ بھی دستور تھا کہ اپنے بادشاہون کی موت کا بھی تھوڑا یا بہت حسب حیثیت اونکے ایام حیات کے کامون کے رنج کیا کرتے۔

جب کوئی امیر جنے کسیطرح اپنی ناموری کی ہوتی مرجاتا تو یہودی اوسکے لئے نوحے کرتے اور مرثیے پڑھتے تھے۔ دوسری تواریخ ۳۵ و ۲۵ کی اس عبارت سے کہ "دیکھو ی باتین نوحون کی کتاب مین لکھی ہین" ہم یہ نتیجہ کہ اونکے بیان اس قسم کے نوحون اور مرثیون کے چند مجموعے تھے نکالتے ہین کتاب سموئیل کے مصنف نے اون مرثیون کو جو داؤد نے ساؤل اور یونتھان

اور ابی سلوم کی موت پر تصنیف کیئے تھے اپنی کتاب مین درج کیا ہے لیکن وہ مرثیے جو یرمیاہ نے ہیو دیون کے نامی بادشاہ یوسیاہ کے جوانی کی موت کے بارہ مین لکھے تھے ہمارے پاس نہین ہین۔

شرقی علامات غم کے جوش پیدا کرتے اور کیفیت موت بتلاتے ہین۔ عہد عتیق مین اس قسم کے اذکار بہت ہین۔ منجملہ انکے (۱) ایک یہ ہے کہ کپڑے پھاڑنا اور یہ قرابت کے قرب و بعد کے لحاظ سے کئی طرح پر ہوتا تھا۔

(۲) دوسرے ٹاٹ یا کمل پہننا یعنی موٹا سیاہ رنگ کا بالون یا سن کا بنا ہوا کپڑا پہننا۔ یہ دستور اسقدر جاری تھا کہ اسکے ثبوت کی کچھ ضرورت نہین ہے۔

(۳) راکھہ یا مٹی اپنے بدن پر خصوصاً سر پر بکھیرنا۔ بیٹھنا۔ پڑا رہنا۔ خاک مین لوٹنا اور طرح طرح کے علامات تھے۔

(۴) سر مُنڈانا اور بال نوچنا سخت مصیبت کی علامات تہین۔ وہ قیدی عورت جبکو ایک عبرانی نے اپنی جورو بنایا تھا اوسکو ایک مہینہ سوگ رکھنے اور سر منڈوانے کی اجازت دی گئی تھی (استثنا ۲۱ و ۱۲) سر ڈہانکنا بہی غم کی علامت تھی ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ یرمیاہ ۱۴ و ۴)

اوپر کے لب کا ڈہانکنا علامات غم سے تہا مگر یہ علامات کوڑھی کی موت کے واسطے مخصوص تہی حزقیل ۲۴ و ۱۷ و ۲۲ و میکاہ ۳ و ۷۔

(۵) پانچوین زیور کا اوتار ڈالنا اور اپنے آپکے کا بگاڑنا (خروج ۳۳ و ۴ و ۲ سموئیل ۱۴ و ۲) فریسی جب روزہ رکھتے تو چہرے بگاڑتے اور منہ بناتے تھے۔ جسپر ہمارے

سنجی مسیح نے اونکو ہدایات کی تہی کہ جب تم روزہ رکھتے تو مُنہ دہوتے اور تیل سر پر ڈالتے (متی ۱۶ و ۱۶-۱۵) مگر اپنی خوشی سے اپنے آپ کو بگاڑتے اور قیدیون کے بجز ننگا کرنے اور ذلت دینے مین بہت فرق تہا۔ (۲ سموئیل ۱ و ۴ و یسعیاہ ۲۰ و ۲ و ۴ و ۷ و ۴)

(۶) کہانے اور پینے سے پرہیز کرنا یہ علامت ایسی بدیہی اور مروّج ہے کہ اوسکے مزید تشریح کی کچہ حاجت نہین۔ اچّھے کھانے اور شراب پینے اور مزہ دار چیزون اور عیش کی باتون کے ترک کرنے کو بہی پرہیز رکھتے تہے (دانیل ۱۰ و ۳)

جو غم کہ بڑہ جاتا تہا اوسکا انجام ضرور بالضرور یہی ہوتا تہا بجز اسکے کہ خدا کی طرف سے کوئی سہارا پہونچتا تو اور بات تہی۔

(۷) ساتوین پہوٹ پہوٹ کر رونا آہ و واویلا کرنا چہاتی اور ران کا پیٹنا پیدائش ۲۱ و ۲ (اسموئیل ۱ و ۷ و ۳ و ۴۰ ۲ سموئیل ۱۵ و ۳۰ و استر ۴ و اقبل ۱۱ ۲ و ۱۲ ناحوم ۲ و ۷ لوقا ۱۸ و ۱۳ و ۲۳ و ۴۸ وغیرہ)

(۸) عبرانی نبیون نے اسکا بہی حال لکہا ہے کہ یہودیون مین یہ بہی دستور تہا کہ لوگون کو جنکا پیشہ تہا اجرت دیکر غم و ماتم کرنے کے واسطے مقرر کرتے تہے ایسے لوگ وہی تہے جو نوحہ گری مین مہارت رکھتے تہے (عاموس ۵ و ۱۶) اور ماتم کرنے والے اور عیّار عورتین تہین جنکی نسبت یرمیاہ نبی کہتا ہے کہ وے جلدی کرین اور ہمارے لیئے نوحہ اوٹھاوین کہ ہماری آنکھون سے آنسو بہین اور ہماری پلکون سے پانی دہڑ دہڑ نکلے (یرمیاہ ۹ و ۱۷ و ۱۸)۔

ہمارے منجی کے زمانہ مین یہ دستور معیّن تہا اور جب وہ جیروس کے گہر آیا تو اوسنے دیکہا کہ وہان کوئی ماتم کے گیت گاتے تھے اور لوگ پہوٹ پہوٹ کر روتے اور واویلا کرتے تھے۔ اور انھین پہاڑی کے ماتم والون سے مسیح نے فرمایا تہا کہ روتے کیون ہو لڑکی مری نہین ہے۔

(متی ۹ و ۲۳ و ۲۴ و مرقس ۵ و ۳۸ و ۳۹)

لڑکے بازارون مین بیٹھہ بیٹھہ کر ایسے
ماتمون اور نوحون کے کھیل
کے طور پر نقلین بنایا
کرتے تھے ✦

فقط